رد کئے جانے کی

اصل وجہ

جوئیس مائیر

JOYCE MEYER

رد کئے جانے کی جڑ

رد کئے جانے کی غلامی سے رہائی پائیں

اور خُدا کی قبولیت اور رہائی کا تجربہ کریں

مصنفہ: جوئیس مائر

مترجم: شاہد سموئیل

The Root of Rejection

Escape the Bondage of Rejection and Experience the Freedom of God's Acceptance

Written by: **Joyce Meyer**

Translated by: Shahid Lamuel

Published by

Rev. Dr Robinson Asghar
National Coordinator (Pak) - Joyce Meyer Ministries (USA)
Founder & Chairman - Robinson Community Development Ministries & Church
Chairman IFGF Churches Pakistan
G-246, Liaqat Road Rawalpindi Pakistan
Ph: +92 51 5553485
P.O.Box.440 GPO Rawalpindi (46000)
e-mail: robinson.asghar@gmail.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر : ریورنڈ ڈاکٹر مبشر روبنسن اصغر

نیشنل کوارڈینیٹر (پاکستان) جوئیس مائیر منسٹریز (امریکہ)

بانی وچیئرمین آر۔ سی۔ ڈی منسٹریز اینڈ چرچز

چیئرمین آئی ایف جی ایف چرچز پاکستان

G-246، لیاقت روڈ راولپنڈی پاکستان

نام کتاب : رد کئے جانے کی جڑ

مترجم : شاہد لیموئیل

پروف ریڈنگ: فرخ شہزاد

کمپوزنگ : فرخ شہزاد

بارِ : اوّل

تعداد: : 30,000

اشاعت : اکتوبر 2012ء

پتہ : پی۔او۔ بکس نمبر 440 جی پی او راولپنڈی پاکستان

برائے رابطہ: +55534855192

ای میل : robinson.asghar@gmail.com

فہرست مضامین

1-	رد کئے جانے کی جڑ کی نشاندہی کرنا	08
2-	رد کئے جانا: وجوہات اور نتائج	16
3-	رد کئے جانا اور آپکے تصورات	34
4-	حفاظت کی دیوار	49
5-	رد کئے جانے سے بچنے کے حفاظتی نمونہ جات	61
6-	رد کیا جانا اور کاملیت	76
7-	ایمان کے وسیلہ کامل	86
8-	انسانوں کا خوف	102
9-	ناجائز قبضہ اور کنٹرول	115
10-	نتیجہ	127

اظہارِ تشکر

خداکی خادمہ جوئیس مائیر کی ایک اور قابل قدر اور شاندار کتاب ”رد کیے جانے کی جڑ“ آپکے ہاتھوں میں ہے۔ میرے لئے یہ فخر کی بات ہی کہ جوئیس مائر جیسی بڑی خادمہ اور بائبل مقدس کی مستند اُستاد کے ساتھ ملکر خدمت کرسکوں اور اس کتاب کے پیش لفظ لکھ سکوں۔

”رد کیے جانے کی جڑ“ اپنی نوعیت اور نفس مضمون کے اعتبار سے ایک انوکھی مگر نہایت اہم تحریر ہے۔ اس موضوع پر اردو میں کوئی اور کتاب دستیاب نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ تمام انسان پیار، محبت اور قبولیت کی قدرتی خواہش رکھتے ہیں۔ لیکن ہم اکثر شخصی کمزوریوں اور دشمن کی چالاکی کے باعث غلامی اور بندھنوں میں زندگی بسر کرتے رہتے ہیں۔ ہم خود کو ٹھکرایا ہوا اور رد کیا ہوا محسوس کرتے ہیں۔ لیکن سچائی جان لینے کے بعد مسیح یسوع کا وعدہ پورا ہو جاتا ہے۔ اور ہم اپنی زندگی میں حقیقی رہائی اور آزادی کا تجربہ کرتے ہیں۔ مصنفہ نے اپنی زندگی کے تجربات و واقعات کو صفحات کی زینت بناتے ہوئے اس حساس موضوع کو کلام مقدس سے واضح کیا ہے۔ قارئین کو اس کتاب کے مطالعہ سے اپنی زندگی میں موجود ایسی تمام جڑوں اور بندھنوں کو پہچان کر ان سے رہائی حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔

میرا پورا ایمان ہے کہ مصنفہ کی گذشتہ تصانیف کی طرح قارئین اس کتاب کو پڑھ کر شخصی رہائی اور آزادی کا ایک نیا تجربہ حاصل کریں گے۔ اس کتاب میں خُداکی خادمہ نے نہایت گہری بات سکھائی ہی کہ ہم کیسے رد کیے جانے کی جڑ سے رہائی حاصل کر کے خداکی قبولیت کا تجربہ کرتے ہوئے فتح میں کیسے قائم رہ سکتے ہیں۔ کیونکہ ابلیس بھی ہر ایماندار کے بارے میں ایک منصوبہ رکھتا ہے تاکہ خُدا کے وہ وعدے جو وہ ہماری زندگی میں پورے کرنا چاہتا ہے تباہ و برباد کر دے۔ اور وہ یہ تباہی انا پرستی کے سبب یعنی دوسروں کو معاف نہ کرنے کے وجہ سے بھی لاتا ہے۔

جو لوگ ہمیں زندگی کے کسی بھی شعبہ میں رد کرتے ہیں یا ٹھکراتے ہیں تو پھر ہم اپنے دل میں عہد کرتے ہیں کہ ہم انہیں کبھی معاف نہیں کریں گے۔ اور یہ ہی گناہ کا وہ بیج ہے جو ابلیس ہمارے دل و دماغ بوتا ہے اور ہمیں ہر سیکنڈ، ہر منٹ، ہر روز یاد دلاتا ہے کہ ہمیں رد کیا گیا ہے، ٹھکرایا گیا لہٰذا ہمیں اُنکو معاف نہیں کرنا ہے۔ شیطان کا یہ منصوبہ ہمیں قید میں کئے رکھتا ہے جو ہمیں آگے بڑھنے نہیں دیتا اور خُدا کے وعدوں کو ہماری زندگی میں پورے نہیں ہونے دیتا۔ لیکن خُدا کی عظیم خادمہ ہمیں اس کتاب میں سکھاتی ہیں کہ ہمیں دوسروں کو ایسے ہی معاف کرنا ہے جیسے خُدا نے بغیر کسی شرط کے، بغیر کسی لالچ کے ہمیں معاف کیا ہے۔ اگر آپ خود کو رد کیا ہوا محسوس کرتے ہیں تو یقیناً یہ کتاب آپکی شخصی زندگی میں انقلاب کا باعث ہوگی اور آپ غلامی سے آزاد ہونگے۔

مَیں خُدا کی خادمہ جوئیس مایئر (Joyce Meyer) اور انکی منسٹری ٹیم کا بے حد شُکر گزار ہوں جنہوں نے خدمت کا کام مجھ تک پہنچایا اور خُداوند نے مجھے یہ فضل بخشا کہ مَیں یہ کتاب آپکی خدمت میں پیش کر سکوں۔ جوئیس مائیر منسٹریز کیلئے شُکر گزاری کیلئے ضرور اپنے قلم کو اُٹھائیں اور دعا گو رہیں۔ خُداوند آپکو برکت دے۔

خُداوند میں آپکا بھائی

ریورنڈ ڈاکٹر وبنسن اصغر

(انٹرنیشنل کوارڈینیٹر جوئس مائیر منسٹریز)

پیش لفظ

رد کئے جانے کا آغاز بیج کی طرح ہے جو ہماری زندگی میں بویا گیا ہے اور اسکی وجہ ہماری زندگی میں رُونما ہونے والے حالات و واقعات ہیں۔ خُدا نے فرمایا کہ اُسکے لوگ راستبازی کا درخت بنیں (یسعیاہ 3:61)۔ درخت کی جڑیں ہوتی ہیں اور پھل بننے کی وجہ یہی جڑیں ہیں! گلے سڑے پھل کی وجہ خراب جڑیں ہیں۔ لیکن اچھے پھل کی وجہ اچھی جڑیں ہیں۔ ہماری زندگی کی جڑیں اس بات کا فیصلہ کرتی ہیں کہ ہم کس قسم کا پھل پیدا کریں گے۔

کوئی بھی شخص مکمل طور پر رد کئے جانے سے فرار حاصل نہیں کر سکتا لیکن اگر آپ میری طرح شرمندگی، احساسِ جرم، رد کئے جانے، احساسِ کمتری اور بدسلوکی کی جڑیں اپنی زندگی میں رکھتے ہیں تو مسائل بڑھنے کا آغاز ہو جاتا ہے۔ لیکن خوشخبری ہے کہ آپ رد کئے جانے کی غلامانہ قوت سے رہائی پا سکتے ہیں۔

آپکی زندگی کے تمام بے ترتیب زاویے یسوع مسیح کے صلیبی کفارے کے باعث درست سمت ترتیب میں لائے جا سکتے ہیں۔ میرے ساتھ ایسا تجربہ ہو چکا ہے۔ اور خُدا آپکے لئے بھی ایسا کر سکتا ہے۔ بھروسہ اور ایمان رکھنا شروع کریں! خود کو غلامی کے رحم و کرم پر نہ چھوڑیں بلکہ آزاد ہونے کے لئے مضبوط ارادہ کریں! میری دُعا ہے کہ یہ کتاب آپکو آزادی کی راہ پر گامزن کرے گی۔

باب اول

رد کیئے جانے کی جڑ کی نشاندہی کرنا

”وہ آدمیوں میں حقیر و مردُود، مردِ غمناک اور رنج کا آشنا تھا۔ لوگ اس سے گویا رُوپوش تھے اُسکی تحقیر کی گئی اور ہم نے اسکی کچھ قدر نہ جانی“ یسعیاہ 3:53

آج کے دور میں لوگ کامیابی کی سیڑھی پر چڑھتے ہوئے اپنی قدر و قیمت کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر وہ نوکری میں ترقی، بڑے گھر اور خوبصورت گاڑی حاصل کر لیں گے، اور اگر وہ سماجی حلقوں میں درست مقام حاصل کر لیں تو تب جا کر وہ قبولیت اور اپنی قدر و قیمت حاصل کر لیں گے۔ یہ کتنے دُکھ اور افسوس کی بات ہے کہ ایسے لوگ کس قدر کھوکھلی زندگی کا تعاقب کرنے میں مصروف ہیں۔ اور یہ نہیں سوچتے کہ انہیں صرف و صرف یسوع مسیح کے پیار کی ضرورت ہے۔

اس دُنیا میں رہتے ہوئے یسوع مسیح نے بھی کبھی انسانوں کی قبولیت اور منظوری کا لُطف نہیں اُٹھایا تھا۔ انسانوں نے اسکی تحقیر کی اور رد کر دیا! یسوع نے یہ سب کچھ برداشت کیا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر برداشت کیا تا کہ وہ ہمیں رد کیئے جانے کی وجوہات سے آزاد کرائے۔

اپنی شخصی زندگی میں رد کیئے جانے کی جڑ سے آزادی کے تعاقب میں مَیں نے اس بات کو سمجھا ہے کہ یسوع نے زمینی زندگی کے دوران رد کیئے جانے اور اور صلیب پر تکلیف دہ موت کو ہمارے فائدے کیلئے برداشت کیا۔ یسوع کو کوئی مسئلہ در پیش نہیں تھا۔ وہ گناہ سے پاک تھا۔ وہ رد کیئے جانے کے عمل سے اپنے لئے نہیں بلکہ

ہمارے لئے گزرا۔ کیونکہ یہ ہم ہی ہیں جو کہ مسائل کا شکار ہیں! اس لئے وہ رضا کارانہ طور پر دُنیا میں آیا تا کہ وہ ہماری مشکلات، زخموں، درد اور رد کئے جانے کو اپنے اوپر اُٹھالے۔

یہ صرف مسیحی لوگ نہیں ہیں جنکے خلاف ابلیس رد کئے جانے کو استعمال کرتا ہے۔ دُنیا بھر میں لاکھوں لوگ رد کئے جانے کے عذاب سے گزرتے ہیں۔ اور حیران کن طور پر امریکی معاشرے کا ایک بڑا حصہ زندگی کے کسی بھی حصہ میں اس کربناک تجربے سے گزرتا ہے۔

رد کئے جانے کی بہت سی وجوہات ہیں: مثلاً بد سلوکی، جسمانی، لفظی، جنسی، جذباتی، خاندان میں اضطرابی، فساد، لے پالک ہونا، لوگوں کا آپکو ترک کر دینا، ازدواج میں وعدہ شکنی و بدیانتی، طلاق اور لوگوں کا آپکو ترک کر دینا وغیرہ۔ اور ان باتوں کے بھی بہت سے برے نتائج ہیں۔ اس کتاب میں ہم رد کئے جانے کی وجوہات اور نتائج کی تحقیق کو دریافت کریں گے۔ اور ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ مسیح کے صلیبی کفارے کے باعث بائبل مقدس رد کئے جانے پر غلبہ پانے کے تعلق سے کیا کہتی ہے۔ میرا ایمان ہے کہ بہت سے لوگ آزاد کئے جائیں گے۔

متجس باہمی تجربہ

اپنی کتاب تخلیقی دُکھ (Creative Suffering) میں نامور مسیحی معالج اور صلاح کار پال ٹارنیر نے جذباتی محرومی کے تعلق سے دلچسپ مشاہدات پیش کئے ہیں۔ اُس نے حیران کن حقیقت کا انکشاف کیا ہے کہ دُنیا کے عظیم ترین لیڈروں میں ایک قدر مشترک تھی۔ ان تمام لوگوں نے یتیمی کا تجربہ کیا اور یہ جان کر مزید حیرت ہوئی کہ بے مثال کامیابی حاصل کرنے والے یہ لوگ بد سلوکی کا شکار ہوئے۔ اور کچھ کے ساتھ تو انتہائی بُرا سلوک کیا گیا۔

پال ٹارنیر لکھتے ہیں کہ ”اعلیٰ ترین کامیابی حاصل کرنے والے لوگوں کی زندگی کے مطالعہ کے بعد یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ اعلیٰ ترین مقام اور کامیابی حاصل کرنے والوں کا تین چوتھائی حصہ بچپن میں شدید مشکلات اور

جذباتی محرومی کے تجربے سے گزرا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے اندر احساسِ کمتری اور حقیر ہونے کے جذبات رکھتے ہیں اس لئے وہ عملی طور پر اسقدر محنت کرتے ہیں تا کہ وہ اپنی قدر کو منوا سکیں۔ اور نتیجہ یہ ہے کہ ان میں سے بے شمار کامیاب شخصیت بن جاتے ہیں"۔

ایک کتاب بنام "The Hidden Price of Greatness"" "عظمت کی پوشیدہ قیمت" میں خُدا کے اُن عظیم مرد اور عورتوں کی کہانیاں ہیں جنکو خُدا نے ماضی میں بڑی قدرت کے ساتھ استعمال کیا۔ ہم انکی زندگی کے پس منظر کے بارے میں جان کر عظیم سچائیوں سے آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے کہ بچپن کے مصائب کس طرح سے زندگی میں مشکلات کا باعث بنتے ہیں۔ مثال کے طور پر ڈیوڈ بر ینرڈ کے والد کا انتقال اسوقت ہو گیا جب وہ آٹھ سال کا تھا۔ اور جب وہ چودہ برس کا تھا تو اسکی ماں بھی انتقال کر گئی۔ اگرچہ اس نے وراثت میں کافی جائیداد پائی لیکن وہ ماں باپ کے پیار اور شفقت سے محروم ہو چکا تھا جو کہ اسکے بچپن کی خوشی اور تحفظ کیلئے ضروری تھا۔

بر ینرڈ دوسرے یتیم اور ردکئے ہوئے بچوں کی طرح غیر معمولی احساس جرم کا دباؤ محسوس کرتا تھا جیسا کہ وہ اپنے والدین کی موت کا ذمہ دار ہو۔ مصنف لکھتا ہے کہ پاک روح نے بار بار ڈیوڈ کو یہ سکھانے کی کوشش کی کہ صرف یسوع ہی اسکی ضرورت ہے۔ بالآخر وہ کچھ عرصے کیلئے اس بات پر عمل پیرا ہوتا لیکن دوبارہ پھر سے "اپنے نیک اعمال اور دُکھ" کی ذہنیت کی طرف لوٹ جاتا۔ کیونکہ وہ خود کو کامل بنانے کی کوشش کرتا تھا۔

خُدا نے میری زندگی میں بھی ڈیوڈ کی طرح بہت دفعہ کام کیا اور ہر دفعہ میرا ردِ عمل بھی ڈیوڈ کی طرح ہی ہوتا تھا۔ میری مصیبت کے ایام میں پاک روح نے مجھ پر خُدا کے فضل اور ترس کو ظاہر کیا کہ کس طرح میری کاملیت صرف مسیح میں ہے۔ پھر مَیں خُدا کے آرام میں داخل ہو جاتی اور پھر کچھ عرصہ کیلئے فتح کے اس دور سے لُطف اٹھاتی۔ تب ابلیس دوبارہ مجھ پر حملہ کرتا اور خُدا پہلے سے بڑھ کر مجھ پر اپنا مکاشفہ ظاہر کرتا۔ ایک بار جب ابلیس یہ

جان لیتا ہے کہ ہم کسی ایک جگہ پر کمزور ہیں تو وہ اُس جگہ پر بار بار حملے کرتا ہے اور یہ جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ آیا کوئی مزید کمزوری باقی تو نہیں رہ گئی جسے وہ ہمارے خلاف استعمال کر سکے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ ڈیوڈ برینرڈ کے ساتھ کیا ہوا؟ کتاب کے مطابق 1700ء میں اسکا سب سے بڑا خوف سچ ثابت ہو گیا۔ وہ بطورِ مشنری 29 سال کی عمر میں انتقال کر گیا۔ اگرچہ اسکی خدمت نہایت زوردار تھی لیکن وہ ناقابلِ استعمال بن گیا۔ یعنی اتنا بیمار کے وہ منادی کرنے، دُعا کرنے اور تعلیم دینے کے قابل نہ رہا۔ اس نوجوان نے خود کو تھکا لیا تھا۔ اِس کوشش میں کہ وہ خُدا کی خدمت کامل ہو کر کرے۔ اس نے خود کو اس قدر خرچ کر دیا کہ وہ جسمانی طور پر بیمار ہو کر وفات پا گیا۔ اور اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ رد کئے جانے کے باعث خود کو غیر محفوظ سمجھتا تھا۔

آج دُنیا میں کتنے ڈیوڈ برینرڈ کی طرح ہیں جو اپنی قدر کو ثابت کرنے کیلئے کامیابی کی سیڑھی چڑھ کر خود کو تھکا رہے ہیں؟ ہم سب کیلئے ایک چیز مہیا کی گئی ہے جو حقیقت میں ہماری ضرورت ہے اور وہ مسیح کا پیار ہے۔
در حقیقت صرف یسوع کی ہمارے بارے میں رائے ہی ہمارے لئے اصل معنی رکھتی ہے!

مَیں چاہتی ہوں کہ سب مجھے پسند کریں۔ لیکن مَیں یہ بہت پہلے ہی جان چکی ہوں کہ خود کو لوگوں کی نظر میں پسندیدہ بنانا کس قدر محنت طلب کام ہے! اور کیا آپ دلچسپ بات جانتے ہیں؟ جب مَیں نے اس بات کی کوشش ترک کر دی کہ دوسرے میرے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں تو بالآخر مَیں نے جان لیا کہ ایسے لوگوں کی تعداد کچھ زیادہ نہیں جو میرے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھتے۔ مَیں نے یہ بھی جان لیا کہ ابلیس ایسے بہت سے لوگوں کو میری زندگی میں لائے گا جو مجھے پسند نہیں کرتے اور وہ بھی اُس وقت جب تک مَیں خود کو اِس بات سے پریشان کیے رکھوں گی! لیکن جب مَیں اُس مقام پر پہنچ گئی کہ مَیں ایسے لوگوں کیلئے پریشان ہونا چھوڑ دوں تو ایسے لگتا ہے کہ شاید وہ تمام لوگ میری زندگی سے یکسر غائب ہو گئے ہیں!

رد کیا جانا اور صلیب

یسوع کو رد کیا گیا اور اسکی تحقیر کی گئی۔ یسوع ایسا شخص تھا جو کہ دُکھ اور درد سے آشنا تھا۔ جب آپ رد کیئے جانے کے درد کو محسوس کرتے یا تجربہ کرتے ہیں تو آپ یسوع پر نظر کر کے اُس سے قوت اور شفاء لے سکتے ہیں۔

رد کیئے جانا ابلیس کے پسندیدہ ہتھیاروں میں سے ایک ہے۔ وہ بغیر وقت ضائع کیئے رد کیئے جانے کے بیج زندگیوں میں بونا شروع کر دیتا ہے۔ شاید وہ آپکی زندگی میں بھی کئی سالوں سے ایسا کرنے میں مصروف ہے۔ شاید اُس وقت سے جب آپ اپنی ماں کے پیٹ ہی میں تھے۔ یہ وہ بیج ہیں جو یہ احساس پیدا کرتے ہیں کہ آپ کی کوئی وقعت نہیں ہے اور کسی کو آپکی ضرورت نہیں ہے۔

ابلیس جھوٹا ہے! یہ کتاب آپکی مدد کرے گی تاکہ آپ خُدا کے کلام کے مطابق اپنے ذہن کو تر و تازہ اور نیا بنائیں۔ خُدا کہتا ہے کہ آپ بیش قیمت ہیں۔ اُس نے آپکو چنا ہے اور آپکے لئے ابلیس کو شکست بھی دے رکھی ہے۔ جو کچھ خُدا آپکے بارے میں کہتا اور سوچتا ہے اس پر یقین کریں نا کہ اُس پر جو ابلیس اور دوسرے لوگ کہتے ہیں!

اگرچہ دوسرے لوگوں نے آپکو رد کر دیا ہے اور شاید اَب بھی لوگ آپکو بار بار رد کرتے ہیں تو آپ یقینی طور پر رد کیئے جانے کے دُکھ اور شکنجے سے رہائی پا سکتے ہیں! شاید رد کیئے جانا آپ کی زندگی کے ارد گرد ابھی بھی منڈلا رہا ہے لیکن اگر آپ دوسروں کی باتوں کی نسبت خُدا کی باتوں کا یقین کریں تو اِس کے اندر آپکو نقصان پہنچانے کی طاقت نہیں ہو گی۔

ردکئے جانے کا مجھ پر کوئی اختیار نہیں کیونکہ مَیں مسیح میں اپنے مقام کو جانتی ہوں۔ مَیں اپنی قدر و قیمت سے واقف ہوں۔ مَیں جانتی ہوں کہ میری قدر اس بات پر منحصر نہیں کہ دوسرے میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں بلکہ اُس پر جو مَیں جانتی ہوں کہ مَیں مسیح میں کون ہوں!

"اس عزیز (یسوع) میں مجھے قبولیت حاصل ہے" (افسیوں6:1)(ایمپلیفائڈ انگریزی بائبل ترجمہ)

"اگر خُدا ہماری طرف ہے تو کون ہمارا مخالف ہے" (رومیوں31:8)

بیج، جڑ اور درخت

ردکئے جانے کا آغاز اُس بیج کی طرح ہے جو ہماری زندگی میں بویا گیا ہو اور اِسکی وجہ وہ واقعات ہیں جو ہماری زندگی میں رونما ہوتے ہیں۔ ابلیس محض بیج نہیں بونا چاہتا۔ وہ اِسے اِس قدر گہرا بونا چاہتا ہے کہ یہ جڑ بن جائے۔ ایسی جڑ جو مزید نیچے کی طرف بڑھ کر بیشمار جڑوں کو پیدا کریگی اور یہ جڑیں بعد میں بڑھ کر درخت کی شکل اختیار کر لیں گی۔

خُداوند نے فرمایا کہ اُسکے لوگ راستبازی کے درخت بنیں (یسعیاہ3:61)۔ آپکی جڑیں جس چیز میں بھی ہیں وہ آپکی زندگی میں ویسے ہی پھل کو پیدا کریں گی۔ اگر آپ کی جڑیں ردکئے جانے، بدسلوکی، شرمندگی، احساسِ جرم اور احساسِ کمتری میں ہیں اور اگر آپ کی سوچ ہے کہ "میرے ساتھ کوئی مسئلہ ہے تو یہ تمام مسائل آپکی زندگی میں پروان چڑھنا شروع کر دیں گے۔ آپ سوچنا شروع کر دیتے ہیں کہ، "میری اصل شخصیت قابل قبول نہیں اسلئے مجھے وہ بننا پڑے گا جو مَیں نہیں ہوں!"

آپ درحقیقت خود کو رد کر سکتے ہیں کیونکہ کسی نے آپکو رد کیا ہے۔ آپ اندرونی الجھاؤ اور مصائب میں گھِر جاتے ہیں۔ تب آپکا درخت دباؤ، منفی سوچ، کم اعتمادی، غصے، دشمنی، روحوں کو قابو کرنے والے، دوسروں کی

عدالت کرنے والے، نفرت، خود ترسی جیسے پھل پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ جڑیں پھل کا تعین کرتی ہیں! گلے سڑے پھل کی وجہ گلی سڑی جڑیں ہیں اور اچھے پھل کی وجہ اچھی جڑیں ہیں۔

اگر آپ قبولیت اور پیار میں جڑیں رکھتے ہیں تو یہ آپ کی زندگی میں اچھی چیزوں کا باعث ہو گا۔ مثلاً ضبطِ نفس، حلیمی، وفاداری، نیکی، مہربانی، صبر، اطمینان، خوشی اور محبت۔

میری ذاتی زندگی کا پس منظر بھی بدسلوکی ہے۔ مَیں نے رد کئے جانے کا کافی تجربہ کیا ہے اور یہ کسی ایک شخص کے وسیلہ سے نہیں بلکہ کئی لوگوں کے وسیلہ سے۔ تب مَیں نے نجات پائی اور مسیحی زندگی کا آغاز کیا۔ مَیں نے چرچ جانا شروع کیا اور خُدا کے ساتھ چلنے کی کوشش کی۔ مَیں نے ایک اچھی مسیحی بننے کیلئے بہت اچھے پیغامات سُنے۔ مجھے اُن تمام پیغامات کی ضرورت تھی کیونکہ میری زندگی میں کافی مسائل تھے۔

چونکہ مَیں ایک مضبوط ارادہ رکھنے والی ہوں اسلئے مَیں گھر جاتی اور اُن تمام پیغامات کو اپنی زندگی میں عملی طور پر پورا کرنے کی کوشش کرتی۔ اُن پیغامات کے مطابق مَیں ایک حد تک اپنی زندگی کے مسائل پر قابو تو پا لیتی لیکن صرف ایک خاص مدت تک۔ جیسے ہی مَیں زندگی کے کچھ حصوں پر قابو پا لیتی تو رد کئے جانے کا پھل کسی اور زاویے سے اُبھر کر سامنے آجاتا۔

بطورِ ایماندار مَیں کئی سالوں تک اچھا بننے کی کوشش میں ناکام رہی۔ مَیں چاہتی تھی کہ درست کام کروں اور اپنا رویہ قابلِ قبول بناؤں۔ خاص طور پر میرے لئے یہ نہایت مشکل تھا کہ میری دوسرے لوگوں کے ساتھ نبھ سکے اور اگر آپکی زندگی میں رد کئے جانے کی جڑ ہے تو یہ جڑ دوسرے لوگوں کے تعلقات میں ضرور حائل ہو گی۔ ہو سکتا ہے کہ یہ مختلف صورتیں اور زاویے اختیار کرے لیکن یہ موجود ہو گی۔

لیکن اُس دور میں بھی مَیں خُدا سے پیار کرتی تھی۔ مَیں نئے سرے سے پیدا شُدہ تھی۔ مَیں یقین رکھتی تھی کہ اگر مَیں مر جاؤں تو آسمان پر جاؤں گی۔ لیکن میری زندگی میں مستقل طور پر فتح نہیں تھی۔ مَیں نے یہ دریافت

کرنا شروع کر دیا کہ میَں خُدا کی محبت کے مکاشفے سے خالی ہوں۔ لیکن مَیں نے اُس وقت بہتر کارکردگی دکھانا شروع کی جب مَیں نے یہ جاننا شروع کر دیا کہ خُدا مجھ سے کتنا پیار کرتا ہے۔ مَیں نے یہ بھی دریافت کیا کہ رد کئے جانے سے بحالی کی جانب سفر میں وقت لگتا ہے۔

خُدا کا کلام ہمیں سکھاتا ہے کہ ضروری ہے کہ ہم پہلے اُکھاڑے جائیں اور پھر دوبارہ لگائے جائیں۔ لیکن ہمیں صرف دوبارہ لگائے ہی نہیں جانا بلکہ خُدا کی محبت میں جڑ پکڑتے جانا ہے۔ ہمیں یسوع مسیح میں جڑ پکڑتے جانا ہے۔ آپ جب بھی خُدا کا کلام سُنتے ہیں اور اگر آپ اُس پر توجہ کریں اور اُس پر عمل کریں تو آپ کو تھوڑی اور شفاء ملے گی۔ اور جب آپ خُدا کا کلام مسلسل سُنتے رہنا جاری رکھتے ہیں تو آپ مزید شفاء پاتے ہیں۔۔۔ اور پھر اور زیادہ اور زیادہ۔

ضروری ہے کہ آپ خُدا کے کلام کے اچھے طالب علم بنیں۔ اور خُدا کو اجازت دیں تاکہ وہ آپکو بھرپور زندگی کا وہ تحفہ دے جس کے لئے مسیح نے جان دی! اِس تحفے میں کیا کیا شامل ہے؟ راستبازی (اس وقت بھی جب آپ کوئی درست کام نہیں کرتے)، اطمینان جو سمجھ سے باہر ہے (اس وقت بھی جب آپکے حالات اطمینان کی اجازت نہیں دیتے)، خوشی جو بیان سے باہر ہے (اس وقت جب آپکے پاس خوش ہونے کیلئے کچھ نہ ہو)۔ یہ مسیح میں آپکی میراث ہے۔ آپ زندگی سے لُطف اندوز ہو سکتے ہیں!

مجھے یقین ہے کہ خُدا نے مجھے اِس لئے بُلایا ہے کہ مَیں اُن تمام لوگوں کی مدد کر سکوں تاکہ وہ فتح میں چل سکیں! ہو سکتا ہے کہ آپ آسمان کے سفر پر رواں دواں ہیں۔ لیکن کیا آپ کا یہ سفر پُر لُطف ہے؟ اگر نہیں تو ضرور کوئی گڑبڑ ہے اور خُدا آپکا جواب ہے!

باب دوئم

رد کئے جانا: وجوہات اور نتائج

ہر شخص اپنی زندگی کے کسی بھی دور میں رد کئے جانے کا تجربہ کرتا ہے اور ضروری نہیں کہ اسکا پس منظر بد سلوکی ہو۔

حال ہی میں مَیں ناخنوں کی نوک پلک درست کروا رہی تھی اسی دوران ایک عورت نے مجھے ایک واقعہ کے بارے میں بتایا جو اسکے چار سالہ بیٹے کے ساتھ پیش آیا۔ اُس نے بتایا کہ میرا بیٹا فٹ بال کی ٹیم میں شمولیت پر بہت خوش اور جوش سے بھرا تھا! اس مقصد کیلئے اس نے کئی بار مشق کی تھی!

پھر ایک دن ہم اسکا میچ دیکھنے گئے اور اُس دن اسکے ساتھ بہت بُرا ہوا!۔ اس نے بتایا کہ کھیل کے نصف حصہ تک تو سب ٹھیک تھا۔ تب ایک بڑے جسیم لڑکے نے آگے بڑھ کر اسکے پیٹ میں زور سے گھونسا مارا اور وہ بھاگتا ہوا رونے لگا۔ اُس بچے نے ہمارے بیٹے سے کچھ کہا تھا اور پھر وہ بھاگ کر میدان کی لائن پر زار و قطار رونے لگا۔ اسکا رونا بے قابو ہوتا جا رہا تھا۔ بالآخر مَیں اسکے پاس گئی اور وہ قدرے خاموش ہو گیا۔ مَیں نے پوچھا کہ بیٹا کیا ہوا۔ اس نے بتایا کہ اس لڑکے نے اسکے پیٹ میں گھونسا مارا اور کہا کہ تم بالکل بھی اچھے کھلاڑی نہیں ہو، تم کبھی بھی فٹ بال کھیلنا نہیں سیکھ پاؤ گے۔ تم اِس میدان سے باہر جاؤ، واپس مت آنا اور نہ ہی ہمارے ساتھ کھیلنے کی کوشش کرنا۔ اُس عورت نے بتایا کہ مَیں نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھا اور رونا شروع کر دیا۔ میرے خاوند نے کہا، ''واہ کیا بات ہے۔ اب تم دونوں مل کر رو رہے ہو!''

اُس عورت نے بتایا کہ اِس واقعہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب وہ گھر پہنچے تو ہمارے بیٹے نے کہا کہ وہ اب دوبارہ کبھی بھی کھیلنے نہیں جائے گا!

ابلیس جو کچھ لوگوں کے ساتھ کرنا چاہتا ہے یہ واقعہ اسکی شاندار مثال ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ دوسرے لوگ ہمارا مذاق اُڑائیں۔ وہ چاہتا ہے کہ کوئی شخص ہمیں رد کر دے۔ اِس دُنیا میں ہم اُس وقت تک رد کئے جاتے رہیں گے جب تک ہم سب کام درست طور پر کرنا شروع نہیں کرتے۔ اس لئے ہم خود کو رد کیا ہوا محسوس کرتے ہیں! لیکن خُدا کا شکر ہو کہ خُدا اور اسکے کلام کے وسیلہ سے ہمارے پاس اسکا جواب موجود ہے! یسوع آپ سے پیار کرتا ہے اور وہ کبھی بھی آپکو رد نہیں کرے گا (یوحنا 18:3)۔

شفاء پانے کیلئے وقت درکار ہے۔۔۔ اور خود سے مضبوط عہد کی ضرورت ہے

ڈیوڈ اور مَیں اکثر جب کام کو کرنے کا عہد کرتے ہیں تو اسکے لئے دُعا کرتے ہیں۔ ہم کسی بھی کام کے آغاز سے اختتام تک کے تمام مراحل کیلئے دُعا کرتے ہیں۔ جب لوگ خود کو خُدا کیلئے اور دُعا کیلئے مخصوص نہیں کرتے تو ابلیس اس بات کو استعمال کرکے لوگوں پر حملہ کرتا ہے اور انکے حوصلے توڑ دیتا ہے۔

جب مَیں سینٹ لوئیس کے علاقہ میں ماہانہ میٹنگز کروا رہی تھی تو ایک خاتون میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میری زندگی میں بہت سے مسائل ہیں۔ اور لگتا ہے کہ اِن میں بہتری کی کوئی صورت نہیں۔ مَیں آپکی میٹنگز میں آتی ہوں اگرچہ ہر روز نہیں لیکن کبھی کبھار کسی میٹنگ میں ضرور جاتی تھی۔ اور وہ بھی اُس صورت میں کہ اگر بچے کوئی مشکل پیدا نہ کریں اور اگر کوئی میرے ساتھ آنے کیلئے تیار ہو۔ اور آپ تو جانتی ہیں کہ اسطرح کی اور باتیں اور بہانے ہیں جو ابلیس آپکو فراہم کرتا ہے۔ اِس عورت کیلئے یہ بھی مشکل ہو رہا تھا کہ وہ کسی کی مدد حاصل کرے۔ لیکن پھر اس نے فیصلہ اور عزم کیا اور اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کیلئے پُرعزم ہو گئی۔

اس عورت نے بتایا کہ مَیں اس قدر بیزار اور تنگ آچکی تھی کہ مَیں مزید برداشت نہیں کر سکتی تھی! جب مَیں نے خُدا سے پوچھا تو اس نے ظاہر کیا کہ مجھے پُرعزم ہونے اور عہد کرنے کی ضرورت ہے۔ پھر مَیں نے اپنی

ماں کو اس بات کیلئے تیار کیا تا کہ وہ آپکی میٹنگز میں کلام سُننے کیلئے میرے ساتھ آئیں۔ ہم نے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے آنا شروع کیا۔ اور مَیں آپکو بتا نہیں سکتی کہ مَیں تب سے اپنے اندر بہت تبدیلی محسوس کر رہی ہوں۔ کیونکہ مَیں نے عزم اور ارادہ کیا کہ مجھے باقاعدگی سے وہاں کلام سننے کیلئے موجود ہونے کی ضرورت ہے!

خُدا آپکو جو کچھ بھی کرنے کیلئے کہتا ہے اسکی تابعداری کیلئے آپکو عہد کرنے اور پُر عزم ہونے کی ضرورت ہے۔ اور جب خُدا آپکو کسی بات کیلئے خود سے عہد کرنے کو کہتا ہے تو آپکو ضرور ایسا ہی کرنا چاہئے۔ خود سے مضبوط عہد اور عزم فتح کی کنجیوں میں سے ایک ہیں۔ رد کئے جانے جیسے مسائل کی جڑیں گہری ہوتی ہیں اور مدد حاصل کرنا اتنا آسان نہیں کہ آپ مذبح پر سامنے آ کر دُعا کروائیں گے اور واپس گھر جائیں گے اور پھر ایک ہی رات میں سب کچھ ٹھیک ہو جائے۔ آپکو اپنی شفاء کیلئے خُدا کے ساتھ مل کر تعاون کرنا ہوگا۔

میرا کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ آپکو رد کئے جانے کی تکلیف میں رہنا ہوگا بلکہ یہ کہ آپکو خود سے عہد کرنے اور عزم کرنے کی ضرورت ہوگی۔ خُدا اور اسکے کلام کے ساتھ عہد کرنے کے علاوہ آپکو اپنے وقت، پیسے، کتابوں، کیسٹس اور ایک عدد اچھی بائبل خریدنے کیلئے سرمایہ کاری کرنا پڑے گی۔ اور خود کو سو فیصد طور پر بائبل مقدس کے اچھے طالب علم کے طور پر مخصوص کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو میرا وعدہ ہے کہ آپ آہستہ آہستہ، درجہ بہ درجہ بدلتے جائیں گے!

تحفظ بمقابلہ غیر محفوظ

غیر محفوظ ہونا کیا ہے؟ ایک مرتبہ مَیں نے ایک مضمون پڑھا جس میں غیر محفوظ ہونے کو یوں بیان کیا گیا "ایک نفسیاتی مسئلہ جو اَب وَبا کی حد تک پہنچ چکا ہے"۔ آج کے دور میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد خود کو غیر محفوظ محسوس کرتی ہیں۔ لیکن در حقیقت ایسے لوگوں کی تعداد جو خود کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں انکی نسب زیادہ ہے جو خود کو

محفوظ سمجھتے ہیں۔ تو پھر یوں ہوتا ہے کہ جب وہ تمام لوگ جو غیر محفوظ ہیں غیر محفوظ لوگوں کے ساتھ ہی تعلقات استوار کرتے ہیں تو یقیناً ایسے تعلقات اور رشتے مزید مسائل کا موجب بنتے ہیں۔ اور یہ بہت افسوسناک بات ہے۔

کلامِ مقدس میں بہت شاندار حوالہ جات ہیں تاہم جس وعدے کے تحت ہم تحفظ حاصل کرتے ہیں وہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہے۔ خُدا چاہتا ہے کہ آپ تحفظ حاصل کریں! پولُس کی دُعا سُنیں جو وہ کلیسیاء کیلئے کرتا ہے۔

"اور ایمان کے وسیلہ سے مسیح تمہارے دِلوں میں سکونت کرے تاکہ تم محبت میں جڑ پکڑ کے اور بنیاد قائم کر کے۔ سب مقدسوں سمیت بخوبی معلوم کر سکو کہ اسکی چوڑائی اور لمبائی اور اونچائی اور گہرائی کتنی ہے" (افسیوں 3:17-18)

آپکے تحفظ کا انحصار آپکی جیب میں موجود پیسوں، ملازمت اور آپکی شکل و صورت پر نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس بات پر کے لوگوں کا آپکے متعلق کیا ردِ عمل یا برتاؤ ہے۔ آپ اپنے تحفظ کی بنیاد اپنی تعلیم، کپڑوں کے ڈیزائن، اپنی گاڑی اور گھر پر نہ بنائیں۔ آپ اپنے تحفظ کی بنیاد شادی شدہ ہونے یا بچوں کے ہونے یا نا ہونے پر نہ بنائی۔ آپ یسوع مسیح کے علاوہ کسی اور چیز پر اپنے تحفظ کی بنیاد تعمیر نہ کریں۔ کیونکہ وہی چٹان ہے جس پر آپکو اپنا گھر تعمیر کرنے کی ضرورت ہے۔ باقی چیزیں مٹنے اور برباد ہونے والی ہیں۔

خُدا کے ساتھ تعاون کریں تاکہ آپ اُس میں ہو کر تحفظ حاصل کریں۔ اور یہ بھی سیکھنا شروع کریں کہ غلط باتوں میں سے اپنی جڑیں کیسے اُکھاڑیں اور اچھی باتوں میں کیسے دوبارہ جڑیں لگائیں۔

میری زندگی میں ایک ایسا وقت تھا جب مَیں بھی غیر محفوظ تھی۔ اگرچہ کہ مَیں ایک مسیحی تھی لیکن مَیں مسیح کی محبت میں جڑ نہیں رکھتی تھی۔ درحقیقت مَیں اُس وقت بھی غیر محفوظ ہوتی تھی جب مَیں خُدا کا کلام سُناتی تھی! کیونکہ میرا تحفظ ان تعریفی کلمات پر مبنی تھا جو عبادت کے اختتام پر لوگ میرے لئے کہتے تھے۔ اور اگر مجھے کافی مقدار میں تعریفی کلمات سُننے کو نہ ملتے تو مَیں رات بھر اور کبھی تو کئی دنوں تک خود کو اس بات کیلئے سزا دیتی تھی۔

اگرچہ مَیں خُدا کا کلام سُناتی تھی لیکن مَیں مسیح کی محبت میں قائم اور جڑ نہیں رکھتی تھی۔ بلکہ میری جڑ لوگوں کے تعریفی کلمات تھے۔ اور اسکا نتیجہ یہ تھا کہ ابلیس مسلسل میرے ساتھ کھیل تماشہ کرتا اور مجھے ستانے کیلئے پُتلیوں کی طرح نچاتا رہا۔ اسے صرف یہ کرنا ہوتا تھا کہ وہ اس بات کو ممکن بنائے کہ عبادت کے اختتام پر مجھے کافی تعداد میں تعریفی کلمات موصول نہ ہوسکیں۔ اور پھر مَیں پریشان اور ناراض ہوجاتی کیونکہ میرا بھروسہ خدا پر نہیں بلکہ لوگوں کے تعریفی کلمات ہوتے تھے۔

آپ کا بھروسہ کس پر ہے؟ وہ کیا بات ہے جو آپ کو ٹھیک رکھتی ہے؟ کیا آپکا خود کو بہتر محسوس کرنا اس بات پر منحصر ہے کہ لوگ آپکے بارے میں کیا کہتے ہیں یا کرتے ہیں؟ جب کبھی آپ خود کو کچھ لڑکھڑاتا ہوا محسوس کرتے ہیں تو کیا آپ دوسرے لوگوں کی طرف آس لگاتے ہیں تاکہ آپ پھر سے اچھا محسوس کریں؟ لیکن ہمیں مسیح میں قائم ہونے کی ضرورت ہے نہ کہ لوگوں کے تعریفی کلمات پر۔

اِسکے لئے جو بھی کرنا پڑے

مجھے آپکے بارے میں نہیں معلوم لیکن مَیں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ جب تک یسوع واپس آکر مجھے اپنے ساتھ نہ لے جائے مَیں خوش رہوں گی۔ مَیں زندگی کے پچاس سال گزار چکی ہوں اور اپنی زندگی کا کافی حصہ مَیں نے مصیبت اور دُکھ میں گزارا ہے۔ اس لئے مَیں نے فیصلہ کیا ہے کہ مَیں اپنی زندگی کے باقی ایام مزید دُکھ میں نہیں گزاروں گی۔

اگر آپ بھی میری طرح لوگوں پر انحصار کرتے ہیں کہ وہ آپکو اچھا محسوس کروائیں تو آپ بھی میری طرح ہی دُکھ اُٹھائیں گے۔ لیکن اگر آپ چٹان پر کھڑے ہوں گے تو آپ یہ جان لیں گے کہ یسوع (چٹان) قائم رہتا ہے وہ آپکو چھوڑ کر کہیں اور نہیں جائے گا!

اکثر لوگ یہ بھی کہتے ہیں "ایسا لگتا ہے کہ مَیں کسی چٹان اور سخت جگہ (مشکل) کے درمیان ہوں!" ایک دن خُدا نے مجھے بتایا کہ ایسا نہیں ہے۔ یہ لوگ دو سخت جگہوں (مشکل) کے درمیان پھنسے ہیں۔ صرف ایماندار چٹان اور سخت جگہ (مشکل) کے درمیان ہیں!

جو لوگ یسوع کو نہیں جانتے وہ ایک 'سخت جگہ (مشکل)' سے دوسری 'سخت جگہ (مشکل)' کے درمیان پھنس کر ٹھوکر کھاتے رہتے ہیں۔ انکے آگے اور پیچھے سخت جگہ (مشکل) ہے۔ لیکن خدا کے لوگوں کیلئے وہ سخت جگہ (مشکل) اُنکے پیچھے اور یسوع (چٹان) اُنکے سامنے ہے! اور اگر وہ سخت جگہ (مشکل) ہمارے سامنے ہو تو یسوع (بطور چٹان) ہمارے چوگرد موجود ہوتا ہے! صرف ہم ہی وہ لوگ ہیں جو چٹان (یسوع) اور سخت جگہ (مشکل) کے بیچ ہیں!

جی ہاں! یہ کس قدر عظیم بات ہے کہ ہم چٹان پر ہیں! باقی تمام جگہیں غیر محفوظ ہیں۔ ویبسٹر کی لُغت انگریزی لفظ (Insecure) کے مطلب کی یوں وضاحت کرتی ہے "غیر یقینی، غیر متوازن"۔

جب آپ اسکے بارے میں سوچتے ہیں تو آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسا شخص جو کہ غیر محفوظ ہے سے مُراد: غیر یقینی اور غیر متوازن شخصیت ہے۔ اس لفظ کی مزید تعریف یہ ہے کہ اعتماد کی کمی ہونا، غیر یقینی، متزلزل اور غیر مستحکم ہونا ہے۔

کیا آپ نے اپنے بارے میں کبھی ایسا محسوس کیا ہے؟ لیکن آپکو ایسا محسوس کرنے کی ضرورت نہیں!

رومیوں 8:35-37 کے مطابق

"کون ہم کو مسیح کی محبت سے جُدا کریگا؟ مصیبت یا تنگی یا ظلم یا کال یا ننگا پن یا خطرہ یا تلوار؟ چنانچہ لکھا ہے کہ ہم تیری خاطر دن بھر جان سے مارے جاتے ہیں۔ ہم تو ذبح ہونے والی بھیڑوں کے برابر گنے گئے۔ مگر ان سب حالتوں میں اسکے وسیلہ سے جس نے ہم سے محبت کی ہم کو فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہوتا ہے"

جب کبھی کوئی شخص آپ سے بد سلوکی کرتا ہے تو یہ بات آپکی اہمیت اور قدر پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ آپ کو فتح سے بڑھ کر غلبہ حاصل ہے! ہو سکتا ہے آپکو کوئی مسئلہ در پیش ہو لیکن آپکو فتح سے بڑھ کر غلبہ اُسی وقت حاصل ہو گا اگر آپ اس مسئلے کو اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دیں۔ تب آپ حیران کُن فتح حاصل کرتے ہیں! کیسے؟

اسکے وسیلہ سے جو ہم سے محبت کرتا ہے!(37 آیت)

خُدا کا پیار آپکی فتح ہے۔

"کیونکہ مجھ کو یقین ہے کہ خُدا کی جو محبت ہمارے خُداوند مسیح یسوع میں ہے اس سے ہم کو نہ موت جُدا کر سکے گی نہ زندگی، نہ فرشتے نہ حکومتیں، نہ حال کی نہ استقبال کی چیزیں، نہ قدرت نہ بلندی نہ پستی، نہ کوئی اور مخلوق"(آیت 38اور 39)۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم خُدا کی محبت سے جُدا نہ ہوں تو پھر جو چاہے ہمارے مخالف ہو ہمیں اسکی پرواہ نہیں!

مسیح میں تحفظ

کیا آپ خُداوند کی خدمت کر رہے ہیں؟ تو پھر آپ کیلئے خوشخبری ہے۔

"کوئی ہتھیار جو تیرے خلاف بنایا جائے کام نہ آئے گا اور جو زبان عدالت میں تجھ پر چلے گی تو اسے مجرم ٹھہرائے گا۔ خُداوند فرماتا ہے یہ میرے بندوں کی میراث ہے اور انکی راستبازی مجھ سے ہے"(یسعیاہ 17:54)

آپ کے پاس خون خریدا حق ہے کہ آپ محفوظ ہوں اور یہ یقین رکھنا کہ آپ کی قدرو قیمت ہے۔ اس لئے خود کو قبول کرنا شروع کریں!

لفظ محفوظ (Secure) کا یونانی میں مطلب ہے "مکمل عبور حاصل ہونا"۔ آپکے پاس خون خرید احق ہے کہ آپکے پاس مکمل اختیار ہو۔ مجھے اس لفظ کی یہ معنی بہت پسند ہے کیونکہ جو لوگ غیر محفوظ ہوتے ہیں حالات انکے قابو سے باہر ہوتے ہیں۔ ابلیس انکے اوپر سے گزر جاتا ہے اور انھیں تکلیف پہنچاتا ہے۔ ایسے لوگ جو غیر محفوظ ہیں اپنے متعلق لوگوں کی رائے کے باعث دُکھ اُٹھاتے ہیں۔ جو لوگ غیر محفوظ ہیں انکی زندگی میں رد کیئے جانے کی جڑیں ہیں۔

ایسے لوگ اکثر دوسرے لوگوں کے زیرِ تحت آجاتے ہیں اور وہ انہیں کنٹرول کرتے ہیں۔ ایسے لوگ انسانوں کو خوش کرنے والے ہیں نہ کہ پاک روح کی ہدایت سے چلنے والے۔ لفظ (Secure) کا یونانی مطلب ہے پورا عبور حاصل ہونا، مضبوط ہونا، حکومت کرنا، فکر اور پریشانی سے آزاد۔

اب یوحنا 18:3 میں اِن حوصلہ افزا کن الفاظ پر نظر ڈالیں!

"جو اس پر ایمان لاتا ہے اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا۔ جو اس پر ایمان نہیں لاتا اس پر سزا کا حکم ہو چکا۔ اسلئے کہ وہ خُدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لاتا"

اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کا سادہ سا مطلب ہے کہ جو ایمان لاتے ہیں ان پر سزا کا حکم نہیں اور نہ ہی وہ رد کیئے جاتے ہیں۔ اور اگر ہم ایمان رکھتے ہیں تو کبھی بھی سزا اور رد کیئے جانے سے شکست نہیں کھائیں گے۔ صرف وہ لوگ جو مسیح کو رد کرتے ہیں رد کیئے جاتے اور سزا کے تحت ہیں۔ اگر آپ ایماندار ہیں تو آپ جان لیں گے کہ یسوع آپکو کبھی بھی رد نہیں کرے گا!

افسیوں اباب ۴ سے ۵ ایت کے مطابق:

”چنانچہ اس نے ہم کو بنای عالم سے پیشتر اُس میں چُن لیا تا کہ ہم اسکے نزدیک محبت میں پاک اور بے عیب ہوں۔ اور اُس نے اپنی مرضی کے نیک ارادہ کے موافق ہمیں اپنے لئے پیشتر سے مقرر کیا کہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے اسکے لے پالک بیٹے ہوں“

مجھے یہ حصہ بہت پسند ہے یعنی ”اُس نے ہمیں چن لیا“! جب ابلیس مجھ پر حملہ کرتا ہے تو میَں خود کو یہ بتانا پسند کرتی ہوں ”جوئیس خُدا نے تجھے حادثاتی طور پر نہیں چُنا!“ ایسا نہیں تھا کہ اُس نے ارد گرد دیکھا ہو اور اُسے کوئی دوسرا نہ ملا! بلکہ اُس نے نظر دوڑائی اور یہ بات ارادتاً کہی ”مجھے یہ چاہیے“۔

شاید کسی فرشتے نے کہا ہو، ”کیا آپ کو پورا یقین ہے؟“ ”مَیں آپکو (جوئیس) کے پس منظر کے بارے میں بتاتا ہوں! مجھے اجازت دیں کہ مَیں جوئیس مایئر کی کارکردگی کا جائزہ پیش کروں! خُداوند اگر تو ایک کامل واعظ بنانا چاہتا ہے تو دوبارہ سے کسی اور کو چُن لے! لیکن خُداوند نے کہا ”نہیں! مجھے یہی چاہئے! مجھے جوئیس چاہئے“۔

بائبل مقدس کے مطابق خُدا بیوقوفوں اور کمزوروں کو اِس دُنیا میں چُنتا ہے (1- کرنتھیوں 27:1)۔ مجھے لفظ ”چُنا“ ”خُدا ہمیں چُنتا ہے“ بہت پسند ہے۔ ہمیں زبردستی خُدا کے ساتھ نہیں جوڑا گیا۔ شاید دُنیا میں ہر شخص آپکو رد کر دے لیکن خُدا آپکو دیکھ کر کہے گا ”مَیں نے تجھے چُنا ہے“۔

زبور 10:27 میں لکھا ہے۔

”جب میرا باپ اور میری ماں مجھے چھوڑ دیں تو خُداوند مجھے سنبھالیگا“

کیا آپ اس بات کو سمجھتے ہیں؟ اگر میرے ماں باپ مجھے چھوڑ دیں تو خُدا مجھے لے پالک بیٹے یا بیٹی کے طور پر لے کر اپنا بیٹا یا بیٹی بنائے گا!

رد کئے جانے کی وجوہات

معمولی طور پر رد کیا جانا روح پر ایسا زخم لگاتا ہے جس کے باعث دروازہ کُھل جاتا ہے۔ اور اس کھُلے دروازے سے ابلیس رد کئے جانے کی روح کو داخل کرتا ہے جو اس شخص کی زندگی پر حکومت کرنا شروع کر دیتی ہے۔ ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے جن پر رد کئے جانے کے اثرات اتنے گہرے نہیں ہوتے۔ رد کئے جانے کی کیا وجوہات ہیں؟ یہ ایک طویل فہرست ہے۔ اس لئے ہم اہم ترین وجوہات پر غور کریں گے، مثلاً:

☆غیر ارادی طور پر حاملہ ہو جانا

☆ حمل ضائع کروانے کی کوشش

☆ بچہ جو ماں باپ کی مرضی کے موافق جنس کے ساتھ پیدا نہیں ہوتا (مثلاً والدین، بیٹا یا بیٹی کے خواہشمند ہوتے ہیں لیکن نتیجہ اُلٹ نکلتا ہے)۔

☆ ایسا بچہ جو پیدائشی نقص کے ساتھ پیدا ہوا ہو مثلاً جسمانی معذوری، سیکھنے سے معذور

☆ دوسرے بہن بھائیوں کے ساتھ موازنہ کرنا

☆ لے پالک بچہ

☆ فراموش کر دیا جانا

☆ والدین میں سے کسی ایک یا دونوں کا انتقال ہو جانا

☆ بدسلوکی (مثلاً جسمانی، لفظی، جنسی، جذباتی اور پیار نہ کرنا)

☆ والدین جو ذہنی بیماری کا شکار ہوں (بچہ محسوس کرے گا کہ اسے بھلا دیا گیا ہے)

☆حالات کا شکار ہو جانا جس میں لمبی بیماری یا بچے کی پیدائش کے بعد ہسپتال میں علاج کے لئے داخل رہنا

☆ہم رُتبہ یا ہمسروں کا رد کرنا

☆ گھر یا خاندان میں بے چینی و اضطرابی

☆ازدواجی زندگی میں رد کیا جانا، بے وفائی یا طلاق

جیسا مَیں نے پہلے کہا کہ رد کئے جانے کا حملہ اُس وقت سے بھی ہو سکتا ہے جب آپ ابھی ماں کے رحم ہی میں ہوتے ہیں اور اسکی وجہ غیر ارادی حمل اور حمل ضائع کروانے کی کوشش ہو سکتا ہے۔ دوسری صورتوں میں رد کئے جانے کا بیج اس وقت بویا جاتا ہے جب والدین بیٹے یا بیٹی کی پیدائش کی خواہش رکھتے ہیں لیکن نتیجہ اسکے اُلٹ ہوتا ہے۔ ایک بچہ جو کسی نقص یا معذوری کا شکار ہے رد کئے جانے کے تجربے سے گزر سکتا ہے۔ اور وہ بچہ بھی جس کا دوسرے بہن بھائیوں کے ساتھ مسلسل موازنہ کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی مقابلہ بازی ایک شخص کی زندگی میں رد کئے جانے کی روح کیلئے دروازہ کھولتی ہے جو بعد میں اسکی زندگی کو کنٹرول کرتی ہے۔

لے پالک لیا جانا، فراموش کر دیا جانا اور والدین کی وفات بھی رد کئے جانے کی وجہ ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی ڈیوڈ برینرڈ کے بارے میں دریافت کر چکے ہیں۔ جو کہ خدا کا ایک عظیم خادم تھا لیکن وہ کامل ہو کر خُدا کی خدمت کرنا چاہتا تھا اور اسکی وجہ کم عمری میں اسکے والدین کی وفات تھی۔ اسلئے ضروری نہیں کہ رد کیے جانے کی وجہ ہمیشہ بدسلوکی ہو۔ تاہم یہ بھی ایک اہم وجہ ہے۔ ہر طرح کی بدسلوکی یعنی جسمانی، لفظی، جنسی، جذباتی اور پیار نہ کرنا یقینی طور پر رد کئے جانے کے بیج ہیں۔

ایک خاتون، جو میرے ساتھ خدمت میں ہے، نے مجھے بتایا کہ کس طرح بچپن میں باپ کی ذہنی معذوری کے باعث اس نے رد کئے جانے کو محسوس کیا۔ وہ اسکے لئے موجود تو تھا لیکن جسمانی طور پر، ذہنی طور پر وہ وہاں موجود نہیں تھا۔ وہ زندگی کے عام معمولات میں شامل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس خاتون نے بتایا کہ مَیں سوچا کرتی تھی کہ

میرے والد مجھ سے اب پیار کیوں نہیں کرتے۔ وہ اب مجھ سے بات چیت بھی نہیں کرتے؟ چونکہ بچے ہر بات کو اتنی جلدی سمجھ نہیں پاتے اور یوں وہ اس طرح کے بد قسمت حالات کے باعث خود کو رد کیا ہوا محسوس کرتے ہیں۔

بعض اوقات بچے حالات کا شکار ہو جاتے ہیں مثلاً پیشتر اس سے کہ ایک نو مولود بچے کو اُس کے والدین گھر لے جائیں اسے دو یا تین مہینے کیلئے ہسپتال رہنا ضروری ہے۔ شاید ڈاکٹرز، نرسیں اسے وہ پیار نہ دے سکیں جو والدین دے سکتے ہیں۔ اور بچہ ان باتوں کو محسوس کرتا ہے۔

شاید بچہ ایسے گھر میں پیدا ہوا ہے جہاں ہر وقت مصیبت یا آفت رہتی ہے۔ جیسے جیسے بچہ بڑا ہوتا ہے وہ خود کو ان تمام حالات کا ذمہ دار سمجھتا ہے۔ اسکے خیال میں اگر وہ زیادہ اچھا ہوتا تو شاید اسکے امی اور ابو کے تعلقات بھی زیادہ بہتر ہوتے! اسلئے والدین کیلئے بہتر ہے کہ وہ آپس میں لڑائی جھگڑے سے پرہیز کریں اور اگر کسی بات پر تکرار ہوتی ہے تو بعد میں بچوں کو اسکی وضاحت پیش کریں۔ انھیں اس بات کا یقین دلائیں کہ اگرچہ لوگ آپس میں بے پناہ محبت رکھتے ہیں تو بھی ضروری نہیں کہ وہ ہر بات میں ایک دوسرے کے ساتھ سو فیصد متفق ہوں۔ بچوں کو یقین دلائیں کہ آپکے مسائل کی وجہ وہ نہیں ہیں۔

اکثر جب گھر میں ہنگامہ اور فساد برپا رہے تو بچہ محسوس کرے گا کہ اسے نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ والدین زیادہ وقت اپنے مسائل کو حل کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور اپنے بچوں کی ضروریات کو پورا کرنا بھول جاتے ہیں۔ اس طرح بچہ رد کئے جانے کو محسوس کرتا ہے!

اسکے علاوہ ہمسروں کے باعث رد کیا جانا بھی ایک وجہ ہے۔ ہر شخص زندگی کے کسی نہ کسی مرحلے میں ہمسروں کے باعث رد کئے جانے کا تجربہ کرتا ہے۔ نابالغ لڑکے اور لڑکیاں آج کے دور میں خود کو قبول کروانے کیلئے شدید کوفت اور دباؤ محسوس کرتے ہیں۔ اس بات کا اطلاق چھوٹے بچوں پر بھی ہوتا ہے جو ابھی نشو نما پا رہے ہیں۔ بالغ افراد بھی ایسا محسوس کرتے ہیں۔ ہمسروں کے باعث رد کیا جانا زندگی کے کسی بھی مرحلے میں پیش آسکتا ہے۔ ہم سب قبولیت کیلئے تڑپتے ہیں۔

بطورِ خادمہ کے مَیں بھی ہمسروں کے دباؤ کا تجربہ کر چکی ہو۔ اکثر جب مَیں ایسے خادموں کے درمیان موجود ہوتی ہوں جو کہ بہت مشہور اور وی آئی پی قسم کے خادم ہیں تو مَیں خود کو رد کیا ہوا محسوس کرتی۔ کیونکہ وہ میرے ساتھ بات چیت کرنے میں زیادہ دلچسپی کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ بہت سے لوگ اس قسم کا رویہ رکھتے ہیں جو کہ غلط ہے۔ یہ نہایت بُری بات ہے کہ آپ کسی سے اس لئے بات نہیں کریں گے کیونکہ وہ آپ کے معیار یا آپ جیسے ہُنرمند یا نمایاں کامیابی کے حامل نہیں ہیں۔ اسطرح ابلیس ایسے موقع سے فائدہ اُٹھا کر ایک حساس شخص پر جو کہ خود کو غیر محفوظ سمجھتا ہے حملہ آور ہو گا اور اسے دُکھ پہنچائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ کلامِ مقدس ہمیں سکھاتا ہے کہ خُدا کسی کا طرفدار نہیں ہے (اعمال 34:10)۔ کلامِ مقدس ہمیشہ دوسروں کے ساتھ ایک جیسا برتاؤ کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ یعنی تمام لوگوں سے پیار کرنا، ہمیں خصوصی طور پر ایسے لوگوں کی طرف متوجہ ہو جانا چاہیئے جو خود کو غیر محفوظ، تنہا اور بے چین محسوس کرتے ہیں۔

رد کئے جانے کا تعلق ازدواجی زندگی مثلاً طلاق، بے وفائی، گھریلو منفی حالات وغیرہ سے بھی ہے۔ یہ تمام باتیں رد کئے جانے کیلئے دروازہ کھولتی ہیں۔ شاید آپ نے اسکے پھل کو دیکھا اور نسلی طور پر بطورِ لعنت یہ آپکو وراثت میں ملا۔ اگرچہ آپ بچپن میں گھریلو مسائل سے نفرت رکھتے تھے لیکن آپ اسکے باوجود بھی اُسی رویے کے نمونہ پر چلتے رہتے ہیں جسکا تجربہ آپ نے بچپن میں کیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ یہ کہنا درست ہے کہ رد کیا جانا ہر جگہ ہے۔

رد کئے جانے کے نتائج

اگر آپکی زندگی میں رد کئے جانے کی جڑ ہے یا آپ اس سے شفاء حاصل کرنے کے مرحلے میں ہیں تو اس بات کے امکانات ہیں کہ آپ مزید رد کئے جانے کو محسوس کر رہے ہیں یا کریں گے۔ لیکن جس کو آپ رد کیا جانا سمجھ رہے ہیں وہ رد کیا جانا نہیں ہے۔ شاید آپ غیر ضروری طور پر دُکھ اُٹھا رہے ہیں۔ اور یہ دُکھ ختم ہو سکتا ہے کہ اگر آپ

یہ جان لیں کہ آپ کے احساسات کی وجہ وہ پُرانی جڑ اور پُرانے خیالات اور واقعات ہیں۔ رد کئے جانے کا خوف ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ ہمیں رد کیا جا رہا جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔

مندرجہ ذیل چند اہم ترین رد کئے جانے کی جڑ کے نتائج ہیں۔

☆بغاوت

☆غصہ

☆ کڑواہٹ

☆احساسِ جرم

☆احساسِ کمتری

☆اپنے بارے میں کمتر سوچ اور برے خیالات

☆فرار، خیالی پلاؤ پکانا، منشیات، شراب نوشی، کثرت سے ٹیلی وژن دیکھنا اور کام میں بہت زیادہ مصروفیت

☆ تنقیدی و عدالتی رویہ

☆ہر قسم کا خوف

☆نااُمیدی

☆دفاعی رویہ

☆دل کی سختی

☆کم اعتقادی

☆دوسروں کی عزت نہ کرنا

☆مقابلہ بازی

☆حسد

☆کاملیت پسندی

بغاوت رد کئے جانے کا نتیجہ ہے۔ انسانوں کو اسلئے تخلیق کیا گیا ہے تا کہ ان کو قبول کیا جائے اور پیار کیا جائے۔ اسلئے جب ان سے بد سلوکی کی جاتی ہے یا انکو غلط اور ناجائز طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو وہ اندرونی طور پر غصے کا اظہار کرتے ہیں جو کہ بغاوت کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔

جس بدسلوکی کا مَیں نے تجربہ کیا اسکی وجہ سے مَیں مسلسل اندرونی طور پر غصے میں رہتی تھی۔ مَیں بظاہر تو مسکراتی لیکن میرے اندر غصہ بھرا تھا کیونکہ میرے ساتھ بہت بُرا سلوک کیا گیا تھا۔ اس لئے مَیں نے ایک فیصلہ کیا کہ مَیں اب لوگوں کے باعث مزید تکلیف نہیں اُٹھاؤں گی! لوگ اب میری ذات سے ناجائز فائدہ نہیں اُٹھا سکیں گے! مَیں نے دِل میں عہد کیا کہ اب کوئی بھی مجھ پر حکم نہیں چلا سکے گا!

کیا آپ نے بھی بدسلوکی برداشت کرنے کے بعد اپنی ذات سے اسطرح کے عہد و پیمان کئے ہیں؟ ہم یہ عہد اپنے دِل میں اپنے لئے کرتے ہیں۔ شاید آج آپکو اپنے کسی عہد کے باعث مشکل کا سامنا ہے۔ مثلاً آپ نے عہد کیا ہے کہ آئندہ کے بعد مَیں کسی پر بھروسہ نہیں کرونگا! اب مَیں کسی کو دوبارہ اپنی زندگی میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دونگا! مَیں کسی سے بھی پیار نہیں کرونگا! مَیں کسی کے قریب نہیں جاؤنگا! اب مجھے کوئی مزید تکلیف نہیں پہنچائے گا!

آپ ابھی تک غصے کی لعنت کے تحت ہیں اور خود سے کئے گئے وعدوں کے زیرِ اثر ہیں۔ لیکن خُدا کا شکر ہو کہ ایک راستہ ہے جس کے ذریعے آپ ان باتوں سے آزاد ہو سکتے ہیں۔ یسوع ہی وہ واحد راستہ ہے۔ خُدا کے کلام کی

سچائی زندگی کے ہر حصے میں تبدیلی اور زندگی لائے گی۔ اگر آپ مسلسل اسکے کلام کو اجازت دیں تو وہ آپکو نئی عقل اور ذہن عطا کریگا۔

یوحنا 32-31:8 میں لکھا ہے:

"۔۔۔۔اگر تم میرے کلام پر قائم رہو گے تو حقیقت میں میرے شاگرد ٹھہرو گے اور سچائی سے واقف ہو گے اور سچائی تمکو آزاد کریگی"

مَیں نے اپنی زندگی میں کڑواہٹ کا رویہ اختیار کر کے کہا تھا کہ "مَیں اب کسی کو اجازت نہیں دوں گی کہ وہ مجھ پر حکم چلائے"۔ کیوں؟ ایسی سوچ کی وجہ یہ تھی کہ مَیں نے پہلے سے ہی اپنے ذہن میں یہ سوچ رکھا تھا کہ سب لوگ مجھ پر حملہ آور ہو رہے ہیں اور میری زندگی پر ناجائز طور پر کنٹرول حاصل کرنا چاہتے ہیں! اُن دنوں میں ڈیو کیلئے میرا رویہ برداشت کرنا مشکل تھا کیونکہ وہ مجھے پیار کرنے کی کوشش میں رہتا تھا اور مَیں اسکے لئے ایسا کرنا مشکل بنا رکھا تھا۔ وہ وہی کر رہا تھا جو ایک شوہر کو کرنے کی ضرورت تھی۔ وہ میری راہنمائی کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن بھلا مجھے کون سمجھا اور کچھ بتا سکتا تھا۔ کیونکہ مَیں نے پہلے سے سوچ رکھا تھا کہ ہر کوئی بلاوجہ میرے پیچھے پڑا ہے۔ مجھے ان غلط تصورارت اور خیالات سے رہائی پانے کیلئے کچھ وقت تو لگا لیکن خُدا کا شکر ہو کہ مَیں اب آزاد ہوں!

کڑواہٹ بھی رد کئے جانے کا ایک اور نتیجہ ہے جیسا کہ خود ترسی اور فرار۔ لوگ زندگی کے حقائق سے بھاگنے کیلئے بہت سے راستے تلاش کر لیتے ہیں۔ کچھ لوگ ہر وقت ٹیلی وژن کے ساتھ چپکے رہتے ہیں یا خیالی پلاؤ پکاتے رہتے ہیں۔ کچھ اپنے مزاج کو درست رکھنے کی کوشش میں منشیات اور شراب نوشی کا سہارا لیتے ہیں۔ کچھ لوگ ہر وقت کام کرتے رہتے ہیں۔ لیکن زندگی سے فرار زیادہ عرصہ تک کامیاب نہیں ہوتا ہے۔

رد کئے جانے کے دوسرے نتائج مندرجہ ذیل ہیں:

☆ دوسروں کی عدالت کرنا یا ان پر تنقید کرنا

☆احساسِ جرم میں مبتلا رہنا

☆احساسِ کمتری

☆اپنے بارے میں منفی سوچ اختیار کر لینا

ستم ظریفی یہ ہے کہ رد کیے جانے کے یہ نتائج مزید رد کئے جانے کو فروغ دیتے ہیں! غربت بھی رد کئے جانے کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ کچھ لوگ جسمانی طور پر غربت کی زندگی بسر کرتے ہیں کیونکہ انکا اپنے بارے میں خیال غریبانہ ہوتا ہے۔ وہ یہ سوچتے ہیں کہ وہ اس قابل نہیں ہیں کہ انکے پاس کچھ ہو۔ باوجود اسکے کہ یسوع ہمارے لئے موا تاکہ ہم خوشحال ہوں اور ہماری ہر ضرورت پوری ہو۔

3 یوحنا اور اسکی دوسری آیت کے مطابق:

"اے پیارے! مَیں یہ دُعا کرتا ہوں کہ جس طرح تو روحانی ترقی کر رہا ہے اسی طرح تو سب باتوں میں ترقی کرے اور تندرست رہے"

ہر قسم کے خوف کی وجہ رد کیا جانا ہے۔ اور اسی طرح نااُمیدی اور اپنا دفاع کرنے کی کوشش بھی۔ مَیں اس قدر اپنا دفاع کرتی تھی کہ اگر کوئی صرف اس بات کی طرف اشارہ ہی کرتا کہ مجھ میں فلاں نقص یا کمزوری ہے تو مَیں جھٹ سے انکو ثابت کرنے کی کوشش کرتی کہ وہ میرے بارے میں غلط سوچ رہے ہیں اور یقینی طور پر میرے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہیں۔

بھروسہ نہ کرنا، عزت نہ کرنا، مقابلہ بازی اور رد کئے جانے کے تباہ کُن نتائج ہیں۔ تو پھر ہم رد کئے جانے کے ان تمام پہلوؤں کو کس طرح درست کریں؟ بعض اوقات ہم خود کو درست کرنے کیلئے اسقدر حد سے بڑھ جاتے ہیں کہ ہم خود کو کامل ترین بنانے کے چکر میں پڑ جاتے ہیں۔ اگر ہماری زندگی میں رد کئے جانے کی جڑ ہے تو ہم مسلسل اس کوشش میں رہتے ہیں کہ اس مسئلے کو حل کیا جائے۔ ہم اندرونی طور پر بُرا محسوس کرتے ہیں لیکن ہم

بیرونی طور پر مسئلے کو سلجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ رد کئے جانے کے خوف سے ہم خود کو کامل ترین بنانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور اسکے نتیجے میں ہم کام کی زیادتی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یعنی ہم یہ کوشش کر رہے ہوتے ہیں کہ اپنی قدر و قیمت کو خرید سکیں۔ ایسے لوگ جو خود کو کامل ترین بنانے میں مصروف رہتے ہیں وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ کامل بن جانے سے وہ کسی غلطی کے مرتکب نہ ہوں گے اور اس طرح انھیں رد کئے جانے کی تکلیف نہیں اُٹھانی پڑے گی کیونکہ لوگوں کو موقع ہی نہیں ملے گا کہ وہ کوئی ایسی خامی یا وجہ ڈھونڈیں کہ انھیں رد کیا جائے!

باب سوئم

رد کیا جانا اور آپکے تصورات

اگر آپکی زندگی میں رد کیئے جانے کی جڑ ہے تو ممکن ہے کہ آپ ایسے ردِ عمل کا مظاہرہ کرتے ہوں جو خُدا کی آپکے لیئے مرضی نہیں ہے۔ مثال کے طور پر اگر آپ ایک کمرے میں داخل ہوتے ہیں اور کمرے میں موجود کوئی بھی شخص آپکو فوری توجہ نہیں دیتا تو آپ یہ تصور کریں گے کہ کمرے میں موجود ہر شخص آپکو ناپسند کرتا ہے۔ آپ فوری طور پر رد کیئے جانے کو محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ آپ توجہ حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ لیکن حقیقت میں آپکے ان احساسات کا سچائی سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا۔ یہ بات بہت حد تک ممکن ہے کہ کمرے میں موجود تمام لوگوں نے اس بات پر دھیان نہ دیا ہو کہ آپ بھی ان میں شامل ہو گئے ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ میری منسٹری میں کام کرنے والی ایک لڑکی کے جذبات کو کس طرح ٹھیس پہنچی۔ اسلئے کہ مَیں نے ایک خاص پروگرام میں اُس لڑکی کی بہ نسبت دوسری خاتون کو زیادہ توجہ دی۔ مَیں نے سوچا بھی نہ تھا کہ مَیں کبھی اسکا دل توڑوں گی۔ لیکن جب مجھے پتا چلا کہ وہ کیسا محسوس کر رہی ہے تو مَیں نے خُدا سے کہا "اس نے خود کو اکیلا محسوس کیا اور مجھے پتا بھی نہیں چلا!" خُداوند تو میرے علم میں ایسے لوگ کیوں نہیں لاتا۔ جنکو مَیں اس لڑکی کی طرح دیکھ نہیں سکتی؟ مَیں کسی کے جذبات کو مجروح کرنا نہیں چاہتی!

تب خُداوند نے مجھے کہا "تم نے اسے اس لئے نہیں دیکھا کیونکہ مَیں نہیں چاہتا تھا کہ تم اسے دیکھو! مَیں نے اسے تم سے چھپایا کیونکہ اسکے خیال مَیں اسے تمہاری توجہ کی ضرورت ہے! مَیں اسے یہ سکھانا چاہتا تھا کہ وہ یہ سیکھ لے کہ اسکی قدر کا انحصار دوسرے لوگوں کی توجہ حاصل کرنے سے نہیں ہے"۔ یہ میرے لئے ایک عظیم سبق تھا کہ اکثر جب ہمیں کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے در حقیقت وہ ہماری ضرورت نہیں ہوتی!

ایسا شخص جس کی زندگی میں رد کئے جانے کی جڑ ہے وہ ہم پر دباؤ ڈالتا ہے کہ ہم اسے اپنی تمام تر توجہ دیں اور اسکی مدد کریں۔ اور پھر قدرتی طور پر ہم خود کو اسکی مرضی کے تابع کر دیں گے۔ اور پھر ہم سوچتے ہیں کہ ہم اس شخص کی مدد اور برکت کا باعث ہو رہے ہیں۔ لیکن اگر ہم خُدا کی آواز نہیں سُنتے تو ہماری مدد وہ آخری چیز ہے جسکی اُس شخص کو ضرورت ہے۔ ایسا کرنے سے ہم بظاہر اس شخص کی مدد تو کر رہے ہوتے ہیں لیکن در حقیقت اُس شخص کو اسکے اصلی مسئلہ میں متواتر پھنسا رہنے دیتے ہیں۔ حالانکہ اسے ہمارے درست ردِ عمل کی وجہ سے جلد اس مسئلہ سے نجات حاصل کر لینی چاہیئے۔ لیکن آزادی اور رہائی کیلئے ضروری ہے کہ ہم خُدا کو اجازت دیں کے وہ ہماری زندگی سے کانٹے نکالے۔ شاید کچھ عرصہ کیلئے ایسا کرنا اس شخص کے لئے تکلیف دہ اور لڑکھڑاہٹ کا سبب ہو۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ شفاء پانے کا یہ عمل تکلیف دہ ہے! ہمارا پیار اور ہر وقت اسکو سہارا دیتا ہے تا کہ وہ خود کو رد کیا ہوا محسوس نہ کرے اور یہ نہ سوچے کہ کوئی اسکی مدد نہیں کر سکے گا۔ لیکن اگر ایسا نہ کرنے میں اسکی بہتری اور رہائی ہے تو ضروری ہے کہ وہ کچھ عرصہ کیلئے اس تکلیف دہ مرحلے سے گزرے۔

ایسا شخص جو اپنی زندگی میں رد کئے جانے کی جڑ رکھتا ہے وہ اپنے بارے میں اچھا محسوس نہیں کرتا۔ اسکا ردِ عمل جذباتی خرابی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ اس نے یہ بات نہیں سیکھی کہ اسکی قدر انسانوں کے رویے پر نہیں بلکہ یسوع مسیح میں اپنے مقام کو پہچاننے سے ہے۔

مَیں اپنے سیمینارز میں اکثر لوگوں کو یہ بتاتی ہوں کہ لوگوں کو اس بات کی اجازت نہ دیں کہ وہ آپکی قدر و قیمت کا تعین کریں! آپکو بڑھنے اور ایمان رکھتے ہوئے اعتماد کی ضرورت ہے اور یہ جاننے کی کہ آپ قدر و قیمت رکھتے ہیں۔ اگر دوسرے لوگ ایسا نہیں سوچتے تو اسکا مطلب ہے کہ وہ غلطی پر ہیں۔ آپ نہیں!

اسکا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ ہمارے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں یا ہم میں خامیاں نہیں ہیں یا ہمیں تبدیلی کی ضرورت نہیں! لیکن اگر ابلیس ایک ایسے شخص کو ہماری زندگی میں لائے جو کہ ہر وقت ہمیں تنقید کا نشانہ بناتا رہے تو ہم شدید مشکلات کا شکار ہو سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی تعداد کم نہیں ہو گی جو ہمارے کام کے طریقہ کار کو پسند نہیں

کریں گے۔ مَیں دوبارہ کہوں گی کہ آپ کسی بھی شخص کو اجازت نہ دیں کہ وہ آپکی قدر و قیمت کا تعین کرے۔ ضرور ہے کہ ہم خُدا کو اجازت دیں کہ وہ ہمارے ذہن کے غلط تصورات کو دور کرے اور وہ خیالات دے جو کہ اپنے اور دوسروں کے بارے میں درست اور خُدا کے مطابق ہیں۔

جب مَیں سیمینار زیا کتاب کیلئے پیغام تیار کرتی ہوں تو اکثر اس پیغام کا کچھ حصہ میری ذات کا تجربہ بھی ہوتا ہے۔ خُدا میری زندگی کے تجربے کو استعمال کرتے ہوئے مجھے آزادی بخشتا ہے تاکہ مَیں پیغام کے دوران ان تجربات کو بھی مثال کے طور پر پیش کر سکوں۔ شخصی تجربہ میرے اندر آگ بھڑکا دیتا ہے کہ مَیں خُدا کے مکاشفات کو لوگوں کے ساتھ بانٹ سکوں۔ اسلئے ہمیشہ کی طرح مجھے بہت سے انوکھے مواقع ملتے رہے ہیں جو کہ میری اس بات کو سمجھنے میں معاون تھے کہ مَیں جان سکوں کہ رد کئے جانے کی جڑ کی وجہ سے ہم اکثر غلط تصورات کو اپنی زندگی میں جگہ دیتے ہیں۔

آنسوؤں سے بھرا سبق

ایک دن مَیں اپنے دفتر میں بیٹھی رو رہی تھی۔ میرا دن بہت خراب گزرا تھا۔ مَیں کچھ دیر پہلے ہی ایک دورے سے واپس آئی تھی۔ اور بہت زیادہ تھکی ہوئی تھی۔ یہ اُن دنوں کی بات ہے جب مَیں نہیں جانتی تھی کہ میرے ساتھ کیا غلط ہو رہا ہے۔ ڈیو دفتر میں داخل ہوا اور دیکھا کہ مَیں رو رہی ہوں۔ اس نے پوچھا کہ مَیں کیوں رو رہی ہوں؟ کیا تم بات کرنا چاہو گی؟ کیونکہ مَیں بات کرنے کیلئے تیار نہ تھی اسلئے مَیں نے کہا 'نہیں'۔ مسئلے کی ایک وجہ تو ڈیو کا اس وقت گالف کھیلنے کیلئے جانا تھا اور میرے لئے اتنی سردی میں باہر جانا ممکن نہ تھا۔ اور مَیں اپنے لئے بُرا محسوس کر رہی تھی کہ وہ لُطف اندوز ہونے کیلئے باہر جا رہا ہے اور مجھے کام کرنا پڑے گا۔

اس واقعہ کے تین ہفتے گزرنے کے بعد ڈیو نے مجھ سے پوچھا "تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ ہم کوئی اور مصروفیت اختیار کرتے" اس وقت میرے پاس اسکا کوئی بہتر جواب نہیں تھا لیکن کچھ دیر سوچنے کے بعد مَیں نے کہا "تم جانتے ہوں کہ مَیں نے جائزہ لیا ہے اور تمہیں بتا سکتی ہوں کہ دوو جوہات ہیں جس کے باعث لوگ اپنی اصل ضرورت نہیں بتاتے اور توقع کرتے ہیں کہ کوئی اسے پورا کرے۔ پہلی وجہ تو یہ ہے کہ ہم رد کئے جانے کے ڈر سے قدم نہیں اُٹھاتے۔ اسلئے ہم کسی کو بتانے کی زحمت نہیں کرتے۔ دوسری وجہ بطورِ عورت ہوتے ہوئے، مَیں چاہتی تھی کہ تم میری ضرورت کو خود ہی تصور کر لیتے اور رضا کارانہ طور پر گالف کھیلنے کو چھوڑ کر مجھے کہیں اور لے جاتے!

لیکن مَیں جانتی تھی کہ ڈیو اُس دن گالف کھیلنا چاہتا تھا۔ مَیں جانتی تھی کہ ڈیو میرے ساتھ شاپنگ مال میں ادھر اُدھر گھومنے کی نسبت گالف کھیلنا پسند کرے گا۔ لیکن مَیں چاہتی تھی کہ اسکے اندر میرے ساتھ وقت گزارنے کی خواہش ہو۔ مَیں چاہتی تھی کہ وہ کہے "جان تم بہت شاندار ہو!" "مَیں آج کا دن صرف تم پر قربان کرتا ہوں!

لیکن اُس دن یہ سب کہنے کی بجائے اس نے صرف اتنا کہا کہ کیا مسئلہ ہے؟ اور مَیں دل ہی میں کہہ رہی تھی "تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ کیا مسئلہ ہے! اور تم جانتے ہو کہ جب کوئی آپ کو روتا ہوا پکڑے تو کیا ہوتا ہے۔ اسلئے مَیں نے کہا تھا کہ "مَیں بات چیت کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں" اور جب مَیں تیار ہوں گی تو تم کو بتادوں گی۔ ڈیو گالف کھیلنے کی تیاری کیلئے کمرے میں چلا گیا اور جب میرے جذبات کچھ ٹھنڈے ہوئے تو مَیں بات کرنے کیلئے تیار تھی۔ مَیں کمرے میں گئی اور کہا کہ مَیں اب ٹھیک ہوں اور بات کرنے کیلئے تیار ہوں۔ اس نے کہا مجھے تیار ہولینے دو پھر مَیں تم سے بات کرتا ہوں۔

ڈیو تیار ہو کر اندر آیا۔ مَیں نے اپنی تقریر تیار کر رکھی تھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ مَیں کچھ کہتی ڈیو نے کہا کہ مجھے جو بھی کہنا ہے جلدی سے کہنا ہوگا کیونکہ وہ جلدی میں ہے۔ اسلئے مَیں نے کہا کہ کوئی ضروری اور اہم بات نہیں ہے۔ تم جاؤ اور کھیل سے لُطف اندوز ہو۔ مَیں ٹھیک ہوں۔ اس نے کہا تو پھر ٹھیک ہے شام کو ملتے ہیں۔ مَیں

سارادن روتی رہی۔ مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ مجھے پیس ڈالا گیا ہے۔ مَیں تمام وقت یہ سوچتی رہی ''یہ کس قدر احمقانہ بات ہے! مَیں جانتی ہوں کہ میرا شوہر مجھ سے پیار کرتا ہے! مَیں جانتی ہوں کہ وہ جان بوجھ کر میرا دل نہیں توڑے گا! لیکن مَیں ایسا کیوں محسوس کر رہی ہوں جیسے کہ مجھے پیس ڈالا گیا ہو''۔

مَیں نے اس کہانی سے کچھ دریافت کیا! خُدا نہ صرف ہمارے مجروح جذبات کو شفاء دیتا ہے (جو کہ ماضی میں رد کئے جانے کا نتیجہ ہے) بلکہ وہ ہمارے گھاؤ کو بھی شفاء دیتا ہے! اکثر زندگی کے کچھ حصوں میں ہم بہت حساس ہوتے ہیں کیونکہ کچھ گھاؤ ابھی شفاء پانے اور بھرنے کے مرحلے میں ہوتے ہیں۔ مَیں کافی زیادہ باتوں میں شفاء پا چکی ہوں لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب اسطرح کا رونا دھونا بہت ہی کم ہو گیا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس کی دو وجوہات ہیں: پہلی یہ کہ مَیں نئی بات سیکھ سکوں (تا کہ مَیں آزادی کے اگلے مرحلے میں داخل ہو جاؤں) اور دوسری یہ کہ میرے اندر مکاشفات کو بانٹنے کیلئے آگ بھڑک اُٹھے۔ مَیں نے رد کئے جانے کے تعلق سے مکاشفہ حاصل کیا ہے اور اس نے میری بہت مدد کی ہے۔ اور میرا یقین ہے کہ یہ آپکے لئے بھی موثر ثابت ہو گا۔

بالآخر ایک دن ڈیو اور مَیں نے اُس روز دفتر میں میرے رونے کے تعلق سے بات کی۔ جب مَیں نے اپنے احساسات اور جذبات ڈیو کو بتائے تو اس نے کہا ''تم یقیناً مذاق کر رہی ہو! کیا تم جانتی ہو کہ اُس دن جب مَیں تمہارے دفتر آیا تو مَیں نے تمہارے رونے کے تعلق سے کیا سمجھا؟

''میرا خیال تھا کہ تم شفاعت کر رہی ہو! پہلے بھی کئی بار جب مَیں تمہارے دفتر آیا تو مَیں نے اکثر تمہیں دُعا اور شفاعت کے دوران روتے دیکھا ہے اور مَیں ہمیشہ یہی پوچھتا ہوں کہ کوئی مسئلہ تو نہیں اور تم جواب دیتی ہو کہ نہیں سب ٹھیک ہے، مَیں صرف دُعا کر رہی ہوں۔ اُس دن جب مَیں دوبارہ تمہارے دفتر میں آیا تو میرا خیال تھا کہ تم مجھے کسی ایسی بات کے بارے میں بتاؤ گی جس کے لئے تم دُعا کر رہی تھی۔ اسلئے اس وقت میرے پاس وقت کم تھا کہ مَیں طویل بات چیت کر سکتا۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ تمہارا کوئی شخصی مسئلہ ہے!''

تو آپ نے دیکھا کہ جو مَیں نے تصور کیا وہ غلط تھا۔ مَیں نے تصور کر لیا تھا کہ ڈیو سرد مہر، خیال نہ کرنے والا اور خود غرض ہے۔ لیکن اسے تو معلوم ہی نہیں تھا کہ میرے ساتھ کوئی مسئلہ ہے۔ میرے اندر رد کئے جانے کے خوف کے باعث میرے لئے مشکل تھا کہ مَیں اسے سچائی بتاؤں۔ اس لئے مَیں ناراض ہو گئی۔ حقیقت میں مَیں نے اپنے مسئلے کو مناسب طور پر بات چیت کر کے بیان نہیں کیا تھا۔

تصورات کا حقیقی ہونا ضروری نہیں

کتنی ہی بار ہم شدید دُکھ اُٹھاتے ہیں اور وہ اسلئے کہ کسی نے ہمیں وہ چیز فراہم نہیں کی جسکی ہم ان سے توقع رکھتے ہیں۔ لیکن لوگ نہیں جانتے کہ ہماری ضرورت کیا ہے؟

آپ جو کچھ دیکھتے ہیں اسکے مطابق تصورات بناتے ہیں۔ مَیں دوبارہ کہوں گی کہ بعض اوقات آپ یہ سوچتے ہیں کہ کوئی آپ کو رد یا نظر انداز کر رہا ہے لیکن حقیقت میں وہ ایسا نہیں کر رہے ہوتے۔ آپ اکثر اس لئے دُکھ اُٹھاتے ہیں کیونکہ آپ حد سے زیادہ تصورات اور مفروضوں میں گھرے ہوتے ہیں۔

کچھ سال پہلے ڈیو اور میرے لئے ایک دوسرے سے بات چیت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔ وہ میرے ساتھ اس وقت بات کرتا جب وہ میری کسی بات سے اتفاق کرتا۔ اسطرح میری بات سے اتفاق کرتے ہوئے وہ یہ کہنا چاہتا تھا کہ مَیں جو کچھ کہہ رہی ہوں وہی ٹھیک ہے۔ اور اس طرح وہ میرے مزاج کو درست رکھتا تھا۔ اور مجھے اسکی ضرورت بھی تھی کیونکہ جب تک مجھے ٹھیک رکھا جاتا تو مَیں ٹھیک رہتی۔ مَیں مضبوط اور محفوظ محسوس کرتی اور اگر ڈیو میری کسی بات سے اتفاق نہ کرتا تو مَیں بہت زیادہ جذباتی اور ناراض ہو جاتی اور اسکے علاوہ ہر قسم کے غلط ردِ عمل کا اظہار بھی کرتی۔ لیکن مَیں نہیں جانتی تھی کہ کیوں؟ حالانکہ ڈیو یہ بھی کہتا کہ "تم یہ کیوں سمجھتی ہو کہ میرا تمہاری

کسی بات سے اتفاق نہ کرنے کا مطلب تم پر حملہ کرنا ہے؟ جوئیس، ضروری ہے کہ مَیں اپنی رائے پیش کرنے کے قابل ہوں! ورنہ ہمارے درمیان رابطہ اور بات چیت ممکن نہیں! اگر صرف تم بات کرو اور مَیں سُن کر ہاں میں ہاں ملاتا جاؤں تو یہ گفتگو کا طریقہ نہیں ہے!" اس طرح مَیں خود بھی کوئی مناسب جواب نہیں دے سکتی تھی کیونکہ مجھے خود بھی اپنے ردِ عمل کے بارے میں معلوم نہیں تھا۔

کئی بار ڈیو اور مَیں اپنے ازدواجی رشتے کے تعلق سے آپس میں گفتگو کرتے جو ضروری اور اہم تھا۔ اور اس کیلئے مجھے ڈیو کی رائے جاننا ضروری تھا۔ لیکن مَیں مزید بات چیت نہیں کرنا چاہتی تھی۔ مَیں صرف اور صرف یہ سُننا چاہتی تھی کہ "ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو" ہم سب جانتے ہیں کہ یہ آپس میں رابطے اور بات چیت کا طریقہ نہیں ہے۔ یہ دوسروں پر ناجائز قبضہ اور کنٹرول کرنا ہے۔ میرے اس رویے کی وجہ سے ڈیو کی میرے ساتھ گفتگو کرنے میں دلچسپی ختم ہو گئی۔ اس طرح اکثر اوقات مَیں یہ بھی کہہ دیتی "ڈیو ہمیں اس پر بات کرنے کی ضرورت ہے!"

بالآخر وہ کہتا "جوئیس ہم بات نہیں کر سکتے! تم بات کرو اور مَیں سنتا ہوں! یہ افسوسناک بات تھی۔ لیکن مَیں نہیں جانتی تھی کہ ڈیو کے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔ مَیں خدا سے پیار کرتی تھی اور دوسرے لوگوں کی مدد بھی کرتی تھی۔ ہم دونوں کی ازدواجی زندگی بھی شاندار تھی۔ لیکن ہم ایک دوسرے سے موثر انداز میں رابطہ نہیں کر پاتے تھے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم دونوں کے درمیان کوئی بہت بڑا لڑائی جھگڑا ہوتا تھا۔ اور ہم یہ چاہتے بھی نہیں تھے۔ کیونکہ ہم اسکے تعلق سے پہلے ہی خدا سے مکاشفہ حاصل کر چکے تھے۔ لیکن ہمیں اس معاملے میں رہائی کی ضرورت تھی۔ مَیں خدا سے مسلسل پوچھتی کہ مسئلہ کیا ہے۔ مَیں بغاوت کرنا نہیں چاہتی! اور مَیں یہ بھی نہیں چاہتی تھی کہ میرا دل توڑا جائے! مَیں نہیں چاہتی کہ میرے جذبات مجروح ہوں! لیکن حقیقت میں تو ایسا ہی ہو رہا تھا!

بالآخر خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ میرا مسئلہ کیا ہے۔ خدا نے مجھے بتایا کہ جب بھی ڈیو تمہاری کسی بات سے اتفاق نہیں کرتا تو تم یہ تصور کرتی ہو کہ وہ تمہیں رد کر رہا ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ تمہیں رد نہیں کر رہا ہوتا۔ سادہ لفظوں میں وہ صرف تمہاری کسی بات سے متفق نہیں ہوتا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ تم اپنے نظریات اور رائے کو

اپنی شخصیت سے علیحدہ کرو۔ اس لئے کہ اگر لوگ تمہاری رائے کو رد کرتے ہیں تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ وہ تمہیں بطور شخصیت رد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں! وہ تم سے پیار اور عزت کرنے کے علاوہ تمہاری کسی بات سے غیر متفق بھی ہو سکتے ہیں۔ ضروری ہے کہ تم لوگوں کو یہ اعزاز بخشو کہ وہ تم سے غیر متفق ہو سکیں۔ ورنہ اچھے تعلقات کیلئے مضبوط بنیاد نہیں بن سکے گی۔

مَیں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ اس معاملے میں توازن کا ہونا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ کچھ لوگ اپنی رائے کا اظہار کچھ زیادہ ہی کرتے ہیں جو کہ ضروری نہیں ہے۔ ضروری نہیں کہ جب ہم اپنا منہ کھولیں تو پوری دنیا کو اپنی رائے بتانے کی کوشش کریں۔ یہ بھی اچھے تعلقات کیلئے نقصان دہ ہے! اسی لئے توازن کا ہونا بھی ضروری ہے۔

ایسے لوگ جو رد کیے جانے کی جڑ اپنی زندگی میں رکھتے ہیں انکا سامنا نہیں کیا جا سکتا۔ میرے لئے دوسروں کا سامنا کرنا اور مقابلہ کرنا کوئی مشکل بات نہ تھی۔ لیکن جب میرا سامنا کیا جاتا تو یہ بات ہضم کرنا میرے لئے آسان نہیں ہوتا تھا۔ دوسروں پر تنقید کرنا آسان بات تھی لیکن مَیں خود پر تنقید برداشت نہیں کر سکتی تھی! میرے پاس صلاحیت تھی کہ مَیں دوسروں کو سچائی کا آئینہ دکھا سکوں۔ مَیں اکثر کہتی، "آپکو حقیقت کا سامنا کرنا پڑے گا!" لیکن اگر کوئی مجھے یہ بتاتا کہ مَیں غلط کر رہی ہوں تو میرے لئے یہ برداشت کرنا مشکل ہو جاتا تھا۔ مَیں نہیں جانتی تھی کہ مَیں اپنے رویے اور شخصیت کو کیسے علیحدہ رکھوں۔ چونکہ مَیں سمجھتی تھی کہ میرے قدروقیمت کا انحصار میری کامیابیوں پر ہے اس لئے اگر کوئی میرے کسی عمل پر تنقید کرتا تو مَیں اسے اپنی ذات پر حملہ تصور کرتی تھی۔ میرے اس رویے کے باعث میرے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ مَیں دوسروں کے ساتھ اچھے تعلقات استوار کر سکوں۔

بائبل مقدس میں اصلاح کے تعلق سے بہت کچھ لکھا ہے۔ خصوصاً امثال کی کتاب میں۔ کلامِ مقدس کے مطابق پختگی کا سب سے بڑا نشان اور ثبوت اصلاح کو قبول کرنا ہے۔ اس حد تک پہنچنے کیلئے بہت زیادہ روحانی پختگی کی ضرورت ہے۔ ہم اُسی وقت اصلاح قبول کرنے کے قابل ہوتے ہیں جب ہم مسیح میں اپنے مقام کو اچھی طرح جان

لیتے ہیں۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ جب کوئی شخص ہر بار آپکی اصلاح کرے تو وہ درست ہو۔ لیکن حکمت کا تقاضا یہ کہ آپ ایسی صورتحال میں خدا کو اپنی زندگی میں کام کرنے دیں۔

مَیں اپنے شوہر سے پیار اور اسکی عزت کرتی ہوں۔ لیکن ڈیو ہمیشہ درست نہیں ہوتا۔ بعض اوقات مَیں بھی درست ہوتی ہوں! اور جب مَیں درست ہوتی ہوں تو ڈیو میری بات نہیں سنتا۔ جیسا کہ ایسی صورت میں اُسے سننا چاہیے۔ لیکن بہت سے معاملات میں ڈیو درست ہوتا ہے۔ اور مجھے سننے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن مَیں ایسا نہیں کر سکتی! مَیں نے اپنے لئے مسائل اس لئے پیدا کر رکھے تھے کیونکہ جب کبھی وہ درست ہوتا تو مَیں سننا گوارا نہیں کرتی تھی۔ خدا مختلف لوگوں کو ہماری زندگی میں مقرر کرتا ہے جو مختلف نظریات کے حامل ہوتے ہیں۔ وہ اس لئے کیونکہ ہمیں ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔ یعقوب 17:3 کے مطابق جو حکمت اوپر سے آتی ہے وہ تربیت پذیر ہے۔ اس لئے اب مَیں اور ڈیو ایک دوسرے کی بات سنتے ہیں۔ اور اسطرح ہم ایک دوسرے کی اچھی رائے سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

گالف کے میدان میں ایک سبق

ایک اور مثال کہ کسطرح رد کیے جانے کی جڑ ہماری سوچ اور ذہن پر اثر انداز ہوتی ہے۔ مَیں اور ڈیو گالف کھیل رہے تھے۔ ڈیو کو کہنی میں درد کے باعث گالف کھیلنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ اُس دن وہ بہت برا کھیل پیش کر رہا تھا۔ اتنا بُرا کہ مَیں اسے شکست پر شکست دے رہی تھی! یہ واقعی عجیب اور بری بات تھی! ریت میں پھنسے بال کو نکالنے کیلئے اسے تین بار گیند کو ضرب لگانی پڑی۔ ڈیو نے پہلے کبھی ایسا نہیں کیا تھا۔ مجھے اس پر افسوس اور ترس آ رہا تھا!

خواتین کی فطرت ہے کہ وہ مادرانہ جذبات رکھتی ہیں۔ اور ہم چاہتیں ہیں کہ ہر چیز کو بہتر بنائیں۔ اس لئے جب وہ میرے پاس آیا تو مَیں نے اسکا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا، ''خیر ہے، کوئی بات نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ تمہیں بھی موقع ملے گا۔ اور پھر سب ٹھیک ہو جائے گا!'' لیکن ڈیو نے جواب دیا، ''میرے لئے افسوس نہ کرو! یہ میرے لئے فائدہ مند ہے! تم بس دیکھتی جاؤ جب مَیں اس مشکل سے باہر آجاؤں گا تو پہلے سے بھی بہتر گالف کھیل سکوں گا!''

جب ڈیو نے میری تسلی کو قبول نہ کیا تو مَیں پھر اندر سے ٹوٹ گئی! مجھے ایسا لگا جیسے مَیں اندر سے بکھر گئی ہوں۔ مَیں نے خُدا سے پوچھا کہ میرے اندر ٹوٹنے اور بکھرنے کے جذبات و احساسات کیوں ہیں؟ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ میرا یقین ہے کہ خُدا مجھے وہ کچھ دکھانا چاہ رہا تھا جسکا تجربہ لوگ ہر روز اپنی زندگی میں کرتے ہیں۔ مَیں اپنے دل میں ڈیو سے سخت ناراض تھی۔ اور کہہ رہی تھی کہ تم کس قدر بیوقوف ہو! تمہیں تو کبھی بھی کسی کی تسلی کی ضرورت نہیں پڑتی۔

مَیں اور ڈیو گالف گراؤنڈ میں گاڑی چلائے جا رہے تھے۔ مَیں کافی دیر تک اسی بات سے تکلیف محسوس کر رہی تھی۔ لیکن خُدا نے بہت اچھی بات مجھ پر ظاہر کی، خُدا نے کہا ''جو ئیں تم ڈیو کو وہ دینے کی کوشش کر رہی تھی جسکی تمہیں ایسی صورتحال میں خود ضرورت ہے! چونکہ ڈیو کو اسکی ضرورت نہ تھی اسلئے اس نے تمہاری پیشکش رد کر دی۔ چونکہ تمہیں مشکل وقت میں ایسی تسلی کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے تم خود کو رد کیا ہوا محسوس کرتی ہو کیونکہ اس نے تمہاری تسلی قبول نہیں کی''۔

مَیں نے جتنا زیادہ اس بات پر سوچا اتنا ہی زیادہ خُدا نے مجھ پر اسکا مکاشفہ کھولا! میری طرح کی سوچ رکھنے والے اکثر ایسا ہی کرتے ہیں۔ ہم لوگوں کو وہ دینے کی کوشش کرتے ہیں جسکی اصل میں ہمیں خود ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے لوگ ہماری پیشکش کو رد کر دیتے ہیں کیونکہ انھیں اِسکی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ ارادتاً ایسا نہیں کر رہے ہوتے۔ اسکی مثال یوں دی جا سکتی ہے کہ آپ کو پانی پینے کی پیشکش کی جاتی ہے۔ لیکن چونکہ آپ کو پیاس

نہیں اس لئے آپ انکار کر دیتے ہیں۔ ایسا شخص جو اپنے اندر رد کئے جانے کی جڑ رکھتا ہے وہ یہ بات سمجھنے سے قاصر رہتا ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ شخص جو اس سے پیار کرتا ہے اسکی تسلی کو کیونکر رد کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ سوچتا ہے کہ اگر یہی تسلی اسے دی جاتی تو وہ اِسے رد کرنے کی بجائے خوشی سے قبول کرتا!

تو کیا آپ لوگوں کو وہ دینا چاہتے ہیں جسکی آپکو خود ضرورت ہے؟اور جب آپکی پیشکش کو رد کر دیا جاتا تو آپ خود کو رد کیا ہوا محسوس کرتے ہیں۔ جب مَیں کسی کیلئے تحفہ خریدتی ہوں تو مَیں قدرتی میلان کے باعث وہ خریدنا چاہوں گی جو مجھے خود پسند ہے۔ لیکن اب مَیں سوچتی ہوں کہ وہ کس قسم کا تحفہ لینا پسند کریں گے۔ اکثر لوگ مجھے ایسے تحائف دیتے ہیں جو بالکل بھی میری ضرورت نہیں ہوتے اور نہ ہی میری شخصیت کے مطابق ہوتے ہیں۔ اور پھر مَیں سوچتی ہوں کہ وہ کیا سوچ کر میرے لئے ایسے تحائف خریدتے ہیں۔ لیکن اب میرے پاس اسکا جواب ہے ۔ ہم لوگوں کو وہ دینے کی کوشش کرتے ہیں جسکے ہم خود طلبگار ہوتے ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ اس سچائی کو جان لینے کے بعد لوگوں کے آپس کے تعلقات میں بہتری آنا شروع ہو جائے گی۔ کیونکہ اس سچائی نے میری مدد کی ہے اور یقینا آپ کیلئے بھی یہ معاون ہوگی۔

ڈاکخانہ میں سبق

مجھے ایک اور اہم سبق اس وقت ملا جب مَیں اور ڈیو ایک دن ڈاکخانے گئے۔ مَیں چاہتی ہوں کہ جب مَیں لوگوں سے بات کروں تو وہ مکمل توجہ سے میری بات سُنیں۔ شاید اسکی وجہ میرے اندر استاد کی روح ہے۔ ڈیو ابھی ڈاکخانہ سے نکلا ہی تھا کہ مَیں نے اسکے ساتھ ایک معاملے پر بات کرنا شروع کر دی۔ لیکن وہ بات میرے لئے اہم تھی !ڈیو ان لوگوں میں سے ہے جو ان تفصیلات میں محو ہو جاتے ہیں جن کے بارے میں مَیں سوچتی بھی نہیں ہوں۔ مَیں ڈیو کے ساتھ محو گفتگو تھی اور یک دم مَیں نے محسوس کیا کہ ڈیو میری بات نہیں سُن رہا۔ وہ بولا ''اُس شخص کو دیکھو جو ڈاکخانے سے نکل رہا ہے !اسکی قمیض پیچھے تک پھٹ چکی ہے!''

مَیں نے کہا ''ڈیو مَیں تم سے ایک اہم معاملے پر بات کرنا چاہ رہی ہوں'' اس نے مجھے جواب دیا ''لیکن مَیں تو صرف یہ چاہتا تھا کہ تم اس شخص کی قمیض کو دیکھو!'' مَیں نے محسوس کیا کہ ڈیو مجھ سے زیادہ اس شخص کی قمیض میں دلچسپی رکھتا ہے۔

مَیں رد کیئے جانے کو دوبارہ محسوس کر رہی تھی۔ اور اس ساری صورتحال کی وجہ ہماری مختلف شخصیات تھیں۔ ڈیو میرے ساتھ بُری طرح پیش آنے کی کوشش نہیں کر رہا تھا۔ بات صرف اتنی تھی کہ اس نے کچھ دیکھا اور اسکی توجہ وہاں مرکوز ہو گئی۔ لیکن یہ ایسی بات تھی جسکے لئے مَیں اتنا پریشان نہیں ہوتی۔ اس لئے میرے لئے یہ تصور کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ میری اتنی شاندار گفتگو کو نظر انداز کر کے وہ اس شخص کی پھٹی قمیض کو دیکھ رہا ہے! ایک بار پھر میرے اپنے تصور کے مطابق یہ رد کیا جانا تھا۔ لیکن میرے تصورات غلط تھے چونکہ ابھی تک رد کیئے جانے کا اثر میرے اندر کارفرماں تھا بلکہ یہ کہنا درست ہو گا کہ مَیں رد کیئے جانے کی جڑ کی وجہ سے بُری طرح متاثر تھی۔

یہ دلچسپ بات ہے کہ ہم رد کیئے جانے کو زندگی میں مختلف زاویوں سے دیکھتے ہیں۔ مَیں ایمان رکھتی ہوں کہ اب میرے اندر رد کیئے جانے کی وہ بڑی جڑ نہیں ہے۔ مَیں نے اہم باتوں میں رہائی پائی ہے۔ لیکن مَیں نے دریافت کیا ہے کہ اگر کوئی شخص جذباتی یا جسمانی لحاظ سے کسی طرح بیمار ہوتا ہے تو ایسے شخص کی زندگی میں تھوڑی بہت حساسیت رہ جاتی ہے یا ہلکا سا گھاؤ۔ کبھی کبھار طویل مدت کے بعد شفاء پانے کے بعد ایک شخص اس خاص بات کے تعلق سے حساس ہو گا۔ اگر آپکی زندگی میں ایسا ہے تو آپ بیدل نہ ہوں۔ ہر واقعہ آپکے لئے سیکھنے کا تجربہ ہونا چاہیئے۔ اسطرح آپ آگے کی طرف بڑھیں گے نہ کہ پیچھے کی جانب۔

ماؤں کے عالمی دن کے موقع پر مَیں اور ڈیو کہیں باہر جانے کا پروگرام بنا رہے تھے۔ میرے بیٹے ڈیوڈ نے مجھے فون کیا اور مجھے کسی ریسٹورانٹ میں رات کے کھانے کی دعوت دی۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ آیا میں سوموار کے دن مصروف تو نہیں۔ مَیں نے اسے بتایا کہ نہیں۔ پھر اُس نے کہا کہ آپکے چار بچے ماؤں کے عالمی دن کے موقع پر آپکو باہر دعوت پر لے جا رہے ہیں۔ کیونکہ آپ اتوار کے روز شہر سے باہر ہونگی۔ اس دعوت میں صرف آپ اور آپکے بچے شریک ہونگے۔ ابو کو اس دعوت میں شریک ہونے کی پیشکش نہیں کی گئی اور نہ ہی ہماری بیویاں مدعو ہیں۔

مَیں نے یکدم کہا"کیا تم اپنے باپ کو دعوت نہیں دوگے؟"اس نے کہا"نہیں کیونکہ وہ ہماری ماں نہیں ہیں! ہم نے سوچا ہے کہ اس بار کچھ مختلف اور خاص ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہر بار ہم سب اکٹھے ہی ہوتے ہیں۔ آپکے بچے، پوتے اور نواسے آپکی بہوئیں، داماد اور ابو۔ ہم نے سوچا ہے کہ یہ اچھی بات ہوگی کہ اس بار صرف آپ اور آپکے بچے آپکے ساتھ کھانا کھائیں"۔

مَیں نے سوچا کہ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ پھر مَیں نے جواب دیا"لیکن مَیں نہیں چاہوں گی کہ تمہارے باپ کے جذبات کو ٹھیس پہنچے، ہمیں اسکی بے عزتی نہیں کرنی چاہیئے۔ میرے بیٹے نے جواب دیا"آہ، کیا آپ واقعی سمجھتی ہیں کہ انکے جذبات مجروح ہوں گے؟مَیں کسی کے جذبات مجروح کرنے کی کوشش نہیں کر رہا"،لیکن اگر آپ سمجھتی ہیں کہ یہ بات ابو کیلئے پریشانی کا باعث ہوگی تو پھر آپ انھیں بھی دعوت دے دیں۔ لیکن میرا نہیں خیال کہ ابو کے جذبات کو کوئی فرق پڑے گا"۔

مَیں نے سوچنا شروع کیا اور جان لیا کہ مَیں اس صورتحال میں وہی ردِ عمل پیش کر رہی ہوں کہ اگر میری جگہ بچوں نے صرف ڈیو کو دعوت دی ہوتی تو مَیں کیسا محسوس کرتی۔ اس بات نے میری آنکھوں کھول دیں! مَیں نے جان لیا کہ ہم بہت دفعہ وہ ردِ عمل ظاہر کرتے ہیں جسکی ہمیں خود ضرورت ہوتی ہے۔ مَیں نے یہ

اندازہ لگا سکتی ہوں کہ اگر میرے بچے مجھ سے یہ کہتے کہ وہ صرف ڈیو کو باہر لے کر جا رہے ہیں تو میرے کیا جذبات ہوتے۔ ”شاید مَیں یہ کہتی کہ ہم کہاں جا رہے ہیں۔ تو پھر بچوں کا جواب ہوتا کہ امی ہم آپکو نہیں بلکہ صرف ابو کو لے کر جا رہے ہیں!“ اور مَیں کہتی، ”کیا تم مجھے ساتھ لے کر نہیں جا رہے؟ مجھ میں کیا خرابی ہے؟ مَیں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟“

میرے بیٹے نے کہا ”مَیں نہیں سمجھتا اگر ہم آپکو اکیلے دعوت پر لے جائیں تو ابو خود کو رد کیا ہوا محسوس کریں گے۔ لیکن آپ وہی کریں جو آپکی نظر میں بہتر ہے“۔

مَیں نے سوچا کہ مجھے اس معاملے کو پرکھنا چاہئے۔ مَیں ڈیو کے پاس گئی اور اسے بتایا کہ بچے ماؤں کے عالمی دن کے موقع پر مجھے باہر کھانے کیلئے لے کر جا رہے ہیں۔ اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ ڈیو نے جواب دیا، ”میرے خیال میں یہ بہت اچھا خیال ہے! مَیں گالف کلب میں کھیلنے چلا جاؤں گا!“

میرا شوہر بہت محفوظ شخصیت ہے! حال ہی میں ڈیو اور مَیں اس بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ مَیں نے کہا ”ڈیو تمہیں اندازہ نہیں کہ تم کتنے بابرکت شخص ہو جو اسقدر محفوظ ہے“ وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ اسکے بارے میں کیا سوچتے ہیں! وہ یہ کبھی بھی نہیں سوچے گا کہ اس کے بچے اسے رد کر رہے ہیں کیونکہ وہ صرف مجھے باہر لے کر جا رہے ہیں۔

مَیں نے دوبارہ پوچھا ”تمہارے اس وقت کیا احساسات تھے جب مَیں نے تمہیں بتایا کہ بچے صرف مجھے لے کر جا رہے ہیں اور تمہیں دعوت نہیں دی؟“ ڈیو نے جواب دیا ”مَیں نے سوچا کہ یہ انوکھا اور تخلیقی خیال ہے اور مَیں نے سوچا کہ جوئیس اور بچوں کیلئے یہ بہت اچھا ہو گا۔ اور مَیں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ دیر کیلئے گالف کھیلنے چلا جاؤں گا اور پھر اپنے ایک دوست کے ساتھ کھاؤں پیوؤں گا!“ ڈیو کیلئے یہ ایک بہت اچھا خیال تھا!

اس سے پہلے کہ مَیں اس باب کو ختم کروں میَں چاہوں گی کہ جب آپ رد کئے جانے کو محسوس کریں تو ضروری ہے کہ آپ اپنے تصورات کا بھی جائزہ لیں۔ اگر آپ خود کو رد کیا ہوا محسوس کرتے ہیں یا رد کئے جانے کو تصور کرتے ہیں تو اسکا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ آپ حقیقت میں رد کئے جا رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ صرف ماضی کے کچھ مسائل کی وجہ سے ہو۔ اور اگر یہ سچ ہے تو اب آپکو اس سے شفاء پانے کی ضرورت ہے۔

باب چہارم

حفاظت کی دیواریں

جذباتی طور پر رد کیے جانے کا درد سب سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص یہ محسوس کرتا ہے کہ اسے رد کیا گیا ہے تو وہ شدید جذباتی درد محسوس کرتا ہے! اور یہ تکلیف دہ ہے۔

مجھے یقین ہے کہ ہم جذباتی درد سے بچنے کیلئے بہت محنت کرتے ہیں کیونکہ یہ جسمانی درد کی نسبت زیادہ تکلیف دہ ہے۔ اسلئے ہم رد کئے جانے کے درد سے بچنے کیلئے اپنے گرد حفاظتی دیواروں کا ایک نظام کھڑا کر لیتے ہیں۔ یہ خود ساختہ حفاظتی دیواریں دفاعی نظام کہلاتی ہیں۔ ہم اپنے اور دوسروں کے درمیان نظر نہ آنے والی (لیکن حقیقی) دیوار کھڑی کرتے ہیں تاکہ کوئی ہمیں تکلیف نہ پہنچا سکے۔ حال ہی میں ایک بہت پیاری لڑکی نے مجھے خط لکھا اور بتایا کہ میرے سیمیناروں نے کسطرح اسکی زندگی میں تبدیلی پیدا کی ہے۔ اس نے بتایا کہ کسطرح خُدا نے ایک رات دیواروں کے تعلق سے اسکی مدد کی۔ اس نے بتایا کہ ''مَیں نے یہ جان لیا کہ مَیں کئی سالوں سے لوگوں کو اپنی زندگی سے باہر رکھے ہوئی ہوں کیونکہ مَیں رد کئے جانے کے خوف میں مبتلا تھی۔ اگر مَیں کسی کو دکان میں دیکھتی تو یہ ظاہر کرتی کہ مَیں نے انھیں نہیں دیکھا تاکہ ان سے دور جا سکوں۔ کیونکہ مَیں خوف زدہ تھی کہ اگر مَیں ان سے کچھ کہوں گی تو شاید وہ مجھے رد کر دیں! اسطرح پھر مجھے رد کئے جانے کی تکلیف سے نپٹنا پڑے گا!''

آپ نے دیکھا کہ ابلیس مختلف طریقوں سے ہماری آزادی اور خوشی کو چُراتا ہے۔ یہ دونوں باتیں ساتھ ساتھ ہیں! اگر ابلیس آپکی آزادی چُراتا ہے تو وہ آپکی خوشی بھی چرائے گا۔ اسطرح آپ کی حالت ایسی ہوگی گویا آپ چھوٹے سے ڈبے میں بند ہیں۔ اور ہر وقت وہ کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے جو آپ کے خیال میں

دوسروں کے نزدیک قابلِ قبول ہے۔ اس طرح آپ کبھی بھی پاک روح کی راہنمائی میں چلنے کے قابل نہیں ہوسکیں گے۔

رد کئے جانے کا مطلب

انگریزی لفظ Rejection کا مطلب ہے جان چھڑانا، پھینک دیا جانا۔ یعنی رد کئے جانے کا مطلب ہے کہ آپکو بتایا جائے کہ "مجھے آپکی ضرورت نہیں ہے۔ تمہاری کوئی قدر قیمت نہیں ہے! تم وہ نہیں جسکی مجھے ضرورت ہے!" جب کسی شخص کے ساتھ ایسا ہوتا ہے تو یہ انتہائی تکلیف دہ ہے۔ خُدا نے ہمیں رد کئے جانے کیلئے پیدا نہیں کیا۔ اس نے ہمیں قبول کئے جانے کیلئے خلق کیا ہے تاکہ ہمیں پیار کیا جائے اور ہماری قدر کی جائے۔ خُدا نے ہمیں ایسی فطرت عطا نہیں کی جو رد کئے جانے کو قبول کرے۔

افسیوں کے نام خط میں خُدا کا کلام ہمیں سکھاتا ہے کہ اُس عزیز (یسوع) میں ہمیں مفت فضل حاصل ہے (افسیوں 6:1) یعنی ہم قبول کئے گئے ہیں۔ اس لئے ہمیں اس بات کیلئے کبھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کہ آیا ہم خُدا کے نزدیک قابلِ قبول ہیں یا نہیں۔ اگر ہم یسوع پر ایمان رکھتے ہیں اور اسے بطور شخصی نجات دہندہ قبول کرتے ہیں تو اس طرح ہمارے پاس ایک شخصیت موجود ہوتی ہے جو ہمیں کبھی بھی رد نہیں کرتی۔ وہ اس بات کا تقاضا نہیں کرتا کہ پہلے ہمیں کامل ہونے کی ضرورت ہے تاکہ وہ ہمیں قبول کرسکے۔ اس بات کو جان لینے میں شفاء ہے کہ یسوع کی محبت کی پیشکش غیر مشروط ہے۔

دُنیا میں لاکھوں لوگ یسوع کے ساتھ شخصی تعلق کے باعث رد کئے جانے کے گھاؤ اور زخموں سے شفاء حاصل کررہے ہیں۔ آپ کو ایسی شفاء کہیں اور نہیں ملے گی۔ چاہے آپ جتنی مرضی تعلیمی کلاسز پر جاتے ہوں یا جتنی

مرضی امدادی کُتب کو پڑھ لیں میرا ایمان ہے کہ آپ مستقل طور پر اپنے زخموں سے شفاء نہیں پاسکتے۔ جب تک کہ آپکا مسیح کے ساتھ شخصی اور اہم رشتہ قائم نہیں ہو جاتا۔

ہر شخص رد کیا جاتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ دُنیا میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں جس پر ابلیس کے ہاتھوں رد کیئے جانے کا حملہ نہیں ہوا ہو گا۔ لیکن شاید آپ ان خوش قسمت ترین لوگوں میں سے ہوں گے جنکو ایسے والدین ملے جو خُدا اور اسکے کلام کو جانتے تھے اور وہ اس قابل تھے کہ آپ کی تربیت کر سکیں اور آپکو یہ بتا سکیں کہ آپ کی قدر و قیمت کیا ہے۔ یا شاید آپکی شخصیت ایسی تھی جو کہ اتنی زیادہ حساس نہیں تھی۔ اور آپ اس قابل تھے کہ اپنی فکروں کو خُدا پر ڈال سکیں اور بُری باتوں کو اپنے دماغ سے جھٹک دیں۔ یہ تمام باتیں آپکے لئے سازگار تھیں۔ اس لئے اِن تمام سازگار باتوں کے ساتھ ابلیس کے رد کیئے جانے کے حملے نے آپ پر کم اثر کیا ہو گا بہ نسبت دوسرے لوگوں کے ۔ لیکن بہت کم لوگ ہیں جو اس فہرست میں شامل ہیں۔

وراثت کے باعث رد کیا جانا

بہت سے لوگ ایسے والدین کے زیرِ سایہ پرورش پاتے ہیں جو اگرچہ اپنی بھرپور کوشش کرتے ہیں لیکن اُنکی زندگی میں رد کیئے جانے کی جڑ موجود ہوتی ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ کیا کریں سوائے اسکے کہ وہ اس بات کو اپنی نسل میں منتقل کر دیں۔ کچھ لوگ نہیں جانتے کہ کسی شخص کی شخصیت کو یعنی وہ کون ہے اور وہ کیا کرتا ہے میں کیا فرق ہے۔ ایک بچہ پانی یا دودھ کا گلاس توڑ دیتا ہے تو والدین کہتے ہیں ”بُرا لڑکا/ بُری لڑکی۔ بچے کہ پاس اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ یہ سوچے کہ جب بھی وہ کوئی غلطی کرتا ہے تو وہ بُرا ہے۔

ہم میں سے بہت سے لوگوں نے اپنے بچوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے۔ مَیں جانتی ہوں کہ مَیں نے بھی ایسا ہی کیا۔ لیکن خُدا کا شُکر ہو کہ ہمارے آخری بچے کی پیدائش تک ہم خُدا کے کلام سے واقفیت حاصل کر چکے

تھے۔ اسطرح اس نے اپنی زندگی میں یہ نہیں سُنا کہ وہ کس قدر بُرا ہے۔ لیکن ہم اسکو بتانے کے قابل تھے کہ جو تم نے کیا وہ غلط تھا لیکن اندر سے تم بہت اچھے اور شاندار ہو! تم بہت زبردست ہو اور خُدا تمہاری مدد کرے گا کہ ایک دن وہ تمہاری زندگی سے بہترین باتوں کو جاری کرے۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس وقت تک ہم تمہیں ہر حال میں پیار کرتے رہیں گے چاہے کچھ بھی ہو۔

یہ بہت اچھی بات ہے کہ والدین بچوں کے اندر الٰہی اعتماد منتقل کریں۔ لیکن ہر کوئی اسقدر خوش قسمت نہیں ہوتا۔ روزمرہ کی زندگی میں ہمارا واسطہ جن لوگوں سے پڑتا ہے ان میں سے زیادہ تعداد ان لوگوں کی ہوتی ہے جو اپنی زندگی میں رد کئے جانے کی جڑ رکھتے ہیں اور وہ رد کئے گئے لوگوں ہی کے ساتھ رشتے اور تعلقات استوار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جسکے نتیجے میں کوئی بھی درست طور پر کام نہیں کرپاتا جیسا کہ انھیں کرنا چاہئے۔ اور اسطرح لوگوں کی بڑی تعداد تکلیف اُٹھاتی رہتی ہے۔ زخمی لوگ دوسروں کو بھی زخمی کرتے ہیں۔

خُدا کا حصہ اور ہمارا حصہ

جب تک ہم اس بات میں مصروف رہتے ہیں کہ کسطرح ہم خود کو، دوسروں کو، دوستوں اور خاندان کے لوگوں کو بدلیں تو خُدا ایسی صورتحال میں کچھ نہیں کرسکتا۔ خُدا ایمان کے ذریعے کام کرتا ہے۔ جسکا مطلب ہے اُس پر بھروسہ کرنا نہ کہ جسم پر (جسکا مطلب خود پر بھروسہ کرنا ہے)۔ خُدا اسوقت تک ہماری مدد کرنے کیلئے ہاتھ نہیں بڑھائے گا جب تک ہم اپنی مدد آپ کرنے سے دستبردار نہیں ہوجاتے اور اسکی طرف رجوع نہیں کرتے۔ کیا آپ نے ایسا کرنا سیکھ لیا ہے؟

آپ خود کو اسوقت تک بُری طرح پریشان حال کیے رکھیں گے جب تک آپ یہ نہیں سیکھ جاتے کہ آپ وہ کام نہ کریں جو پاک روح کا ہے! آپ اس بات کی ذمہ داری اپنے اوپر نہیں لے سکتے کہ آپ اپنی زندگی میں ضروری تبدیلیاں لائیں۔ یہ آپ کا کام نہیں ہے۔ یہ پاک روح کا کام ہے!

جب ہم خُدا کے حصے کا کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ہم ترقی نہیں کرپاتے اور یوں ہم مایوس ہوجاتے ہیں۔ لیکن جب ہم خُدا کو اپنی زندگی میں اسکے حصے کا کام کرنے دیتے ہیں تو پھر ہم آگے بڑھتے ہیں۔ اسلئے ہمیں یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ ہمارا حصہ کون سا ہے اور خُدا کا حصہ کون سا ہے۔ لیکن اکثر ہم اپنا کردار ادا کرنے کی بجائے خُدا کے حصے کو کرنے کی کوشش کررہے ہوتے ہیں! ہمارا کام اعتماد اور بھروسہ کرنا ہے اور خُدا کا حصہ ہے کہ وہ ہمارے لئے کام سرانجام دے۔

خُدا چاہتا ہے کہ وہ اپنی حفاظتی دیوار ہمارے اردگرد تعمیر کرے۔ لیکن جب تک ہم یہ کام خود کرتے رہیں گے جو کہ خُدا کا ہے یعنی اپنے آپکو تحفظ مہیا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے تو خُدا ہمارے لئے کچھ نہیں کرسکے گا۔ خُدا کے بیٹے اور بیٹیاں ہوتے ہوئے ہمیں اپنی حفاظت کرنے کی مشقت اُٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسکے تحفظ پر بھروسہ کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن جب تک ہم یہ کام خود کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے تو اسکا مطلب ہے کہ ہمیں بالکل بھی تحفظ حاصل نہیں۔ ہم بہت سا وقت خود کو رد کئے جانے کی تکلیف سے بچانے کیلئے استعمال کرسکتے ہیں جو کہ کبھی بھی صحت مند، متوازن اور پیار کے رشتے کو فروغ نہیں دے سکتا۔ اگر ہم پاک روح کو اجازت دیں کہ وہ اُن دیواروں کو گرائے جو ہم نے بنائی ہیں تو پھر وہ خُدا کے تحفظ کو ہماری زندگی میں لائے گا جو کہ نجات کے ذریعے ہمیں میسر ہے۔

مَیں خُدا کے تحفظ کے تعلق سے کچھ وضاحت کرنا چاہوں گی۔ مَیں آپکو یہ بتانے کی کوشش نہیں کررہی کہ اگر آپ خُدا پر بھروسہ کرتے ہیں تو آپکو رد کئے جانے کے تجربے سے گزرنا نہیں پڑے گا! یسعیاہ 3:53 کے مطابق یسوع کو انسانوں نے رد کیا اور اسکی تحقیر کی۔ اسے بھلا دیا گیا۔ مَیں ایمان رکھتی ہوں کہ جو کچھ یسوع نے

برداشت کیا وہ میرے لئے کیا۔ تاکہ مجھے وہ سب برداشت کرنا نہ پڑے اور مَیں فتح مند ہو کر آگے بڑھوں۔ اسلئے ہمیں صلیب پر مسیح کے دوہرے کام پر بھی غور کرنا چاہیئے۔

اکثر مَیں دُعا کرتی ہوں اور رد کئے جانے سے بچ جاتی ہوں۔ بعض اوقات مَیں دُعا کر سکتی ہوں اور اسکے باوجود بھی رد کئے جانے کا تجربہ کرنا پڑتا ہے لیکن مَیں اس میں سے نقصان اُٹھائے بغیر فتح میں آگے بڑھتی ہوں۔ اسلئے یہ کہنا مناسب نہیں کہ آپکی زندگی رد کئے جانے کے بغیر گزرے گی۔ میرا خیال ہے کہ ایسا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ دشمن رد کئے جانے کو مسلسل ہتھیار کے طور پر ہمارے خلاف استعمال کرتا ہے۔

ابلیس اس بات سے بہت خوش ہوتا ہے کہ وہ رد کئے جانے کو لوگوں کے خلاف استعمال کرے تاکہ وہ انھیں اپنے بارے میں اچھا محسوس نہ ہونے دے اور فتح میں بڑھنے سے روکے۔ اسکے علاوہ ابلیس لوگوں کو خُدا کے کلام کی تابعداری کرنے یا پھر انھیں آگے بڑھنے سے روکتا ہے۔ بہت سے لوگ قدم نہیں اُٹھاتے۔ وہ کبھی بھی کشتی سے باہر نہیں نکلتے۔ وہ پانی پر چلنا تو پسند کریں گے لیکن رد کئے جانے کا خوف انھیں عمر بھر کشتی سے نکلنے نہیں دیتا۔ وہ رد کئے جانے یا خوف کی وجہ سے اپنی آرام گاہ سے نہیں نکلتے۔ خُدا ہمیں خوف سے آزاد کرنا چاہتا ہے اور ہماری مدد کرنا چاہتا ہے۔

جب لوگ آپکو زخمی کرتے ہیں تو کیا آپ دیواریں کھڑی کر لیتے ہیں؟ مَیں جانتی ہوں کہ مَیں ایسا کرتی ہوں! میری اور ڈیو کی ازدواجی زندگی بہت اچھی ہے۔ ہماری شادی کو ستائیس برس ہو چکے ہیں اور ہمارے چار بچے ہیں۔ لیکن جب ڈیو مجھے دُکھ پہنچاتا ہے تو مَیں اِسے اپنے جذبات میں محسوس کر سکتی ہوں۔ خُدا ہمیں سکھانا چاہتا ہے کہ ایسی صورتحال کا سامنا اپنے نہیں بلکہ خُدا کے طریقے سے سامنا کیا جائے۔

ایمان سے

ہر بار جب آپ دیوار کو ابھرتا ہوا محسوس کریں تو آپکو یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ اسے ایمان کے وسیلہ سے گرایا جائے۔ اور پھر جیسے جیسے خُدا آپکی زندگی میں اُن دیواروں کی نشاندہی کرتا جائے تو آپ ایمان سے انکو گراتے جائیں! یسوع کو اجازت دیں کہ وہ آپکی مدد کرے تاکہ وہ آپکی خود ساختہ حفاظتی دیواروں کو توڑ ڈالے اور پھر خود آپکی زندگی کی حفاظتی دیوار بن جائے۔

عبرانیوں 11 باب کو بائبل مقدس میں ایمان کا باب کہا جاتا ہے۔ اس باب میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ بائبل مقدس کے ان سورماؤں نے کس طرح ایمان سے کامیابیاں حاصل کیں۔ ایمان سے نوح نے کشتی بنائی، ایمان کے وسیلہ سے ابرہام نے خُدا سے بیٹا حاصل کیا۔ ایمان کے وسیلہ سارہ نے بڑھاپے میں اولاد پائی۔ عبرانیوں 11 باب کے مطابق ایمان ہی سے یریحو کی دیواریں گرائی گئیں! سب کچھ ایمان کے وسیلہ حاصل کیا گیا! ایمان خُدا کے کلام پر عمل کرنا ہے اور پھر ان چیزوں کو وجود میں آتے دیکھتا ہے۔

جب کوئی شخص اندرونی طور پر زخمی ہوجاتا ہے تو اسکا ذہن فوراً کہتا ہے "اب تم دوبارہ مجھے زخمی نہیں کرسکو گے!"، مَیں نے سیکھا ہے کہ جب ڈیو مجھے زخمی کرتا ہے تو یکدم مَیں محسوس کرتی ہوں کہ دیوار کھڑی ہو گئی ہے۔ اسلئے مجھے ایمان سے اس دیوار کو گرانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ مَیں کہتی ہوں "اچھا خُداوند مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ دیوار بن رہی ہے! میری مدد کر کہ مَیں ایمان سے اسے نیچے گرادوں!" مَیں اپنا خیال خود کرنے کی بجائے خُدا پر بھروسہ کرتی ہوں کہ وہ میرے لئے ایسا کرے۔

مَیں نے ایک اور بات دریافت کی ہے کہ جب تک میرے اور کسی دوسرے شخص کے درمیان دیوار حائل ہے تو مَیں نہ تو اس سے پیار کر سکتی ہوں اور نہ ہی پیار قبول کر سکتی ہوں۔ چونکہ محبت فتح مند مسیحی زندگی کی کنجی ہے اسلئے مَیں خُدا کی محبت میں کسطرح بہہ سکتی ہوں جب میرے گرد دیواریں ہوں؟ یہ دیواریں کیوں موجود ہیں؟ کیونکہ مَیں زخمی ہوجانے سے خوفزدہ ہوں۔ لیکن مَیں نے اندازہ لگایا کہ مَیں اِن خود ساختہ حفاظتی دیواروں کے

باوجود بھی زخمی ہو رہی تھی۔ دیواروں کے پیچھے رہنا بھی تکلیف دہ عمل ہے۔ اور اگر مَیں دیوار گرا دیتی ہوں تو شاید اگلے ہفتے ڈیو مجھے پھر سے زخمی کر سکتا ہے۔ اس لئے میرے لئے موقع ہے کہ اس ہفتے میں آزادی سے اُسے پیار دے سکوں اور وصول کر سکوں۔ اگر مَیں دیواروں کے پیچھے زندگی گزاروں گی تو مَیں ہر وقت خود کو تکلیف میں مبتلا رکھوں گی۔ لیکن اگر مَیں ایمان سے دیواروں کو گرادوں اور دوسروں کو اپنی زندگی میں آنے دوں تو ہو سکتا ہے کہ کبھی کبھار مَیں تکلیف اُٹھاؤں لیکن یہ ہر وقت کی تنہائی اور علیحدگی میں وقت گزارنے سے زیادہ بہتر ہے۔

جب آپ دیواریں کھڑی کر لیتے ہیں تو آپ کی زندگی بہت مشکل ہو جائے گی! اور ان دیواروں کو گرانے کیلئے آپکو یقینی طور پر ایمان کا قدم اُٹھانا پڑے جن کے پیچھے آپ کئی سالوں سے زندگی گزار رہے ہیں۔ لیکن جب آپ ایسا کر لیں گے تو آپ ایک نئی زندگی کا آغاز کریں گے! آپ اس قیدی کی طرح ہونگے جسے جیل سے رہا کیا گیا ہو۔ چونکہ ابھی آپ ان دیواروں کو گرا کر باہر آئے ہیں۔ اسلئے ابھی آپکو نہیں معلوم کے آپکا ردِ عمل کیسا ہونا چاہیئے۔ اسلئے آپکو پھر سے قدم اُٹھانا پڑے گا یہ جانتے ہوئے کہ آپ زخمی بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن آگے بڑھنے کیلئے ایسا کرنا ضروری ہے۔

آپ کہتے ہیں کہ "مَیں خوفزدہ ہوں!"، لیکن بائبل مقدس کہتی ہے "کیونکہ خُدا نے ہمیں دہشت کی روح نہیں بلکہ قدرت اور محبت اور تربیت کی روح دی ہے" اسلئے اگر آپ نے دیواروں کو خوف کی وجہ سے کھڑا کیا ہے تو آپ خُدا کے مطابق زندگی بسر نہیں کر رہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ دیواروں کو گرانے کا مطلب ہے کہ آپ دوبارہ زخمی ہو سکتے ہیں۔ لیکن میرے پاس آپ کیلئے ایک شاندار خوشخبری ہے۔ اگر آپ نئے سرے سے پیدا شدہ ایماندار ہیں تو شافی اور تسلی دینے والا آپکے اندر ہے۔ اور وہ آپکے زخموں کو شفاء دے سکتا ہے۔

اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں کہ ڈیو مجھے دوبارہ زخمی نہیں کرے گا اور یہ گارنٹی بھی نہیں کہ میرے بچے مجھے دوبارہ زخمی نہیں کریں گے۔ لیکن ایک بات کی گارنٹی ہے کہ اگر مَیں خُدا پر بھروسہ کروں تو وہ ہر چیز کو ٹھیک کر دے گا۔

اگر ہم شادی شدہ ہیں، ہمارے دوست اور دوسرے تعلقات ہیں اور پھر ہم اپنی زندگی میں دیواریں بھی کھڑی رکھیں تو یہ رشتے اور تعلقات استوار کرنے کا خُدا کا طریقہ نہیں ہے۔

یسعیاہ 1:26 میں لکھا ہے

"اس وقت یہوداہ کے ملک میں یہ گیت گایا جائے گا۔ ہمارا ایک محکم شہر ہے جسکی فصیل اور پشتوں کی جگہ وہ نجات ہی کو مقرر کریگا"

ایمپلیفائیڈ (Amplified) بائبل کے حاشیہ میں یہ لکھا ہے "خُدا تو میرے لئے مضبوط دیوار کی مانند ہے" خُدا آپکی حفاظتی دیوار بننا چاہتا ہے!

(گیت Rock of Ages راک آف ایجز، آیات ۳ اور ۴)

تو اسکی نگہبانی کرے گا

اور ہر پل اسے کامل اطمینان میں قائم رکھے گا

جسکا ذہن (اسکے خیالات اور کردار) ہر وقت تیری طرف مائل رہتا ہے

کیونکہ وہ خود کو تیرے ہاتھوں میں سپرد کرتا ہے

تجھ پر بھروسہ کرتا ہے

اور تیری اُمید پر اعتماد کرتا ہے

اسلئے خُداوند پر ہمیشہ بھروسہ کر (خود کو اُسکے حوالے کر، اُسکی اُمید پر اعتماد کر)

کیونکہ خُداوند خُدا ابدی چٹان ہے۔ شاندار!

کیا آپ جانتے ہیں کہ خُدا ان آیات میں کیا کہہ رہا ہے؟ آپ خود سے پوچھیں "کیا میرے پاس وہ اطمینان ہے جو خُدا کے عہد کے مطابق میرے پاس ہونا چاہئے؟" اگر آپ ایسا اطمینان چاہتے ہیں لیکن اسکا تجربہ نہیں کر پا رہے تو شاید اسکی یہ وجہ ہے کہ بجائے اسکے کہ خُدا آپکا خیال رکھے آپ خود ایسا کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں! اسلئے خُدا پر بھروسہ کرتے ہوئے کچھ دیواروں کو گر جانے دیں تو پھر آپ اسکے اطمینان کو حاصل کریں گے۔ آپ کچھ عرصہ کیلئے مصیبت میں رہیں گے کیونکہ اس دوران خُدا آپکے حالات کو بدل رہا ہے۔ اس لئے اُس پر بھروسہ کرنا طوفانوں میں اطمینان کا باعث ہوگا۔

اکثر ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ خُدا ہمیں ہماری مصیبت میں بالکل بھول گیا ہے۔ لیکن یہ ابلیس کا جھوٹ ہے! یسعیاہ 16,15:49 میں مرقوم ہے۔

"کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی ماں اپنے شیر خوار بچے کو بھول جائے اور اپنے رحم کے فرزند پر ترس نہ کھائے؟ ہاں وہ شاید بھول جائے پر مَیں تجھے نہ بھولوں گا۔ دیکھ مَیں نے تیری صورت اپنی ہتھیلیوں پر کھود رکھی ہے اور تیری شہر پناہ میرے سامنے ہے"۔

خُدا ہمیشہ ہماری حفاظت کیلئے فکر مند رہتا ہے۔ ہم نہ صرف اپنے جسمانی بلکہ جذباتی تحفظ کیلئے بھی خدا پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ حال ہی میں مَیں نے اور ڈیو نے خُدا کے تحفظ کا تجربہ کیا جب ہم شہر سے باہر تھے۔ ہم نے گاڑی کو ریسٹورانٹ کی پارکنگ میں کھڑا کیا۔ ڈیو آرڈر دینے اندر گیا جبکہ مَیں گاڑی میں بیٹھی تھی۔ کہ اچانک ایک گاڑی پیچھے سے ہماری گاڑی کے ساتھ زور سے آٹکرائی۔ لیکن ہماری گاڑی کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ کچھ دیر کے بعد جب ہم پارکنگ سے گاڑی نکال کر سڑک پر لا رہے تھے تو اچانک ایک کار تیزی سے ہماری گاڑی کے سامنے آئی اور ہماری گاڑی سے بال برابر فرق کے فاصلے سے کھڑی ہو گئی اور ٹکرانے سے بچ گئی۔ خُدا کے کلام کا شکر ہو۔ مَیں نے فوراً کہا "مَیں یسوع کے نام سے حادثے کی روح کو جھڑکتی ہوں!" میرا یقین ہے کچھ علاقوں میں کچھ خاص قوتیں

متحرک ہوتی ہیں۔ اور اس طرح کے واقعات ابلیس کے حملے ہوتے ہیں! یہ بات ممکن ہی نہیں کہ آپ ریسٹورانٹ کی پارکنگ میں آتے جاتے وقت حادثے کا شکار ہو سکیں! لیکن دونوں صورتوں میں خُدا نے ہماری حفاظت کی۔

جسمانی طور پر خُدا کی حفاظت کو سمجھنا آسان ہے۔ آپ جب اچانک کسی حادثے سے بچ جاتے ہیں تو آپ خُدا کے ہاتھ اور معجزانہ طور پر بچ جانے کو محسوس کر سکتے ہیں۔ لیکن وہ چاہتا ہے کہ ہم اس سے بڑھ کر توقع کریں۔ یعنی جذباتی حفاظت کیلئے بھی اس پر بھروسہ کریں۔ ہم صرف ایمان کے ذریعے اسکی جذباتی حفاظت کو حاصل کر سکتے ہیں! وہ چاہتا ہے کہ ہم اپنے ایمان کو استعمال کرتے ہوئے ان دیواروں کو گرادیں جو ہماری زندگی میں ہیں۔

جذباتی تحفظ کیلئے خُدا پر بھروسہ کریں

آپ کہتے ہیں ”مَیں یہ کام کرنے لگا ہوں کیونکہ کلام میں ایسا لکھا ہے۔ مجھے خُدا سے پیار ہے۔ اس لئے مَیں ایسا کرونگا لیکن مَیں بہت خوفزدہ ہوں!“ مَیں یہ سمجھ سکتی ہوں کہ آپ کیسا محسوس کرتے ہیں لیکن آپکو فتح میں آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ جیسے آپ ہر وقت خُدا پر جسمانی تحفظ کیلئے بھروسہ کرتے ہیں اسی طرح اس پر جذباتی تحفظ کے لئے بھی بھروسہ کریں۔

آپ اس وقت کا انتظار نہ کریں کہ جب تک آپ زخمی نہیں ہو جاتے تب تک آپ خُدا پر بھروسہ کرنا شروع نہیں کریں گے۔ بلکہ ہر وقت خُدا کے جذباتی تحفظ پر بھروسہ کرنا شروع کریں۔ ہر روز جب آپ لوگوں کے درمیان جاتے ہیں تو آپ کہہ سکتے ہیں ”خُدا مَیں تجھ پر جذباتی تحفظ کیلئے بھروسہ کرتا ہوں، مَیں ان دیواروں کو مزید اپنی زندگی میں کھڑا نہیں کرنا چاہتا! مَیں جذباتی طور پر رد کئے جانے سے بچنے کیلئے تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں!“

اگر ہم خوف میں زندگی بسر کرنے کی نسبت خُدا پر بھروسہ کرتے ہیں تو ہم رد کیئے جانے کے باعث تباہ نہیں ہوں گے۔ اگرچہ رد کیئے جانے کے حالات ہماری زندگی میں آئیں لیکن ہم پر انکا کوئی اثر نہ ہو گا۔

اسلئے آئندہ کے بعد نوکری پر جاتے وقت ان دیواروں کو گرا کر جائیں۔ اس طرح مت سوچیں، "یہ لوگ ایسی بات کرتے ہیں اسلئے مَیں انھیں مزید موقع نہیں دونگا! مَیں انکو دیکھ کر وہ کرونگا جو مَیں عموماً نہیں کرتا۔ کیونکہ مَیں انکے رد کرنے کو برداشت نہیں کرسکتا۔ اس لئے مَیں ایک کونے میں اکیلا بیٹھ کر کھانا کھاؤں گا کیونکہ وہ میری مسیحیت کو قبول نہیں کرتے۔ اور مَیں نے ان سے یہ بھی نہیں پوچھوں گا کہ کہ انکو میرے بالوں کا نیا سٹائل کیسا لگا۔ کیونکہ اگر انکو یہ پسند نہ آیا تو مَیں خود کو رد کیا ہوا محسوس کرونگا!"

زندگی گزارنے کا یہ کس قدر افسوسناک طریقہ ہے۔ خُدا نہیں چاہتا کہ آپ اس قسم کی زندگی گزاریں۔ آپکو اپنی آرام گاہ سے نکل کر یہ کہنا ہو گا "مَیں بادشاہ کا بیٹا ہوں! مَیں دوسروں کی طرح نہیں ہوں، لیکن خُدا کا شکر ہو کہ مَیں ایک منفرد شخصیت ہوں! اسلئے مَیں آج اس جگہ سے ایمان کے وسیلہ سے نکلوں گا! مَیں اپنی حفاظتی دیواروں کے بغیر باہر جاؤں گا! مَیں بہادری کا مظاہرہ کرونگا! آج مَیں خُدا پر بھروسہ کرونگا"۔

میرا یقین کریں یہ سب کرنے کیلئے ایمان کی ضرورت ہے! یہ کہنے کیلئے ایمان کی ضرورت ہے کہ "مَیں آج خُدا پر بھروسہ رکھتے ہوئے دیواروں کو گرا کر باہر جاؤں گا! مَیں ایمان سے اپنی دیواروں کو گراؤں گا اور مَیں تیری حفاظتی باڑ کو اپنے لئے مانگتا ہوں" ایسا کرنا بے فائدہ نہیں ہے!

باب پنجم

رد کئے جانے سے بچنے کے حفاظتی نمونہ جات

رد کئے جانے سے بچنے کا حفاظتی نمونہ نمبر 1:

اندرونی عہد و پیماں

ہماری زندگی کی خود ساختہ دیواروں کو بنانے کیلئے اہم ترین پتھر ہمارے وہ عہد و پیماں ہیں جو ہم اپنی حفاظت کیلئے اپنی ذات سے کرتے ہیں۔ کچھ وعدے ایسے ہیں جو ہم اپنی حفاظت کیلئے خود سے کرتے ہیں۔ اسکی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ اب دوبارہ کبھی بھی کوئی مجھے زخمی نہیں کر سکے گا۔

☆ جب مَیں اس صورتحال سے نکل جاؤں گا تو دوبارہ کوئی بھی مجھے دھکیل نہیں سکے گا!

☆ مَیں اب دوبارہ کسی کو قریب آنے نہیں دوں گا تاکہ کوئی مجھے زخمی نہ کر سکیں!

☆ اب دوبارہ کوئی بھی مجھے کنٹرول نہیں کر سکے گا!

☆ مَیں اب اپنی زندگی کی باگ دوڑ خود سنبھالوں گا اور اب کبھی کوئی مجھے نہیں بتائے گا کہ مجھے کیا کرنا ہے!

ہم ایک مرتبہ نہیں بلکہ بار بار اسطرح کے وعدے اپنی ذات سے کرتے رہتے ہیں۔ ہم یہ سب باتیں دل ہی دل میں خود کو سُناتے رہتے ہیں۔ کیا آپکے خیال میں پندرہ سال سے ایسے گھر میں پرورش پانے کے دوران جہاں ہر وقت بدسلوکی کا راج تھا مَیں نے کتنی مرتبہ یہ کہا ہو گا کہ ”اب دوبارہ کوئی بھی مجھے دھکیل نہیں سکے گا بس ایک بار

مَیں اس صورتحال سے نکل جاؤں"۔ اسی لئے خُدا کو دخل اندازی کرتے ہوئے مجھے سکھانا پڑا کہ اختیار کے نیچے کیسے رہنا ہے!

دیواریں رکاوٹیں بناتی ہیں

دُعا کیلئے قطاروں میں کھڑے لوگ مجھے اکثر بتاتے ہیں کہ "میرے ہر قسم کے لوگوں سے تعلقات بہت اچھے ہیں لیکن مَیں قربت کے تعلقات میں اچھا نہیں۔ مَیں کسی کے قریب نہیں ہو پاتا، میرے ساتھ کوئی مسئلہ ہے، ایسے لگتا ہے کہ جیسے کوئی رکاوٹ ہے۔ مَیں کسی لڑکی کے ساتھ باہر گھومنے بھی چلا جاتا ہوں۔ لیکن یہ کسی حد تک ٹھیک لگتا ہے لیکن جب یہ دوستی ایک مضبوط رشتے میں بدلنے لگتی ہے تو گڑبڑ ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ مَیں نہیں جانتا کہ میری مشکل کیا ہے۔ اور پھر مَیں پیچھے ہٹ جاتا ہوں اگرچہ کہ مَیں ایسا کرنا نہیں چاہتا"۔ اس مسئلے کی وجہ وہ اندرونی دیواریں ہیں جو عہد کی صورت میں ہم نے بنا رکھی ہیں۔ جو ہم بار بار دہراتے رہتے ہیں، "کوئی بھی میرے اتنے قریب نہیں آسکتا کہ مجھے زخمی کر سکے!" اور اس بات کے بارے میں کیا خیال ہے: "اب کوئی بھی مجھے دوبارہ کنٹرول نہیں کر سکے گا! مَیں اپنی زندگی کی باگ دوڑ خود سنبھالوں گا اور اب کوئی بھی مجھے یہ نہیں بتائے گا کہ مجھے کیا کرنا ہے!"

لوگ بہت سی باتوں کے تعلق سے اپنے دل میں عہد کرتے ہیں۔ بعض لوگ اس لئے بندھنوں میں ہیں کیونکہ اُنکے والدین کسی نہ کسی بات میں توازن کو قائم نہ رکھ سکے۔ مثال کے طور پر مَیں کافی عرصہ تک مَیں اپنے بچوں کو یہ سکھانے کی کوشش کرتی رہی کہ وہ درُست خوراک کھائیں۔ مَیں انھیں میٹھا تو بالکل بھی کھانے نہیں دیتی تھی۔ مَیں یہ کہتی "تم لوگ اسطرح کی کوئی چیز نہیں کھاؤ گے!" مَیں شاید حد سے زیادہ تجاوز کر گئی تھی۔ ہم اکثر ایسا ہی کرتے ہیں۔ مَیں اب سوچتی ہوں کہ مجھے کبھی کبھار میٹھا کھانے کی اجازت دینی چاہیئے تھی۔ لیکن مَیں نے میٹھا بالکل نہ کھانے کا قانون بنا دیا تھا۔ جسکے باعث انکی میٹھا کھانے کی خواہش مزید بڑھ گئی۔ مجھے شخصی طور پر میٹھے کے

ساتھ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ مَیں ایک یا دو چمچ میٹھا کھا کر مطمئن ہو جاتی ہوں۔ لیکن میرے بچے ایسے نہیں ہیں۔ انھیں میٹھا بہت پسند ہے اور انھیں ہر صورت میں میٹھا چاہئے! مَیں نے اپنے بچوں سے پوچھا کہ وہ میٹھا کیوں پسند کرتے ہیں۔ اور میرے خیال ہے کہ شاید اسکی وجہ میٹھا کھانے کی مکمل ممانعت تھی۔

اسطرح کی صورتحال میں بچے اپنے دل میں اسطرح کا عہد کر سکتے ہیں "ایک بار مَیں یہاں سے نکل جاؤں تو مَیں وہ سب کھاؤں گا جو مجھے مل جائے گا اور کوئی بھی مجھے کھانے پینے سے منع نہیں کر سکے گا!" اسطرح بہت سے افراد بعد میں کھانے پینے میں بد پرہیزی کا شکار ہو جاتے ہیں کیونکہ اسکی وجہ وہی عہد ہے جو وہ اپنے دل میں کر چکے ہیں۔

خُدا آپکے کھانے پینے میں بھی شامل ہونا چاہتا ہے! کیا آپ جانتے ہیں کہ اگر آپ نے اپنی زندگی میں دیواریں کھڑی کی ہیں تو یہ خُدا کی آواز کو سُننے میں مشکل پیدا کریں گی؟ لیکن جب آپکا شخصی تعلق خُدا کے ساتھ بڑھتا ہے اور آپ خُدا کے کلام کو اپنی زندگی میں جگہ دیتے ہیں تو وہ آپکے کھانے پینے کے معاملات میں آپکی مدد کرے گا۔ وہ آپ سے کہے گا "مَیں نہیں چاہتا کہ تم اسطرح کھاؤ!"

روپیہ پیسہ زندگی کا ایک اور حصہ ہے جس میں شاید آپ نے دیوار بنا رکھی ہے۔ شاید آپکے والدین آپکو اتنا پیسہ نہیں دیا کرتے تھے تا کہ آپ خرچ کر سکیں اور دوسرے بچوں کی نسبت آپکو کئی چیزوں کے بغیر زندگی گزارنی پڑی۔ شاید آپ نے صرف وہی پیسے خرچ کئے جو آپ نے کمائے اور بچائے، اور شاید پھر بھی آپ وہی چیزیں لے سکتے تھے جنکی آپکو ضرورت تھی اور وہ چیزیں خریدنے کی اجازت نہیں تھی جو آپ چاہتے تھے۔ شاید آپ معاشی آزادی نہ ہونے کے باعث اس حد تک پہنچ گئے ہوں کہ آپ نے خود سے عہد کیا ہو "ایک بار میں اس صورتحال سے نکل جاؤں تو پھر مَیں وہ خریدوں گا جو مَیں چاہتا ہوں اور جب چاہوں خریدوں گا!"

بے مقصد چیزیں خریدنے کی بیماری اسی اندرونی عہد و پیماں کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ کچھ لوگ خریدنے کی عادت کا شکار ہوتے ہیں وہ پیسہ خرچ کئے بغیر نہیں رہ سکتے! شاید آپکو ان باتوں کے متعلق سوچنے کی ضرورت ہے جو

آپ نے خود سے بار بار کی ہیں۔ مَیں یہ نہیں کہنا چاہتی کہ ہر بات بندھن بنانے کا باعث ہے۔ مَیں اُن خاص باتوں کی طرف اشارہ کر رہی ہوں جو ہم نے ارادتاً اور سوچ سمجھ کر کی ہیں۔ اندرونی عہد و پیماں وہ فیصلے ہیں جو ہم اپنی حفاظت کیلئے یا پھر اپنا خیال رکھنے کے لئے کرتے ہیں۔

اس بات کے بارے میں کیا خیال ہے؟"مَیں کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتا" آہ! مَیں نے کتنی ہی بار یہ جملہ کہا ہے! مَیں مردوں پر بھروسہ نہیں کر سکتی! تمام مرد ایک جیسے ہیں! میرا مقصد بہت سختی کرنا نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے کہ کچھ خواتین شادی کے بعد مشکل کا سامنا کرتی ہیں۔ خاص طور پر جنسی تعلقات میں۔ اسکی وجہ وہ بات ہے جو وہ خود کو سُناتی ہیں "تمام مرد صرف ایک ہی چیز کے پیچھے ہیں!" اور جب ازدواجی تعلقات کہ معاملات کو درست کرنا چاہتی ہیں تو شاید آپ خود کو یہ سُناتی ہیں "تم مجھ سے سچا پیار نہیں کرتے! تم مجھ سے اس وقت پیار کا اظہار کرتے ہو جب تم جنسی تعلق کی خواہش رکھتے ہو!" آپ خود کو جو بھی غلط اور منفی باتیں سُناتی ہیں انکے تعلق سے خبردار رہیں۔

دیواریں شمولیت سے روکتی ہیں

ہماری سوچ کا غلط نظام ہمیں لوگوں کے کسی خاص گروہ کے ساتھ شامل ہونے یا ان سے دور کرنے کا سبب ہے۔ شاید رد کئے جانے اور کسی اندرونی زخم کے باعث ہم کہتے ہیں "مَیں اب دوبارہ اس گروپ کے ساتھ شامل نہیں ہوں گا" اسطرح ہم خود کو تنہا اور علیحدہ کر لیتے ہیں۔

کئی سال پہلے مَیں نے ایک مسیحی گروپ کے باعث شدید تکلیف اُٹھائی۔ اور واقعی میرے ساتھ بُرا سلوک ہوا تھا۔ مَیں نے اس سے پہلے اتنی جذباتی تکلیف نہیں اُٹھائی تھی! مَیں نے ان لوگوں پر بہت بھروسہ کیا تھا۔ لیکن مجھے اس جذباتی تکلیف سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے تین سال لگ گئے۔ میری زندگی مَیں بڑی دیواریں کھڑی

ہو چکی تھیں۔ اور میرا ارادہ مضبوط تھا۔ مَیں نے خود سے کہا" آئندہ کے بعد کوئی بھی اس طرح مجھ سے برتاؤ کرنے کے قابل نہیں ہو گا! خُدا کا آپکی کلیسیائی زندگی کیلئے ایک ایسا منصوبہ نہیں ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ کلیسیاء کا ہر ممبر بدن میں شمولیت اختیار کرے۔

خُدا نے مجھے کلیسیاء میں شمولیت کی ایک شاندار مثال دی۔ ایک دن مَیں نے اپنے ہی پاؤں پر پاؤں رکھ دیا جسکے باعث مجھے بہت تکلیف ہوئی! اور مَیں نے جھٹکے کے ساتھ اپنے پاؤں کو ہوا میں جھٹکا دیا اور جب میرا پاؤں ابھی ہوا ہی میں تھا تو خُدا نے مجھے کہا" جو ئیس غور کرو کہ جب تم نے اپنے ہی پاؤں کے باعث تکلیف اُٹھائی تو تم نے اس پاؤں کو فوراً اوپر اُٹھالیا تاکہ اسے دوبارہ تکلیف نہ ہو لیکن جسم کے عضو ہونے کی وجہ سے تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم اس پاؤں کو دوبارہ زمین پر رکھو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس پاؤں کو شاید دوبارہ بھی ایسی ہی تکلیف اُٹھانی پڑی!" یہ بات درست ہے۔ مَیں اس وقت تک دوبارہ چلنے کے قابل نہ تھی جب تک کہ مَیں نے پاؤں کو دبارہ زمین پر نہیں رکھا۔

اگر آپکی کلیسیاء یا خاندان میں کوئی آپ کو تکلیف پہنچاتا ہے تو آپکا فوری ردِ عمل یہ ہوتا ہے کہ آپ خود کو اس سے علیحدہ کر لیتے ہیں۔ خُدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ دوسروں کے ساتھ دوبارہ شامل نہ ہونے کا مطلب ہے کہ آپ ساری زندگی ایک ہی ٹانگ پر کھڑے ہو کر چلنے کی کوشش میں لگے رہیں۔ آپ اپنی مرضی اور چناؤ کے باعث خود کو اپاہج بناتے ہیں اور آپ کا صرف اتنا ہی کہنا کافی ہوتا ہے" آہ! یہ بہت تکلیف دہ ہے!" "مَیں اب دوبارہ ایسا نہیں ہونے دوں گا" آپ دیوار کھڑی کرتے ہیں اور خود کو علیحدہ کر لیتے ہیں۔

ردکئے جانے سے بچنے کا حفاظتی نمونہ نمبر 2:

دکھاوا

اندرونی طور پر عہد و پیماں کر کے خود کو رد کیئے جانے سے محفوظ رکھنے کے علاوہ مَیں یہ دکھاوا بھی کرتی کہ مجھے تو بالکل بھی پرواہ نہیں! تم مجھے تکلیف نہیں پہنچا سکتے کیونکہ مجھے اسکی پرواہ نہیں!

شاید کوئی شخص آپ سے یہ کہتا ہے "کیا آپکو اس بات سے تکلیف پہنچی؟" آپ کا جواب یہ ہوتا ہے "نہیں مجھے اسکی پرواہ نہیں، مجھے اس بات سے کوئی پریشانی نہیں؟!" کلامِ مقدس میں بہت شاندار حوالہ جات ہیں جو دکھاوے اور ریاکاری کو جانچنے کیلئے ہماری راہنمائی کرتے ہیں۔ مثلاً زبور 6:51 میں لکھا ہے

"دیکھ تو باطن کی سچائی پسند کرتا ہے اور باطن ہی میں مجھے دانائی سکھائے گا"

مَیں کڑواہٹ کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی۔ اسکی نسبت مَیں خوش رہوں گی! مَیں وہ شخص ہوں جو کئی سالوں تک کڑواہٹ کا شکار رہی۔ میَں دل ہی دل میں یہ کہتی تھی "کسی کو میری ضرورت نہیں ہے؟ مَیں اپنا بندوبست خود ہی کر لونگی!" لیکن اب مَیں ایسی زندگی نہیں گزارتی کیونکہ مَیں نے خُدا کی شفاء کو حاصل کر لیا ہے۔

دکھاوا اور بہانہ بازی کرنے والے لوگ دوسروں سے پیار کرنے کے قابل نہیں رہتے اور انکے لئے دوسروں کے ساتھ تعلق یا رشتہ استوار کرنا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن یہ دکھاوا صرف عورتوں تک محدود نہیں ہے۔ مرد بھی اپنی مردانگی اور بہادری کو ثابت کرنے کیلئے دکھاوا کرتے ہیں۔ بعض اوقات مرد حضرات بھی تکلیف اور درد محسوس کرتے ہیں لیکن وہ اس بات کو قبول نہیں کرتے۔ وہ یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ انکی بیویاں اپنی تکلیف اور درد انکو بتائیں۔ میرے خیال میں اسطرح خواتین خود کو رد کیا ہوا محسوس کرتی ہیں کیونکہ وہ خوشی اور غمی دونوں کو بانٹنا چاہتی ہیں۔

یوحنا 32:8 کے مطابق

"اور سچائی سے واقف ہوگے اور سچائی تم کو آزاد کرے گی"

در حقیقت سچائی کے علاوہ آپکو کوئی بھی چیز آزاد نہیں کرے گی! لیکن اسکے باوجود ہم اکثر ایمان پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے اوراپنی ذات اور خدا کے ساتھ دیانت دار ہونے کو غلط ملط کر دیتے ہیں۔ اور اس بات کو بھی کہ ایمان میں کیسے چلیں۔

اگر آپ ہر دو سیکنڈ کے وقفہ کے بعد چھینک مارتے ہیں اور پانی آنکھوں سے جاری ہوتا ہے تو ہر کوئی کہے گا "آپ تو بیمار لگتے ہیں" تو آپکو یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ آپ بیمار نہیں ہیں۔ لیکن آپ کہیں گے "لیکن اگر مَیں یہ مان لوں کہ مَیں بیمار ہوں تو مَیں شفاء کیسے پاؤں گا؟ مَیں تو شفاء کیلئے ایمان رکھے ہوئے ہوں!" تو آپ یہ کیوں نہیں کہہ سکتے: "مَیں بہتر محسوس نہیں کر رہا، آپ نے دُرست کہا۔ بیماری کے کافی نشانات ہیں لیکن مَیں شفاء کیلئے خُدا پر ایمان رکھتا ہوں۔

اگرچہ اس وقت مَیں اچھا محسوس نہیں کر رہا لیکن میرا ایمان ہے کہ جو مجھ میں ہے وہ اس سے بڑا ہے جو دُنیا میں موجود ہے (یوحنا 4:4)۔ اس لئے مَیں آپکا احسان مند ہوں گا اگر آپ میرے ساتھ اس بات پر متفق ہوں کہ خُدا مجھے اس سے بیماری سے شفاء دے کر اُٹھا کھڑا کریگا" آپ اس طریقہ سے ایمان میں زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ آپکو جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی یہ تاثر دینے کی ضرورت ہے کہ آپ احمق ہیں۔

اس وقت کیا ہوگا جب آپکا ساتھی کارکن آپکو دیکھتا ہے کہ آپ واقعی بیمار ہیں۔ تو آپ کہیں گے "نہیں مَیں بیمار تو نہیں ہوں؟" بعد میں وہ شاید آپکی گاڑی پر لگا مسیحی اسٹکر دیکھ کر کہے گا "یہ بھی ان ہی لوگوں میں سے ایک ہے۔ ہاں، اُنھیں ایک میں سے جو خود کو زیادہ پاک اور روحانی سمجھتے ہیں اور ایسے لوگوں سے تو بات کرنے کو بھی دل نہیں چاہتا جو حقیقت پسند نہیں ہیں!"

اور ایسے شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو آپ کو تکلیف پہنچاتا ہے اور بعد میں آپ سے کہے "مجھے معاف کر دیں مَیں نے آپکو دُکھ دیا" آپ شکریہ کہنے کی بجائے یہ کہتے ہیں "نہیں نہیں کوئی بات نہیں آپ نے مجھے کوئی تکلیف نہیں دی"۔

ہم حقیقت پسند اور سچائی کو تسلیم کیوں نہیں کرتے؟ میری ایک خوبی یہ ہے کہ مَیں دیانتدار ہوں۔ لیکن مَیں اپنی زندگی میں ہمیشہ ہی سے دیانتدار نہیں تھی۔ لیکن یہ خُدا کی ایک نعمت ہے! میرا یقین ہے کہ اگر خُدا نے مجھے دیانتدار ہونے کی نعمت سے نہ نوازا ہوتا تو مَیں زندگی کی ان بُری باتوں سے جنکو مَیں نے برداشت کیا کبھی نہ نکل پاتی ۔

لوگ ہر وقت مجھے کہتے ہیں کہ ہمیں آپکی تعلیم بہت پسند ہے کیونکہ آپ دیانتدار ہیں! آپ وہی بتاتی ہیں جو ہوتا ہے۔ آپ کا رویہ ایسا نہیں ہوتا کہ میری زندگی میں کوئی مشکل نہیں تھی! اور یہ اس لئے ہے کیونکہ مجھے کوئی اور طریقہ نہیں معلوم۔ میرا خیال ہے کہ اگر مَیں دکھاوے اور جھوٹ کا سہارا لوں تو کبھی بھی لوگوں کو سکھا نہیں سکوں گی۔

ڈیو اور مَیں ایک دوسرے کے ساتھ حقیقت پسندانہ رویہ اختیار رکھتے ہیں۔ بعض اوقات مَیں ڈیو کو کہتی ہوں کہ میرے ساتھ ایسا ہو گیا ہے اور مجھے بہت تکلیف پہنچی ہے۔ میرے لئے دُعا کرو کہ مَیں اس پر قابو پاؤں اور ٹھیک ہو جاؤں۔

زندگی کے کئی سال مَیں نے بہت بڑے بہانے باز کی طرح گزارے ہیں۔ درحقیقت میری تمام زندگی دکھاوا اور دھوکا تھی۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو درد اور زخموں سے بھرے ہیں۔ لیکن اسکے باوجود وہ دکھاوا اور دھوکا کرتے ہیں اور کہتے ہیں، "مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا!" ایسے لوگ محض دیواریں کھڑی کرتے اور خود کو دھوکا دیتے ہیں۔

حال ہی میں میرا ایک ساتھی کارکن جس نے کچھ عرصہ نفسیات کا مطالعہ کیا ہے میرے ساتھ دفاعی حکمتِ عملی اور نظام پر بات چیت کی۔ اس نے مجھے بتایا کہ کچھ لوگ اپنے کسی عزیز کی وفات کا سامنا کرنے کا یہ طریقہ استعمال کرتے ہیں کہ گویا وہ شخص مرا نہیں۔ وہ اس بات کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے! مَیں اسکا سامنا نہیں کروں گا!

یہ بہانہ اور دھوکا ہے۔ آپ خود کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ آپکو حقیقت کا سامنا کرنے کی ضرورت ہے! آپکو یہ کہنے کی ضرورت ہے "وہ شخص تو انتقال کر گیا ہے اور یہ تکلیف دہ بات ہے! مَیں اس شخص کو یاد کروں گا کہ وہ میری زندگی کا اہم حصہ تھا یا تھی۔ لیکن خُدا مجھ سے دست بردار نہیں ہوا۔ اگر مجھے اس نے یہاں اکیلا چھوڑا ہے تو لازمی طور پر میرے لئے اب بھی بہت کچھ ہے۔ اسلئے مَیں آگے بڑھوں گا اور تلاش کروں گا کہ وہ کیا ہے جو میرے لئے اب بھی باقی ہے۔ اس وقت مجھے شفاء اور بحالی کی ضرورت ہے۔ اور یسوع کے وسیلہ سے مَیں ان حالات میں سے گزر جاؤں گا!"

اگر آپ اپنے کسی عزیز کے انتقال پر حقیقت کا سامنا نہیں کرتے اور جب آپ درد محسوس کرتے ہیں تو آپ دیواریں کھڑیں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسا کرنے سے آپ عمر بھر تکلیف میں زندگی گزاریں گے۔

کیا آپ بھی زندگی میں دکھاوے اور دھوکے کا سہارا لیتے رہے ہیں؟ کیا آپ لوگوں کے ساتھ حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کرنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں؟

افسیوں 4:15 میں لکھا ہے

"بلکہ محبت کے ساتھ سچائی پر قائم رہ کر۔۔۔۔۔"

اب سچ بولنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ کسی کے بالوں کو دیکھ کر کہیں کہ تمہارے بال کتنے بُرے لگتے ہیں! اگر ہم ایسا کریں گے تو یقینی طور پر ہمارا کوئی دوست نہیں بنے گا! مَیں نے اسطرح کی بہت حرکات کی ہیں۔ مَیں سچ بولنا جانتی ہوں لیکن میرے پاس حکمت نہیں تھی۔ افسیوں 4:15 میں مزید لکھا ہے

"اور اسکے ساتھ جو سر ہے یعنی مسیح کے ساتھ پیوستہ ہو کر ہر طرح سے بڑھتے جائیں"

اس لئے ہمیں بناوٹی اور دھوکے کی زندگی گزارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں اس بات کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے کہ ہم یہ ثابت کریں کہ ہم کتنے بڑے روحانی ہیں! رد کئے جانا تکلیف دہ بات ہے! لیکن خود کو دھوکا دیئے بغیر ہم مسیح میں اسکا سامنا کر سکتے ہیں!

رد کئے جانے سے بچنے کا حفاظتی نمونہ نمبر 3:

اپنا دفاع خود

ہم اپنے رد کئے جانے کا دفاع مختلف طریقوں سے کرتے ہیں۔ کبھی ہم غصے کے ذریعے اپنا دفاع کرتے ہیں: "تم مجھے تکلیف دے رہے ہو، اس لئے میرا دماغ خراب نہ کرو ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا! مَیں تم پر غضب ناک ہو کر ساری تکلیف تمہارے اوپر لاؤں گا۔ جتنا تم نے مجھے ستایا ہے اس سے دو گنا مَیں تمہیں ستاؤں گا۔ تم مجھے تکلیف دے رہے ہو۔ لیکن مَیں اسکا بدلہ تم سے لوں گا!"

جب مجھے کوئی دُکھ پہنچاتا ہے تو مَیں چاہتی ہوں کہ اسے بٹھا کر اسے سکھاؤں اور درست کروں تاکہ وہ دوبارہ مجھے تکلیف نہ دے۔ آپ نے دیکھا مَیں کتنا اچھی معلم ہوں۔ میرا تعلیم دینے کا توڑا پلپٹ پر ہی کام نہیں آتا! لیکن لوگ ہر وقت اس بات کیلئے تیار نہیں ہوتے کہ وہ سیکھیں۔ اسلئے مجھے یہ سیکھنے کی ضرورت تھی کہ اپنے توڑے کو کب استعمال کروں اور یہ بھی سیکھوں کہ ہر وقت دوسروں کو سکھانے کی کوشش نہ کروں۔ جب ہم لوگوں کو وہ سب چیزیں بتاتے ہیں جو انھیں ہماری خوشی کیلئے کرنا چاہیں تو وہ انکے لئے قانون بن جاتا ہے۔ اسکی مثال ملاحظہ کریں:

ڈیو میرے لئے بہت اچھا ہے۔ وہ شاندار ہے! لیکن کچھ باتیں ہیں جن میں وہ دوسروں سے بہتر ہے۔ ڈیو ایسا شخص نہیں جو تحفے تحائف خریدنا اتنا زیادہ پسند کرتا ہو۔ وہ میرے لئے کچھ بھی خریدے گا جو مجھے چاہیئے اور جو ہم

خریدنے کی سکت رکھتے ہیں۔ وہ کہے گا" تمہیں کیا چاہئے؟ چلو بتاؤ مَیں تمہیں ساتھ لے جاؤں گا اور وہ چیز تمہیں لے دوں گا"۔لیکن وہ ہمیشہ یہ کہتا ہے "اس بات کا کیا فائدہ کہ مَیں بازار جاؤں اور کوئی چیز تمہارے لئے لے آؤں! تم ہمیشہ وہ چیز واپس کرواتی ہو! کبھی تمہیں رنگ پسند نہیں، تو کبھی یہ اور کبھی وہ!

لیکن خواتین کو اس بات سے غرض نہیں کہ انکے شوہر کو وہ تحفہ واپس بھجوانا یا تبدیل کروانا پڑے گا۔ ان کو صرف اس بات سے غرض ہے کہ انکا شوہر شاپنگ مال پر ادھر اُدھر دھکے کھاتا انکے لئے کچھ تلاش کر رہا ہے۔ بیویوں کو اس سے غرض نہیں کہ تحفہ انکی پسند کا ہے یا نہیں۔ اس سے انھیں کوئی فرق نہیں پڑتا وہ صرف یہ جاننا چاہتی ہیں کہ انکا شوہر باہر کوشش اور جستجو کر رہا ہے۔ وہ یہ جاننا چاہتی ہے کہ پیسے کے علاوہ شوہر کو کوئی اور قیمت بھی ادا کرنی چاہئے!

ایک دفعہ ڈیو اور مَیں ماؤں کے عالمی دن کے موقع پر ہفتے کے اختتام پر شہر سے باہر تھے۔ اس سے پہلے میرے بچے مجھے باہر کھانے کی دعوت پر لے جا چکے تھے۔ اس دن مَیں، ڈیو اور ہماری ایک بیٹی ساتھ تھے۔ اور شاید میرے علاوہ کسی اور کو یہ یاد نہیں تھا کہ آج ماؤں کا عالمی دن ہے۔ بالآخر مَیں نے اپنی بیٹی سے کہا "کیا تم مجھے مبارکباد نہیں دو گی، آج ماؤں کا دن ہے"، تو وہ فوراً بولی "ماؤں کا عالمی دن مبارک ہو!" ہم سب چرچ جانے کی تیاری کر رہے تھے۔ اس لئے ہم سب مصروف تھے مَیں نے ڈیو سے کہا، "تم نے ماؤں کے دن کیلئے میرے لئے کونسا تحفہ خریدا ہے؟ تو اس نے کہا کہ "تم جو چاہو وہ مل جائے گا"۔ مَیں نے دوبارہ کہا کہ نہیں، "تم نے میرے لئے کیا خریدا ہے؟" ڈیو نے کہا کہ "تم کیا چاہتی ہو؟"

مَیں سارا دن اس آزمائش سے لڑتی رہی کہ ڈیو کو سکھانے کی کوشش کروں کہ "جان مَیں تمہیں پیار سے یہ سکھانا چاہتی ہوں کہ تم مجھے تکلیف پہنچا رہے ہو!" لیکن ایسا کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوتا! لیکن اگر مَیں ایسا کرتی تو کیا آپ جانتے ہیں کہ اسکا کیا نتیجہ ہوتا؟ اگلے کسی تہوار پر ڈیو کو مجبوراً میرے لئے کوئی تحفہ خریدنا پڑتا تاکہ مجھے خوش کر سکے۔ اور اسکے تحفے کی میرے لئے کوئی اہمیت نہ ہوتی کیونکہ یہ اسکے دل سے دیا گیا تحفہ نہ ہوتا۔ اُس دن

دوپہر کو ہمارے پاس وقت تھا اس لئے مَیں نے کہا کہ چلو شاپنگ مال چلتے ہیں! جب ہم وہاں پہنچے تو مَیں نے ڈیو سے کہا کہ وہ میرے لئے کچھ خریدے؟ اس نے کہا "کیوں نہیں، تمہیں کیا چاہیئے؟" اس نے میرے لئے ایک خوبصورت کپڑوں کا جوڑا خریدا۔ لیکن مجھے یہ تحفہ زیادہ پسند آتا اگر یہ فرق طریقے سے دیا جاتا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ ڈیو مجھ سے پیار کرتا ہے اسکے اندر بہت سی ایسی خوبیاں ہیں جو دوسروں میں نہیں ہیں۔ اور وہ ایسے بہت سے کام کرتا ہے جو دوسرے نہیں کرتے۔ اسلئے مَیں اس ایک بات کیلئے کیوں پریشان ہوں؟

آپ چاہے جس کے بھی ساتھ ہوں لوگ کبھی بھی آپکو سو فیصد طور پر خوش نہیں کریں گے۔ اسلئے مَیں ڈیو کو بٹھا کر سمجھانے کی آزمائش کو دبائے رکھوں گی کہ وہ کیسے میرا خیال رکھے تا کہ میرے جذبات مجروح نہ ہو سکیں ۔ ہمیں اپنے دفاع کیلئے خُدا کی طرف رجوع کرنا چاہے۔

جب ہم اپنے کسی تعلق یا رشتے کیلئے بہت سی ہدایات ترتیب دیتے ہیں تو در حقیقت یہ اپنا دفاع کرنے کا عیارانہ طریقہ ہے! ہم لوگوں کو یہ بتانے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ کیسا برتاؤ کریں تا کہ ہمیں اپنی حفاظت کیلئے دیواریں کھڑی نہ کرنی پڑیں! جب ہم اس قسم کے مکاشفات دوسروں کو منتقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو دراصل لوگوں کو شریعت اور قانون کے دائرے میں لے آتے ہیں! لیکن اگر خُدا انکو یہ مکاشفہ دے تو وہ سیکھیں گے اور یہ مستقل ہو گا اور خوشی کے ساتھ ہو گا۔

ردکئے جانے سے بچنے کا حفاظتی نمونہ نمبر 4:

لفظی دفاع

جب ہم لفظی دفاع کا حفاظتی طریقہ استعمال کرتے ہیں تو ہم لوگوں کو یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم۔ ٹھیک ہیں۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ یسوع نے کبھی اپنا دفاع نہیں کیا۔ کلام مقدس میں لکھا ہے،

”نہ وہ گالیاں کھا کر گالی دیتا تھا اور نہ دُکھ پا کر کسی کو دھمکاتا تھا بلکہ اپنے آپکو سچے انصاف کرنے والے کے سپرد کرتا تھا“(1پطرس23:2)

یسوع خُدا کی خدمت کیلئے پھرتا، بھلائی کرتا، خاص طور پر انکے ساتھ جو ابلیس سے دُکھ اُٹھا رہے تھے۔ جب ہم خود کو خُدا کے سپرد کرتے ہیں اور اسکی خدمت میں مصروف رہتے ہیں بہ نسبت اس بات کے کہ اپنا دفاع کرنے کی کوشش میں لگے رہیں تو دیواریں گر جائیں گی۔ ہماری طرز زندگی سے دوسروں پر یہ ثابت ہونا ضروری ہے کہ ہمارا دل ٹھیک ہے۔ بجائے اسکے کہ ہم لفظی طور پر اپنا دفاع کرنے کی کوشش کریں۔

اگر آپ نے اپنا دفاع خود کرنے کا قصد کر رکھا ہے تو مَیں چاہوں گی کہ آپ یاد رکھیں کہ یسوع ہمارے لئے شفاعت کرنے والا ہے۔ اسکا مطلب ہے کہ وہ ہمارا وکیل ہے۔ جو ہمارا مقدمہ لڑتا ہے۔ اسے اپنا دفاع بنائیں۔

رد کئے جانے سے بچنے کا حفاظتی نمونہ نمبر5:

تحفظ خریدنا

کیا آپ لوگوں کو اس لئے برکت دیتے ہیں کہ آپ ان سے پیار کرتے ہیں یا اس لئے کہ تاکہ وہ آپ کو پیار کریں؟ ایک وقت تھا جب مَیں تحفظ کو خریدنے کی کوشش میں لگی رہتی تاکہ مجھے رد نہ کیا جائے۔ میرا خیال تھا کہ اگر مَیں لوگوں کے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کروں گی، انھیں تحفے دوں گی تو مَیں خود کو انکے رد کئے جانے

سے بچائے رکھوں گی۔ جب مَیں اپنے خاص تعلقات میں اس بات کو یقینی بنانا چاہتی کہ آیا مَیں قابل قبول ہوں اور رد نہیں کی گئی تو مَیں نے اس طریقہ کو خوب استعمال کیا۔

لیکن مَیں اس طرح سے دھوکا کھاتی گئی۔ مَیں سمجھتی تھی کہ مَیں واقعی خُدا کی محبت میں چل رہی ہوں۔ اور مَیں ایسا ہی کرتی رہی جب تک خُدا نے مجھ پر یہ ظاہر نہ کر دیا کہ مَیں لوگوں کو مفت پیار نہیں دے رہی بلکہ میرے پیار کے پیچھے ذاتی مقاصد تھے۔ مَیں لوگوں سے اسلئے پیار کرتی تھی تاکہ وہ بدلے میں مجھ سے پیار کریں تاکہ مَیں رد کئے جانے سے بچی رہوں۔

جب آپ کسی کو تحفہ دیتے ہیں تو اسکا مقصد خوشی سے دینا ہونا چاہئے نا کہ اس غرض سے کہ آپ لوگوں کو اپنے قابو میں کرنے کی کوشش کریں اور وہ یہ محسوس کرنا شروع کر دیں کہ آپ پر احسان کیا گیا ہے اور اب وہ آپکے مقروض ہیں۔ ہم میں سے اکثر یہ سوچتے ہیں، ”خیر مَیں بھرپور کوشش کروں گا کہ تم مجھے رد نہ کر سکو! مَیں تمہارے ساتھ اتنا اچھا برتاؤ کرونگا۔۔۔ تمہارے ساتھ بہت اچھی طرح پیش آؤنگا۔۔۔ اور مَیں تمہارے لئے وہ کچھ کروں گا تاکہ تم ہر وقت میرے قریب رہنا پسند کرو!“

مَیں ایک عورت کو جانتی ہوں جو اپنی زندگی میں رد کئے جانے کی جڑ رکھتی ہے۔ وہ غیر محفوظ ہونے کی روح کا بُری طرح سے شکار ہے۔ اور وہ اپنے تعلقات لوگوں سے اسلئے خراب کر لیتی ہے کیونکہ وہ اپنے رویے سے انکا ناک میں دم کر دیتی ہے۔ وہ جیسے ہی کسی شخص کو دیکھتی ہے جو اسے توجہ دے اور جسکا مقصد تعلق اور دوستی کو بڑھانا ہو۔ یعنی دوست کے طور پر یا پھر محبوب کے طور پر تو وہ لوگوں کو تحفے اور کارڈ بھیجنا شروع کر دیتی ہے اور بار بار انھیں فون کرتی ہے۔ وہ حد سے تجاوز کر جاتی ہے، اسکا رویہ غیر متوازن ہے۔

اگر آپ اس خاتون سے پوچھیں تو وہ کہے گی کہ وہ یہ سب پاک روح کی راہنمائی میں کر رہی ہے۔ وہ بتائے گی کہ ”مَیں تو لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی کوشش کر رہی ہوں!“ لیکن وہ اس حقیقت کا سامنا نہیں کر رہی

کہ وہ دوست خریدنے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ اپنے لئے تحفظ خریدنے کی کوشش کرتی ہے تا کہ اسے رد نہ کیا جائے!

جب ہم توازن کو قائم نہیں رکھتے تو ہم دوسروں کیلئے ناقابلِ برداشت ہو جاتے ہیں۔ تب ہمارے نیک نیتی پر مبنی تمام اعمال کا لوگوں پر اُلٹا اور منفی اثر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ لوگ محسوس کر لیتے ہیں کہ جو کچھ انکے ساتھ کیا جا رہا ہے اسکے پیچھے درست روح نہیں ہے۔

آپکی زندگی میں رد کئے جانے سے بچنے کا کونسا حفاظتی نمونہ پایا جاتا ہے؟ آپکو ایسے تمام نمونوں کی نشاندہی کرنے کی ضرورت ہے تا کہ خُدا آپکو رہائی بخشے۔ وہ رہائی جسکا تعلق رد کئے جانے کی جڑ سے ہے!

باب ششم

رد کیا جانا اور کاملیت

لوگوں سے برتاؤ کرتے وقت ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اُن کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ کامل رویے کو اپنی زندگی سے ظاہر کر سکیں۔ چاہے لوگ کتنے ہی شاندار کیوں نہ نظر آئیں۔ یہ انکے لئے ممکن نہیں ہے۔ یہ توقع نہ کریں کہ وہ غلطی نہیں کریں گے یا وہ کوئی غلط بات نہیں کریں گے۔ آپس کے تعلقات میں جو بات مشکل پیدا کرتی ہے وہ ہے کاملیت کی غیر حقیقت پسندانہ توقعات ہیں۔

ہمارا فطری رحجان ہے کہ ہم دوسروں کو بدلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم انکی تربیت اسطرح کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ ہمیں مزید دُکھ نہ پہنچا سکیں۔ ہم انکیوبیٹر (Incubator) طرز کی زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسی جگہ جہاں کوئی چیز ہمیں تکلیف نہیں دے سکتی۔

بہت سے لوگ اپنی زندگی کا کافی حصہ اس بات کا اعلان کرنے میں گزار دیتے ہیں، ''مَیں مزید یہ دُکھ نہیں اُٹھاؤں گا!''

وہ رد کئے جانے سے بچنے کیلئے انتہا تک چلے جاتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی ہولناک بنا لیتے ہیں کیونکہ وہ خود کو دوسرے لوگوں سے علیحدہ کر کے اور دوسرے لوگوں کے ساتھ گھلنے ملنے سے پرہیز کرتے ہوئے تنہائی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کچھ لوگ کسی حد تک لوگوں کے ساتھ گھل مل جاتے ہیں لیکن اسوقت پیچھے ہٹنا شروع ہو جاتے ہیں جب تعلقات قربت کا رخ اختیار کرنا شروع کرتے ہیں۔ وہ مزید گھلنے ملنے یا تعلقات کو آگے بڑھانے سے انکار کر دیتے ہیں۔ خود کو ایک قسم کے درد سے بچانے کیلئے ایسے لوگ اپنے لئے مزید دوسرے مسائل پیدا کر لیتے ہیں۔

تنہائی اذیت ناک ہے! یہ کس قدر اذیت ناک ہے۔ اسکا اندازہ اس طرح لگایا جاسکتا ہے کہ آپ دوسرے لوگوں کو تو آپس میں میل جول کرتا اور اچھے تعلقات استوار کرتا ہوا دیکھتے ہیں لیکن آپ خود اکیلے اور تنہاہ ہیں، اور وہ اس لئے کہ آپ نے اپنے گرد نام نہاد حفاظتی دیوار بنا رکھی۔ اگر آپکا تعلق اس قسم کے لوگوں میں سے ہے تو میرا ایمان ہے کہ یہ کتاب آپکے لئے معاون ثابت ہوگی۔ میرا یقین ہے کہ اس تعلیمی کتاب پر عجیب طرح کا مسح ہے تاکہ خُدا ان لوگوں کو رہا کرے جو رد کئے جانے کے باعث دُکھ اُٹھا رہے ہیں!

کاملیت: تحفظ کا ذریعہ

پچھلے باب میں ہم نے ان مختلف طریقوں پر غور کیا جو لوگ اپنے تحفظ اور مزید جذباتی درد سے بچنے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ ہم نے سیکھا کہ ان میں سے ایک طریقہ تحفظ خریدنا ہے۔ اس باب میں ہم یہ سیکھیں گے کہ کس طرح لوگ اپنی کاملیت کے ذریعے رد کئے جانے سے بچنے کو خریدنے کی کوشش کرتے ہیں۔

کاملیت پسندی کیا ہے؟ یہ کہنا کہ ”مَیں بھرپور کوشش کروں گا کہ تم مجھے رد نہ کر سکو! مَیں کامل ہوں گا اور تم کبھی بھی میرے اندر کوئی نقص نہیں ڈھونڈھ سکو گے! اور اگر تم میرے اندر کوئی نقص نہیں پاؤ گے تو قدرتی طور پر تم مجھ سے پیار کرو گے! تم مجھے کبھی بھی رد نہیں کرو گے کیونکہ مَیں کبھی کوئی ایسی بات یا حرکت ہی نہیں کرونگا جو تمہیں بُری لگے یا تم غصے میں آجاؤ!“ انگریزی لغت کے مطابق لفظ (perfection) یا کاملیت کا مطلب ہے: کسی بات کی کمی نہ ہونا، اعلیٰ معیار پر ہونا، بغیر نقص کے، بالکل عین مطابق، غلطی سے پاک، بے عیب، بہترین ہونے کا اعلیٰ ترین درجہ۔ دُنیاوی لحاظ سے یہ تعریف درست ہے لیکن روحانی زندگی کے تعلق سے یہ تعریف درست نہیں ہیں۔ جب آپ بائبل مقدس میں کاملیت کی تعریف کو دیکھتے ہیں تو چاہے یہ یونانی لغت ہو یا ایمپلیفائیڈ بائبل، اس میں لفظ کاملیت کا مطلب دُنیاوی طرز پر نہیں ہے۔

بائبل کے مطابق کاملیت سے مُراد بلوغت میں بڑھنا ہے !اسکا مطلب فوری طور پر کسی بھی غلط بات یا کام سے بچے رہنا نہیں ہے !بائبل کی روح سے اس لفظ کا مفہوم یہ ہے کہ لوگ کاملیت کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں۔ کیا آپ سخت محنت اور جدو جہد کر کے کامل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا آپکو حد سے زیادہ کام کرنے کی عادت ہے ؟یا آپ اس بوجھ کے نیچے تو دُکھ نہیں اُٹھا رہے کہ ابھی سب ٹھیک نہیں ہے۔۔۔یہ محسوس کرنا کہ آپ کبھی بھی اتنے اچھے نہیں ہو سکے۔۔۔ ہمیشہ محسوس کرنا کہ آپ ابھی بھی دوسرے کیلئے نا قابلِ قبول ہیں؟ کیا آپ محسوس کرتے ہیں اگر غلطیاں کم ہوتیں تو شاید کار کردگی بہتر ہوتی یا پھر شاید خُدا مجھے زیادہ پیار کرے گا، میری دُعاؤں کا جواب بھی ملنا شروع ہو جائے گا۔۔۔اور شاید پھر لوگ آپکو قبول کر لیں گے؟

یہ سب جھوٹ ہے!

بہت سے لوگ جو اپنی زندگی میں رد کیئے جانے کی جڑ کو رکھتے ہیں وہ نا قابلِ برداشت حد تک کاملیت پسندی کے چکر میں دُکھ اُٹھاتے ہیں۔ مَیں نے اپنی زندگی کے کافی حصہ میں اسی وجہ سے دُکھ اُٹھایا ہے۔ خُدا نے میری زندگی کے اس حصہ میں بہت کام کیا ہے۔ لیکن مَیں نے دریافت کیا ہے کہ وہ مسلسل مجھے رہائی اور کاملیت کی طرف لے کر جا رہا ہے۔

خُدا چاہتا ہے کہ ہم خوش ہوں۔

یسوع نے کہا،

"۔۔۔مَیں اس لئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں"

(یوحنا 10:10)

وہ چاہتا ہے کہ ہم زندگی سے لُطف اندوز ہوں!

مَیں نے دریافت کیا ہے کہ اگر مَیں یہ کہوں کہ میری زندگی کے پُر لطف دن وہ تھے جن میں مَیں نے ہر کام درست کیا تو ایسے دن بہت ہی کم ہیں!

لیکن ایسا نہیں ہے۔ ہمیں اپنی خوشی اور مسرت کو اپنی کاملیت سے خریدنے کی ضرورت نہیں ہے!

کاملیت کے دو راستے

خُدا نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ کاملیت کے دو راستے ہیں۔ ایک قانونی اور دوسرا غیر قانونی۔ قانونی طریقہ یہ ہے: یسوع مسیح کے خون کے ذریعے کامل کئے جانا۔ کیونکہ صرف وہی کامل ہے۔ ہمیں اپنی شناخت کو خُدا میں پہچاننے کی ضرورت ہے جبکہ اسی دوران ہم اس نشان کی طرف دوڑے جاتے ہیں تاکہ اس انعام کو حاصل کریں جسکے لئے خُدا نے ہمیں بُلایا ہے (فلپیوں 14:3)

کاملیت کے دلچسپ پہلوں ہیں: ایک طرف بائبل مقدس میں حکم ہے کہ ہم کامل بنیں اور پھر یہ بھی لکھا ہے کہ ہم اپنے کاموں کے ذریعے کامل نہیں ہوسکتے۔ اس بات نے ہمیشہ مجھے پریشان اور مایوس کیا ہے! مَیں خُدا سے کہتی، ''خُداوند تو کیوں مجھے ایک آیت میں کچھ کرنے کو کہتا ہے اور پھر کسی اور آیت میں مجھے بتاتا ہے کہ مَیں یہ کام نہیں کر سکتی؟'' اس وقت مَیں یہ سمجھ نہیں سکی تھی کہ یسوع جو کہ کامل ہے، باپ کے دہنی طرف بیٹھا میرے لئے مسلسل شفاعت کر تارہا ہے۔ اور اسکی اس شفاعت کے نتیجے میں میرا ہر عمل کامل کیا جارہا ہے۔ مَیں ایمان کے وسیلہ سے خُدا کی کاملیت کا فائدہ حاصل کرتی ہوں!

مَیں اس سچائی کو نہیں جانتی تھی۔ اس لئے مَیں محنت کرتی اور مسلسل سخت کوشش کرتی رہتی کیونکہ مَیں خُدا سے پیار کرتی اور چاہتی تھی کہ مَیں اچھی بنوں اور مَیں ہر کام درست اور کامل طور پر کرنا چاہتی تھی! اور اسطرح مَیں گرتی اور ناکام ہوتی رہی! اور پھر مجھے خود پھر شدید غصہ آتا! مجھے خود سے نفرت ہو گئی! اور پھر مَیں نے مزید پہلے سے بڑھ کر کوشش کی! یہ خود ساختہ کاملیت کا طریقہ ہے۔ لیکن یہ غلط طریقہ ہے! یہ بے فائدہ محنت ہے۔

بالآخر خُدا نے مجھے بتایا کہ اس قسم کے منصوبے اور طریقے پر چلنے والے درحقیقت اپنے کاموں پر بھروسہ کرتے ہیں، کوشش اور جستجو کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے کاموں کے وسیلہ کاملیت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں! وہ کاملیت کو غیر قانونی طریقہ سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں!

تب خُداوند نے مجھ پر ظاہر کیا کہ کاملیت حاصل کرنے کا ایک ہی قانونی طریقہ ہے اور وہ صرف یسوع کے وسیلہ سے ممکن ہے۔ جو کہ واحد کامل شخصیت ہے! ہم یہ جانتے ہیں لیکن اگرچہ ہم اپنی زندگی کے مختلف حصوں میں اس وقت کاملیت کو نہیں دیکھ سکتے لیکن ہم صرف یسوع کو دیکھتے ہیں! مجھے یہ بات پسند ہے! بائبل مقدس کے مطابق تمام چیزیں ہمارے پاؤں تلے ہیں اور ہم تمام چیزوں پر اختیار رکھتے ہیں۔ اگرچہ ہم اس وقت اسی گھڑی تمام چیزوں کو اپنے پاؤں تلے نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن ہم کامل یسوع کو دیکھتے ہیں! میرا یقین ہے کہ ایمان کے وسیلہ سے مَیں اپنی زندگی میں کاملیت کے اظہار کے عمل سے گزر رہی ہوں۔ میری دلی خواہش ہے کہ کامل بنوں۔ اس لئے اس سفر کے دوران خدا مجھے کامل تصور کرتا ہے۔ میرا یقین ہے کہ مَیں مسیح میں کامل (مکمل) ہوں۔ مَیں لمبے عرصے تک اس بات کو سمجھ نہیں پائی تھی۔ مَیں سوچتی کہ اگر مَیں اتنی کامل ہوں تو مَیں وہ کام کیوں کرتی رہتی ہوں جو مَیں کرنا نہیں چاہتی؟ مَیں غلطیاں ہی کیوں کرتی رہتی ہوں اور وہ کام کیوں کرتی ہوں جو ہے ہی غلط؟

مَیں چاہتی ہوں کہ آپ مہربانی سے مندرجہ ذیل حوالہ جات پر غور کریں:

1 تھسلنیکیوں 5:22-24

”ہر قسم کی بدی سے بچے رہو۔ خدا جو اطمینان کا سر چشمہ ہے آپ ہی تمکو بالکل پاک کرے اور تمہاری روح اور جان اور بدن ہمارے خداوند یسوع مسیح کے آنے تک پورے پورے اور بے عیب محفوظ رہیں۔ تمہارا بلانے والا سچا ہے وہ ایسا ہی کرے گا“۔

”اب خدا اطمینان کا چشمہ جو بھیڑوں کے بڑے چرواہے یعنی ہمارے خداوند یسوع کو ابدی عہد کے خون کے باعث مردوں میں سے زندہ کرکے اٹھا لایا۔ تم کو ہر ایک نیک بات میں کامل کرے تاکہ تم اسکی مرضی پوری کرو اور جو کچھ اسکے نزدیک پسندیدہ ہے یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہم میں پیدا کرے۔ جسکی تمجید ابدالآباد ہوتی رہے۔ آمین“(عبرانیوں 13:20-21)

”اب خدا جو ہر طرح کے فضل کا چشمہ ہے۔ جس نے تم کو مسیح میں ابدی جلال کے لئے بلایا تمہارے تھوڑی مدت تک دکھ اٹھانے کے بعد آپ ہی تمہیں کامل اور قائم اور مضبوط کرے گا“۔(1 پطرس 5:10)

نشان کی طرف دوڑے جانا

میَں نے جو بات پہلے کہی تھی اسے یاد رکھیں کہ، ”اگر آپکا دل خدا کیلئے کامل ہے اور آپ نشان کی طرف دوڑے جاتے ہیں تو خدا اس سفر کے دوران آپکو کامل تصور کرتا ہے“۔ وہ آپکے دل کو دیکھ رہا ہے۔ 2 تواریخ 16:9 میں لکھا ہے:

”کیونکہ خداوند کی آنکھیں ساری زمین پر پھرتی ہیں تاکہ وہ انکی امداد میں جنکا دل اسکی طرف کامل ہے۔۔۔“

میَں اکثر آیت کا صرف پہلا حصہ ہی پڑھا کرتی تھی، ”کیونکہ خداوند کی آنکھیں ساری زمین پر پھرتی ہیں۔۔۔ کسی کو ڈھونڈتی ہیں۔۔“ اور اس طرح میَں ڈر جاتی! وہ تو کسی کو ڈھونڈ رہا ہے! اس لئے مجھے تیار ہو جانا چاہیے

کیونکہ اسے میری ضرورت ہے! یہ دنیا تو بڑی مشکل میں ہے! اور جس حالت میں مَیں ہوں خدا مجھے کیسے استعمال کر سکتا ہے؟

پھر ایک دن خدا کے فضل اور رحم کی بدولت اور مدد سے مکمل آیت کو پڑھنے کے قابل ہو گئی:

"کیونکہ خداوند کی آنکھیں ساری زمین پر پھرتی ہیں تاکہ وہ انکی امداد میں جنکا دل اسکی طرف کامل ہے اپنے تئیں کامل دکھائے"۔

اسی طرح فلپیوں کے خط میں لکھا ہے:

"اور مجھے اس بات کا بھروسہ ہے کہ جس نے تم میں نیک کام شروع کیا ہے وہ اسے یسوع مسیح کے دن تک پورا کریگا۔"(فلپیوں6:1)

ایک یا دو ہفتے کیلئے نہیں۔ ایک سال کیلئے نہیں بلکہ اس وقت تک جب تک یسوع دوبارہ واپس نہ آجائے! جب آپ کاملیت کے نشان کی طرف دوڑے جاتے ہیں تو آپ ترقی کرتے جاتے ہیں! خدا نے اس عمل کے تعلق سے مجھ پر نہایت شاندار بات ظاہر کی۔ خدا نے بتایا، "زندگی کے سفر میں ہر ایک شخص مختلف مقام پر ہوتا ہے!" اسکے بارے میں سوچیں! ہم سب نے مختلف اوقات میں نجات پائی! ہم سب کا پس منظر اور ماضی مختلف ہے۔ اور کچھ لوگ دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ دُکھی ہیں۔ کچھ لوگ دوسروں سے زیادہ جانفشانی کرتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ ہم سب کیلئے انفرادی طور پر منصوبہ رکھتا ہے!

خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ جب نرسنگا پھونکا جائے گا اور یسوع آئے گا تو اس وقت لوگ زندگی کے سفر میں مختلف مقامات پر ہوں گے۔ اسی طرح ظاہری طور پر کاملیت کے لحاظ سے بھی لوگ ایک ہی مقام پر نہیں ہیں۔ لیکن جنکا دل اسکے ساتھ کامل ہے وہ ان سب کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور وہ بھی جو دوسروں کی نسبت کم کامل نظر آتے ہیں انھیں صرف یسوع کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یسوع خود اتنا کامل ہے کہ وہ سب کیلئے ہمیشہ کافی ہے!

ہم کامل یسوع کی خدمت کرتے ہیں جو نہ صرف ابھی بلکہ ہر وقت ہماری شفاعت کرتا ہے اور کر رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ جب مَیں یہ کتاب لکھ رہی ہوں تو یسوع آسمانی باپ کے دہنی طرف بیٹھا میری شفاعت کر رہا ہے۔ تا کہ ہر وہ بات اور کام جو کامل نہیں اسے کامل کرائے۔ مَیں دوسروں سے رد نہ کیے جانے کیلئے بہت زیادہ محنت کرتی تھی۔ مَیں سوچتی، ”کیا ہو گا، اگر مجھ سے غلطی ہو گئی تو لوگ مجھے پسند نہیں کریں گے؟“ یہ محنت تھی جو مَیں کر رہی تھی! مَیں کاملیت کو غیر قانونی طریقے سے حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھی! مَیں کامل یسوع کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔ ایک دن خدا نے کہا، ”جوئیس، جب نرسنگا پھونکا جائے گا تو تمہیں اس بات کیلئے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں کہ تم زندگی کے سفر میں کس مقام پر ہو!“ مَیں نہیں جانتی کہ مَیں اُسوقت آدھا سفر مکمل کر چکی ہوں گی یا ایک چوتھائی یا پھر تین چوتھائی۔ لیکن یہ یسوع جانتا ہے! مَیں چاہتی ہوں کہ آپ مندرجہ ذیل حوالہ جات پر غور کریں۔ لفظ ’کامل‘ پر خاص طور پر غور کریں۔

”اور مجھے اس بات کا بھروسہ ہے کہ جس نے تم میں نیک کام شروع کیا ہے وہ اسے یسوع مسیح کے دن تک پورا (کامل) کریگا“ (فلپیوں 6:1)

”یہ غرض نہیں کہ مَیں پا چکا یا کامل ہو چکا ہوں بلکہ اس چیز کے پکڑنے کیلئے دوڑا ہوا جاتا ہوں جسکے لئے مسیح یسوع نے مجھے پکڑا تھا۔ اے بھائیوں میرا یہ گمان نہیں کہ پکڑ چکا ہوں بلکہ صرف یہ کرتا ہوں کہ جو چیزیں پیچھے رہ گئیں انکو بھول کر آگے کی چیزوں کی طرف بڑھا ہوا نشان کی طرف دوڑا ہوا جاتا ہوں تا کہ اس انعام کو حاصل کروں جسکے لئے خدا نے مجھے مسیح یسوع میں اوپر بلایا“

(فلپیوں 12:3-14)

پولس جس نے نئے عہد نامہ کا تین چوتھائی حصہ قلمبند کیا، اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ وہ ابھی کامل نہیں کیا گیا! مَیں آپکے بارے میں نہیں جانتی لیکن پولس کے اس اقرار اور بیان نے، ”میرا یہ گمان نہیں کہ پک-ڑ چکا ہوں!“، گویا میرے اوپر سے بہت بڑا بوجھ ہٹا دیا ہے۔ اس بات کی روشنی میں مجھے ہر دن کامل ہونے کی

کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہے! بلکہ مجھے ہر روز یہ ارادہ کرنے کی ضرورت ہے کہ نشان کی طرف دوڑوں اور جو چیزیں پیچھے رہ گئی ہیں انکو بھول کر آگے کی چیزوں کی طرف دوڑوں۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ پچیس سال پہلے کی گئی غلطیوں (اور وہ غلطی جو ابھی پانچ منٹ پہلے کی) کو پیچھے ماضی میں ہی دفن ہو جانا چاہیے!

فیصلہ کریں

اگر آپ میری طرح ہیں تو آپکو ہر روز کئی بار آگے بڑھنے کا فیصلہ کرنا ہو گا۔ جب میں اپنے شوہر ڈیو کو کوئی بات کرتی ہوں تو میں سوچتی ہوں کہ کاش میں نے وہ بات نہ کی ہوتی۔ حالانکہ میں بھرپور کوشش کرتی ہوں کہ تابعدار بیوی بنوں۔ مجھے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے! مَیں کہتی ہوں، ''لو، مَیں نے پھر وہی کام کر دیا، مَیں نے وہی بات دوبارہ کر دی! مَیں نے اسے تُرکی بہ تُرکی جواب دے ہی دیا!'' لیکن مَیں خدا پر ایمان رکھتی تھی کہ وہ میری مدد کرے تاکہ مَیں اپنا منہ بند رکھ سکوں! پھر مَیں کہتی، ''خداوند کیا مَیں کبھی اپنا منہ بند نہیں کر سکوں گی؟'' کیا آپ جانتے ہیں کہ خدا نے کیا جواب دیا؟ ''توبہ کرو۔۔۔ اس بات کو بھول جاؤ۔۔۔ اور آگے بڑھو!''

اگر آپ آگے نہیں بڑھیں گے تو آپ ہمیشہ ماضی کے گناہوں میں پھنسے رہیں گے۔ لیکن آپ اُس وقت زیادہ تیزی سے آگے بڑھیں گے جب آپ ماضی کی غلطیوں کے متعلق پریشان ہونا چھوڑ دیں گے۔ پولس نشان کی طرف بڑھنے کی بات کرتا ہے۔ نشان کیا ہے؟ کاملیت! مسیحیوں کا مقصد مسیح کی طرح کامل ہونا ہے! اور یہی ہمارا نشان بھی ہے! مَیں مسیح کی طرح بننا چاہتی ہوں! اور ہر قسم کے حالات میں یسوع کی طرح ردعمل کا مظاہرہ کرنا چاہتی ہوں! کبھی کبھار مَیں اور ڈیو بحث کرتے ہیں۔ مجھے خود پر غصہ آتا ہے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ مَیں اب بہتر ہو چکی ہوں! اکثر ڈیو مجھے بتاتا ہے، ''تم گذشتہ برسوں کی نسبت ایک فرق عورت ہو! تم بہت بدل گئی ہو!'' لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ مَیں ابھی بھی پوری طرح سے کامل نہیں ہوئی ہوں۔

ایک مرتبہ میرا بہت بُرا دن گزرا تھا۔ اور مجھے ایسا لگتا تھا کہ میَں ڈیو کو بار بار اپنی مرضی کرنے کیلئے چیلنج کرتی ہوں۔ لیکن بالآخر میَں نے سوچا، ''آخر مسئلہ کیا ہے؟ کیا میَں کبھی اپنا منہ بند کر سکوں گی؟'' تب خداوند نے مجھ سے کہا، ''جوئیس، تم ہر بار بہتر ہوتی جاتی ہو۔ کیا تم نہیں جانتی ہو کہ مجھے کس بات سے خوشی ہوتی ہے؟ تم سوچتی ہو اور پرواہ کرتی ہو۔ بہت سے لوگوں کو اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں کہ میَں انکے اعمال کے بارے میں کیا سوچتا ہوں! مجھے اُس وقت بہت خوشی ہوتی ہے جب میرے لوگ اس بات کی پروا کرتے ہیں کہ مَیں کیا سوچتا ہوں گا۔ جب وہ برے اعمال نہیں کرنا چاہتے اور اپنے گناہوں اور نااہلیت پر ماتم اور افسوس کرتے ہیں تو میَں خوش ہوتا ہوں''۔ یہ سب جان لینے کے بعد وہ تمام دباؤ جو میرے اندر بڑھتا جا رہا تھا یکدم غائب ہو گیا! یہ آج تک کس نے سوچا ہو گا کہ وہ صرف اس وجہ سے خوش ہو سکتا ہے کہ اس نے اس بات کی پرواہ کی کہ خدا ہمارے اعمال بارے میں کیا سوچتا ہو گا؟ لیکن ہم اپنے نیک اعمال کے ذریعے کاملیت حاصل کرنے کے دباؤ تلے دبے رہتے ہیں۔ اور اسکی بڑی قیمت بھی ادا کرتے ہیں۔ اور یہ قیمت کس چیز کی ہے؟ یہ قیمت ہماری خوشی ہے جسے ہم کھو دیتے ہیں!

باب ہفتم

ایمان کے وسیلہ کامل!

کامل ہونے کا دباؤ آپکی خوشی چھین لے گا! آپکے پاس خوش ہونے کیلئے وقت ہی نہیں بچے گا۔ کیونکہ آپکے پاس وقت ہی نہیں ہو گا کہ آپ خدا کے آرام اور اطمینان کو حاصل کریں اور زندگی سے خوش ہوں۔ آپکے پاس تو اتنا بھی وقت نہیں ہو گا کہ آپ خدا میں خوش ہو سکیں۔ بہت سالوں تک مَیں اس کوشش میں رہی کہ کامل طور پر خدا کی خدمت کر سکوں۔ لیکن میرے پاس وقت ہی نہیں تھا کہ مَیں اسکی حضوری میں خوشی کا وقت گزار سکوں۔ جب ایسا ہونے لگتا ہے تو مسیحیت مزدوری میں تبدیل ہو جاتی ہے!

ہم اکثر ایمان کو استعمال کرتے ہوئے کاروبار، شفاء اور کامیابی کیلئے خدا پر یقین کرتے ہیں۔ اور ہم اس بات کیلئے ایمان رکھنا بھول جاتے ہیں کہ وہ ہمیں کامل کریگا! ہم یہ ذمہ داری بھی اپنے اوپر لے لیتے ہیں! ہم روزانہ ایسی باتوں کی فہرست کے ساتھ بیدار ہوتے ہیں جو ہم نہیں کرنا چاہتے۔۔۔ ہم خدا کو سب باتوں میں شامل کرنا بھی بھول جاتے ہیں۔ اور اس طرح ہم ناکام ہو جاتے ہیں۔

حالانکہ یسوع باپ کی دہنی طرف ہماری شفاعت کر رہا ہے، تو وہ یہ کہتا ہو گا، ”ابھی تک انکے پاس میرا پیغام نہیں ہے! وہ ابھی تک نہیں سمجھ پائے کہ مجھ سے جدا ہو کر وہ کچھ نہیں کر سکتے!“ قانونی طور پر کاملیت حاصل کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ ہے یسوع مسیح کے خون کے وسیلہ ایمان سے حاصل کرنا۔

”مجھ سے کہو تو۔ تم جو شریعت کے ماتحت ہونا چاہتے ہو کیا شریعت کی بات کو نہیں سنتے؟“ (گلتیوں 21:4)

پرانے عہدنامہ میں شریعت کے مطابق یوں تھا کہ، ''اگر تم یہ سب کر لو تو پھر تم ٹھیک ہو''۔ لیکن شریعت کو پورا کرنا ممکن نہ تھا۔ یہ مزدوری تھی۔ یہ سخت اور محنت طلب کام تھا! اس نے لوگوں کی خوشی چھین لی۔ میَں گلتیوں 21:4 کو اپنے الفاظ میں یوں دوہراؤں گی:

''مجھے بتاؤ تو سہی، تم لوگ کاملیت کو اپنے کاموں سے خریدنے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔ لیکن کیا تمہیں پتا ہے کہ شریعت کہتی کیا ہے؟''

گلتیوں کے چوتھے باب کے باقی حصہ میں پاک روح پرانے اور نئے عہد کا موازنہ پیش کرتا ہے۔ ایک عہد شریعت کے اعمال کے ساتھ تھا۔ یعنی اپنی کوشش سے کاملیت حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔ اور دوسرا عہد وعدے کا عہد تھا۔ خداوند فرماتا ہے، ''مَیں تم سے صرف یہ کہتا ہوں کہ میرا یقین کرو!'' مجھ پر آنکھیں لگاؤ تو مَیں سب کچھ وقتِ مقرر پر پورا کر دونگا! ایک عہد اعمال کا اور دوسرا ایمان کا ہے۔ اور گلتیوں 10:3 کے مطابق جو لوگ شریعت کے ماتحت زندگی گزارنا چاہتے ہیں وہ سب لعنت کے ماتحت ہیں۔

تاہم بہت سے لوگ کاملیت تک پہنچنے کے لئے ایمان کو استعمال کرنے کے بارے میں سوچتے بھی نہیں۔ میرے مشہور ترین پیغامات میں سے ایک پیغام خدا کا فضل ہے۔ مَیں اسے ''فضل، فضل، اور زیادہ فضل پر فضل!'' کے نام سے منسوب کرتی ہوں۔ جب خدا نے مجھے یہ پیغام دیا تو اس وقت مَیں اپنے اعمال کے ذریعے اپنا خاتمہ کرنے کے قریب تھی۔ مَیں دن رات اپنی کوشش سے کاملیت کو خریدنے کے لئے مصروف رہتی۔ مَیں نے اپنی خوشی کو داؤ پر لگا رکھا تھا۔ مَیں نے اپنی صحت کو بھی داؤ پر لگا رکھا تھا۔ مَیں بس ہمت ہار ہی چکی تھی۔۔۔ میرا دماغ کباڑ خانے کا منظر پیش کرتا تھا۔ مَیں بہت پریشان اور بدحال تھی۔ اس طرح کی مزدوری انسانی صحت و طاقت ختم کر دیتی ہے۔ یہ آپکو تھکا دیتی ہے۔ اور آپ بے حال ہو جاتے ہیں۔ یسوع نے کہا،

''اے محنت اٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ۔ مَیں تمکو آرام دونگا'' (متی 28:11)

بہت سے مسیحی خدا کی خدمت کیلئے خود کو جسمانی کاموں کے ذریعے گھسیٹتے پھرتے ہیں۔ وہ اپنا بہت سا وقت اچھا بننے کی کوشش میں گزار دیتے ہیں۔ اور پھر انکے پاس اتنی قوت اور توانائی نہیں بچتی کے وہ دعا کر سکیں۔ اور پھر وہ خدا کی حضور سے لطف اندوز نہیں ہو پاتے جسکی وہ پیشکش کرتا ہے۔

اگر ایسی کوئی امید ہوتی کہ مَیں نے خود سے کامل زندگی بسر کرنی ہے تو میرا خیال ہے کہ یسوع کو زمینی خدمت کے بعد آسمان پر باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھ کر ہماری شفاعت کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ ہمیں شفاعت کرنے والے کی کیوں ضرورت ہے؟ اس لئے کہ ہمارے اور خدا کے درمیان فاصلہ ہے۔ اور ہم نہیں جانتے کہ اس فاصلے کو کس طرح کم کریں۔ اس لئے خدا نے اس رخنہ میں کھڑا ہونے کیلئے ایک شخصیت کو مقرر کیا تاکہ یہ فاصلہ ختم ہو۔

جب تک مَیں اس دنیا میں ہوں تو میرے اور خدا کے درمیان ہمیشہ ہی فاصلہ رہے گا۔ خدا اپنی سب راہوں میں کامل ہے۔ جبکہ مَیں ایسی نہیں ہوں! لیکن یسوع میرے لئے شفاعت کرتا ہے۔ وہ اُس رخنے اور فاصلے کو پُر کرتا ہے۔ کیونکہ وہ خود کامل ہے! وہ دن رات میرے لئے رخنے میں کھڑا ہے۔ لیکن جب مَیں بالآخر آسمان پر جاؤں گی تو پھر اسے ایسا مزید نہیں کرنا پڑے گا۔ لیکن جب تک مَیں اس دنیا میں ہوں وہ میری کاملیت ہے۔ مَیں مسیح میں کامل (مکمل) ہوں۔

خدا ہمیں ارادتاً چنتا

بائبل مقدس میں لکھا ہے کہ

"خدا نے دنیا کے کمزوروں کو چنا ہے تاکہ وہ زور آوروں کو شرمندہ کرے" (1 کرنتھیوں 27:1)

خدا ایسے لوگوں کو جو اپنی نظر میں عقل مند ہیں انھیں دکھانا چاہتا ہے کہ وہ ہم پر، جو کمزور ہیں، جنکو خدا استعمال کرتا ہے نظر کرکے کہیں۔۔۔ ''تم؟'' وہ اُن تمام لوگوں کو حیرت میں ڈال دینا چاہتا ہے!

کئی سال پہلے جب خدا نے مجھے خدمت کیلئے بلایا تو اس نے مجھے ایک رویا دی کہ اسکا مجھے استعمال کرنے کا کیا منصوبہ ہے۔ اس وقت مَیں اتنی زیادہ پختہ نہیں تھی۔ اس لئے مَیں نے لوگوں کو اسکے بارے میں بتانا شروع کردیا! ایک رات چرچ میں ایک دعوت کے دوران ایک نوجوان لڑکی میرے پاس آئی اور کہا، ''کسی نے مجھے آپ کے بارے میں بتایا ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ مَیں پورے ملک میں سب سے بڑی منسٹری چلانے والی عورت بنوں گی! کیا آپ نے واقعی ایسا کہا ہے؟''

مَیں نے کہا، ''ہاں، میرا یقین ہے کہ خدا نے مجھے ایسا ہی بتایا ہے''۔ اس نے کہا، ''دیانت داری کی بات ہے آپکی شخصیت کو دیکھتے ہوئے مَیں یہ کہوں گی کہ یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے!'' اس لڑکی نے حقیقت میں یہ سب باتیں مجھ سے کہیں!

شروع میں میرے اندر کافی جسمانی غرور تھا۔ ''اچھا!'' لیکن خدا کو مجھے اس حد تک حلیم کرنا پڑا کہ مَیں یہ جان لوں کہ اسکے بغیر مَیں یہ سب نہیں کرپاؤں گی۔ اس لئے مجھے اپنا سامنا خود کرنا تھا۔ تاکہ مَیں یہ کہنا شروع کروں، ''خداوند مَیں تیرے بغیر کچھ بھی نہیں کرسکتی''۔ خدا ہمیں ایسی صورتحال میں ڈالتا ہے تاکہ دنیا یہ دیکھ کر کہے، ''یہ لازمی طور پر خدا کی قدرت ہے جو کام کر رہی ہے!''

آپکے خیال میں یسوع نے اپنے اُن شاگردوں ہی کو شاگرد ہونے کیلئے کیوں چنا؟ اگر وہ کاملیت کی تلاش میں ہوتا تو کبھی بھی محصول لینے والے اور مچھیروں کو نہ چنتا! یسوع کے دور میں محصول لینے والوں سے نفرت کی جاتی تھی۔ وہ بُرے لوگوں سے بھی بدتر تھے۔ کوئی بھی محصول لینے والوں کو برداشت نہیں کرسکتا تھا! لیکن پھر بھی یسوع نے متی سے کہا، ''مَیں تجھے استعمال کرسکتا ہوں! میرے پیچھے آ!'' اُس کی قبولیت کی صرف ایک ہی شرط تھی کہ وہ بس یسوع کے پیچھے چلے۔ یسوع نے شاگردوں سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ، ''تمہاری تعلیم اور قابلیت کیا ہے؟''

یسوع نے ایسا نہیں کہا تھا کہ،"چلو تم ایک یا دو ہفتے کیلئے میرے ساتھ رہو۔ مَیں تم پر نظر رکھوں گا کہ تم کتنی غلطیاں کرتے ہو۔"اس نے صرف یہ کہا،"میرے پیچھے آؤ! میرے شاگرد بنو! میرے متعلق سیکھواور میری مانند بننے کی خواہش رکھو۔ تو مَیں تمہیں آدم گیر بناؤں گا! مَیں تمہیں استعمال کروں گا!"

مَیں ملک بھر میں لوگوں کو یہ بتاتی ہوں کہ میری زندگی کس قدر خراب اور بدحال تھی۔ آپ تصور نہیں کر سکتے کہ میرا ماضی کیسا تھا۔ لیکن اب آپ دیکھ سکتے ہیں کہ خدا میرے ساتھ کیا کر رہا ہے! آپ صرف یہ کہیں گے، "یقیناً یہ خدا ہی کر سکتا ہے!"۔لیکن اگر خدا نے یہ کام کامل جوئیس مائیر کے ساتھ شروع کیا ہوتا جو سب کام ٹھیک کر سکتی ہے تو خدا کی بجائے جوئیس کو خراجِ عقیدت پیش کیا جاتا۔ خدا کو اور مجھے اس بات سے فرق نہیں پڑتا کہ یہ اعزاز کس کو ملنا چاہیے۔ لیکن مَیں یہ جانتی ہوں کہ میری صلاحیت کا منبہ کون ہے! اور جب مَیں غلطی کرتی ہوں تو مجھے یہ تلخ حقیقت یاد آتی ہے کہ مَیں کون ہوں!

حال ہی میں مَیں نے یہ تحریر پڑھی:

"خدا اپنے چنے ہوئے مقدسوں کی زندگی میں ارادتاً خامیاں رکھ چھوڑتا ہے۔ تاکہ وہ انہیں اُسی حالت میں رکھ کر استعمال کر سکے۔"

اس پر غور کریں! آپ سوچیں کہ اگر آپ تین دن کیلئے کوئی غلط کام یہ غلطی نہ کریں تو آپ کس قدر غرور اور تکبر سے بھر جائیں گے۔ ہم فوراً سے سب کے استاد بن جائیں گے۔ اور پھر دنیا کے ہر شخص کو ہمارے قدموں میں بیٹھ کر ہماری کامل ہدایات کو سننا پڑے گا۔ تاکہ وہ ہماری طرح کامل بننا سیکھ جائیں! ہم اسقدر غرور اور تکبر سے بھر جائیں گے کہ خدا کے لئے ہمیں استعمال کرنا مشکل ہو جائے گا۔ لیکن خدا حلیم مرد و خواتین کو استعمال کرتا ہے۔ وہ ایسے لوگوں کو استعمال نہیں کرتا جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہت کامل ہیں۔

مسیحی بلوغت کیلئے کوشش

مسیحی بلوغت یا پختگی کا مطلب یہ نہیں کہ ہم ہر بات میں کامل ہیں اور ہم سے غلطی نہیں ہوتی۔ بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ ہم مسیح اور اسکے جی اٹھنے کی قدرت کو پہچان گئے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم غلطیاں کریں گے۔ لیکن اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کر کے توبہ کر لیں تو وہ ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے (1 یوحنا 9:1)۔ میرا ایمان ہے کہ پختہ مسیحی وہ ہے جو یہ سیکھ چکا ہے کہ یسوع کے خون کے نیچے کیسے رہا جائے نا کہ سزا کے ماتحت۔

فلپیوں تین باب میں پولس کہتا ہے کہ وہ ابھی کاملیت کے اس درجہ تک نہیں پہنچا جسکی وہ خواہش کرتا ہے۔ لیکن یہ ارادہ رکھتا ہے اور نشان کی طرف دوڑا جاتا ہے۔ پندرھویں آیت میں وہ کہتا ہے:

"پس ہم میں سے جتنے کامل ہیں یہی خیال رکھیں اور اگر کسی بات میں تمہارا اور طرح کا خیال ہو تو خدا اس بات کو بھی تم پر ظاہر کر دیگا۔"

ایک پختہ مسیحی یقیناً اپنی بھرپور کوشش کرے گا اور اسکے مقاصد بھی درست ہوں گے۔ کیونکہ وہ یسوع سے پیار کرتا ہے۔ ہم یسوع کے خون کے وسیلہ سے خدا کے ساتھ راست ٹھہرائے گئے ہیں۔ ہم اپنی کوشش سے خدا کو خوش نہیں کرتے۔ اپنی زندگی اس لئے نہ گزاریں تا کہ خدا کو خوش کرنے کی کوشش کرتے رہیں تا کہ وہ ہم سے زیادہ پیار کرے اور برکت دے۔ خدا محبت ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم خدا کو تھوڑی سے بھی توجہ دیتے خدا پہلے ہی ہم سے پیار کرتا ہے۔ اسکی محبت ہمارے لئے غیر مشروط ہے۔ اسکا وعدہ ہے کہ اگر ہم اس پر بھروسہ کریں تو وہ کبھی بھی ہمیں رد نہیں کریگا۔ ایک پختہ مسیحی جانتا ہے کہ وہ اپنی بہترین حالت کے باوجود بھی غلطی کرے گا۔ وہ جانتا ہے کہ الزام کے ماتحت زندگی گزارنا، خود سے نفرت کرنا اور خود کو رد کرنے سے پاکیزہ زندگی بسر کرنے میں کوئی مدد نہیں ملے گی۔ ایک پختہ مسیحی اپنی بھرپور کوشش کرتا ہے اور یسوع پر بھروسہ کرتا ہے کہ باقی وہ (یسوع) سنبھال لے گا۔

ابلیس ہر وقت اس تاڑ میں رہتا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی غلطی کرنے پر آپکو مجرم ٹھہرائے۔ وہ چاہتا ہے کہ آپ اپنی زندگی کے ایام خود کو کوسنے میں گزاریں اور ناکامی کو محسوس کرتے رہیں۔ ابلیس کے اس پھندے میں پھنسے ہوئے جب آپ خود کو مجرم ٹھہراتے رہتے ہیں تو دعا کرنا اور خدمت کرنا آپکے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ احساس جرم اور الزام آپکو شدید دباؤ میں لے جاتا ہے۔ اور پھر اِسکے اور بھی منفی اثرات آپکی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مثلاً دوسرے آپکے ساتھ چلنے میں مشکل محسوس کریں گے۔ اور آپ جسمانی بیماری کا شکار بھی ہو سکتے ہیں۔ ایک اور بات جو وقوع پذیر ہوتی ہے کہ ہم دوسروں پر بوجھ ڈالنا شروع کرتے ہیں کہ وہ کامل بنیں۔ کیونکہ ہم خود اس بوجھ کے نیچے دبے ہیں۔ غیر حقیقی توقعات ہمارے تعلقات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہ ازدواجی زندگی اور دوسرے رشتوں کو تباہ کرتیں ہیں۔ مثلاً والدین اور بچوں کے درمیان رشتہ۔ دوسرے لفظوں میں کامل پسند شخص نہ صرف خود سے بلکہ دوسروں سے بھی ہر بات میں کاملیت کی توقع کرتا ہے۔

بچوں کو اصلاح کی ضرورت ہے۔ لیکن انھیں رد نہیں کیا جانا چاہیے۔ ہمیں دوسروں پر ترس اور رحم کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں یہ تاثر نہیں دینا چاہیے کہ ہم بہت شرعی، ڈھیٹ اور سخت مزاج قسم کی کوئی شخصیت ہیں۔

رحم کرنے کا مطلب ہے رحم حاصل کرنا! یاد رکھیں اگر آپ غیر ضروری طور پر خود پر سختی کرتے ہیں تو آپ یہی رویہ دوسروں کے ساتھ بھی اختیار کرنا شروع کر دیں گے۔ یسوع نے کہا،

”میرا جوا اپنے اوپر اٹھا لو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ مَیں حلیم اور دل کا فروتن ہو۔ تو تمہاری جانیں آرام پائیں گی۔ کیونکہ میرا جوا ملائم ہے اور میرا بوجھ ہلکا“

(متی 11:29-30)

ہمیں خود پر اور دوسروں پر وہ بوجھ نہیں ڈالنا چاہیے یعنی وہ بوجھ جو یسوع خود بھی ہم پر نہیں ڈالتا۔ یسوع کا روح صابر، برداشت اور تحمل کرنے والا اور قہر میں دھیما ہے۔ ہمارے اندر اسکا روح ہے اس لئے ہم سیکھ سکتے ہیں کہ رشتوں کے تعلق سے ہمارا رویہ کیسا ہونا چاہیے۔

کیا آپ یہ دریافت کرنا چاہیں گے کہ آپ پختہ مسیحی ہیں یا نہیں؟ دل کے الزام کے ماتحت زندگی گزارنا پختگی کا نشان نہیں ہے۔ پختگی کا تقاضا ہے کہ آپکا رویہ ایسا ہو: ''مَیں کاملیت کے نشان کی طرف دوڑا جاتا ہوں۔ مَیں ابھی وہاں پہنچا نہیں اور ابھی اسے حاصل نہیں کیا۔ لیکن مَیں نشان کو پانے کیلئے دوڑا جاتا ہوں۔ مَیں نے فیصلہ کیا ہے کہ مَیں اپنے دل کے الزام کے ماتحت زندگی بسر نہیں کروں گا۔ مَیں زندگی مسلسل یہ سوچنے اور تلاش کرنے میں نہیں گزاروں گا کہ میرے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔ لیکن مَیں ایک کام کرونگا: جو پیچھے رہ گیا (غلطیاں) انھیں بھول کر آئندہ کی چیزوں کی طرف دوڑا جاتا ہوں (یعنی جسم پر ہر روز عظیم فتح)۔''

یاد رکھیں کہ الزام ایک احساس ہے جو ابلیس اُس وقت پیدا کرتا ہے جب ہم غلطی یا گناہ کرتے ہیں۔ اور ہم اس احساس کو اس لئے سچ مان لیتے ہیں کیونکہ ہم مسیح میں اپنی قدر و مقام کو نہیں پہچانتے۔ بلکہ اپنے اعمال پر تکیہ کرتے ہیں۔ لیکن ہم ایمان پر چلنے والے ہیں نہ کہ احساسات پر۔

خدا کی نظر میں کاملیت کیا ہے؟

یہ خدا کی طرف مائل کامل دل ہے۔ اُس شخص کا جو سب کچھ درست طور پر کرنا چاہتا ہے۔ وہ نشان کی طرف دوڑا جاتا ہے۔ اور پورے دل سے یسوع سے پیار کرتا ہے۔ مَیں نے حال ہی میں ایک دلچسپ مضمون پڑھا ہے کہ لوگ یسوع سے تو پیار کرتے ہیں لیکن وہ اسکے ساتھ محبت میں گرفتار نہیں ہیں۔ آپکا ردعمل کیسا ہوتا ہے جب آپ کسی کے ساتھ محبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں؟ وہ شخصیت آپکے دل و دماغ پر چھائی رہتی ہے، آپ اسکا پیچھا

کرتے ہیں، آپ ہمیشہ اسکے ساتھ رہنا چاہتے ہیں اور اسکے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ یسوع کیلئے بھی ہمارا پیار ایسا ہی ہونا چاہیے! ہمیں اسکی محبت میں گرفتار ہو جانا چاہیے۔ کیونکہ اس نے ہمارے لئے صلیب پر جان دی۔ اسکے لئے ہماری حالت اُس ہرنی کی مانند ہونی چاہیے جو پانی کے نالوں کو ترستی ہے۔

"جیسے ہرنی پانی کے نالوں کو ترستی ہے۔ ویسے ہی اے خدا میری روح تیرے لئے ترستی ہے" (زبور 42:1)

خدا ایسے لوگوں کی تلاش میں نہیں جو کامل کارکردگی دکھا سکتے ہیں بلکہ وہ انکی تلاش میں ہے جنکا دل خدا کیلئے کامل ہے۔ ہم خدا سے زیادہ اپنی کمزوریوں کیلئے فکرمند ہوتے ہیں۔ ہماری کمزوریاں ایسے مقامات ہیں جہاں خدا خود ہمارے لئے زور آور ہو جاتا ہے۔ ہم کامل نہ ہونے کے باعث خود کو اور دوسروں کو رد کرتے ہیں۔ دوسرے لوگ ہمیں اس لئے رد کرتے ہیں کیونکہ وہ ہم میں کاملیت نہیں دیکھتے۔ خدا کبھی بھی ہمیں اس لئے رد نہیں کرتا کہ ہم کمزور ہیں اور کامل نہیں۔ اس لئے خدا پر بھروسہ اور انحصار کریں!

پولس نے گلتیوں کی کلیسیا کے ایمانداروں کو مسیح میں آزادی کے بارے میں سکھایا کہ انکی قدرو مقام کا انحصار مسیح پر ہے نا کہ انکے اپنے اعمال پر۔ وہ کافی حد تک اس مکاشفہ کو سمجھ چکے تھے۔ اور اس طرح آزادی میں بڑھتے ہوئے اس سے لطف اٹھا رہے تھے۔ تاہم ابلیس اس بات کیلئے تیار نہ تھا کہ وہ انھیں خوش دیکھ سکے۔ اور وہ پیچھا بھی نہیں چھوڑتا۔ وہ متواتر کوشش کرتا رہے گا کہ آپکو دوبارہ شریعت کے اعمال کے تابع کرنے کی کوشش کرے۔ یعنی تمام شریعت پر عمل کرنا اور کسی بات میں غلطی نہ کرنا۔ پولس نے انھیں ہدایت کی کہ وہ نہ صرف اس بات کی سعی کریں کہ آزاد رہیں بلکہ اس آزادی اور رہائی پر مضبوطی سے قائم بھی رہیں۔

وہ کافی حد تک رہائی پا چکے تھے۔ اور جب پولس نے دیکھا کہ وہ پھر سے بدل رہے ہیں اور وہی کر رہے ہیں جو وہ مسیح میں رہائی پانے سے پیشتر کرتے آئے تھے اور اپنی آزادی کھوتے جا رہے تھے۔ اور پھر دوبارہ شریعت کے ماتحت ہونے لگے۔ اس لئے پولس نے کہا،

”اے نادان گلتیوں! کس نے تم پر افسون کر لیا؟ تمہاری تو گویا آنکھوں کے سامنے یسوع مسیح صلیب پر دکھایا گیا“ (گلتیوں 1:3)

ہاں، ابلیس بھرپور کوشش کرے گا کہ آپکو رد کیے جانے کے خوف اور کامل نہ ہونے کے خوف سے رہائی نہ پانے دے۔ اور جو تھوڑی بہت رہائی آپ حاصل کر لیتے ہیں وہ اسے بھی چھین لینا چاہتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ مَیں بہت سی باتوں کو بار بار مختلف طریقوں سے دہرا رہی ہوں۔ مَیں جانتی ہوں کہ مکمل رہائی پانے کیلئے کافی زیادہ مکاشفات کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر اُنکے لئے جو کارکردگی اور قبولیت کے پھندے میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ایسے لوگوں کو رہائی دلانے میں مدد کرنا میری بہت بڑی خوشی ہے جو رد کیے جانے سے بچنے کیلئے کاملیت پسندی کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔ مَیں خود بھی اس معاملے میں بہت دکھ اٹھا چکی ہوں۔ اس لئے دوسروں کی سچائی تک راہنمائی کرتے ہوئے مجھے بہت مسرت ہوتی ہے۔

گلتیوں 3-2:3 میں لکھا ہے،

”مَیں تم سے صرف یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ تم نے شریعت کے اعمال سے روح کو پایا یا ایمان کے پیغام سے؟ کیا تم ایسے نادان ہو کہ روح کے طور پر شروع کر کے اب جسم کے طور پر کام پورا کرنا چاہتے ہو؟“

پولس نے ایمانداروں کو سکھایا کہ انھیں اب مزید شریعت کے ماتحت زندگی گزارنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ اب فضل کے دور میں شامل ہو چکے ہیں۔ اور ہمارے لئے بھی ایسا ہی ہے۔ فضل کے اس دور میں لوگوں کو شریعت کے اعمال کے وسیلہ کامل ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا اپنی شریعت لوگوں کے دلوں اور ذہنوں پر نقش کرے گا۔ اور اپنا روح انکے دلوں میں انڈیلے گا۔ اور انکی کاملیت یسوع مسیح میں ہے۔ اور ہم اس پر مکمل طور پر بھروسہ اور انحصار کرتے ہیں۔ جب ابتدائی کلیسیاء کے زمانہ کے لوگوں نے خوشخبری کا کلام سنا تو تب وہ صرف پرانے عہد سے واقف تھے۔ اور انجیل کے پیغام کو قبول کر لینے کے باوجود ابھی تک وہ پرانے عہد سے ہی چمٹے ہوئے تھے۔ کیوں؟ میرے خیال میں چونکہ انجیل کا پیغام اسقدر سادہ اور آسان ہے کہ ہم کچھ مشکل کام کر کے نجات

پانا چاہتے ہیں۔ یعنی انجیل کا پیغام اسقدر اچھا اور آسان ہے کہ اس بات پر یقین کرنا مشکل ہے کہ نجات پانا اسقدر آسان ہے۔ اس لئے ہمارا ذہن اسے قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتا اور ہم قائل نہیں ہو پاتے۔

اگر آپ ایسے شخص ہیں جسکا ماضی اور پس منظر احساس کمتری اور رد کیے جانے سے پُر ہے تو آپکو مسلسل مکاشفات حاصل کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔ اور جب آپ متواتر خدا کے کلام میں بڑھتے جاتے ہیں تو آزادی اور رہائی حاصل کرتے جاتے ہیں۔ اور یہ بھی سیکھتے ہی کہ اس آزادی کو کیسے قائم رکھا جائے۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کوئی شخص غلامی سے رہائی کو ایک ہی رات میں حاصل کرلے۔ 2 کرنتھیوں 18:3 کے مطابق ہم درجہ بہ درجہ جلالی صورت حاصل کرتے ہیں۔ آپکو اپنی آہستہ اور درجہ بہ درجہ ترقی سے مایوس اور حوصلہ شکن نہیں ہونا چاہیے۔ درجہ بہ درجہ اور آہستہ ترقی کرنا بالکل بھی ترقی نہ کرنے سے بہت بہتر ہے۔ لیکن شاید آپ بہت سے لوگوں کی نسبت اتنی بھی سست روی سے ترقی نہیں کر رہے۔ خدا کے حضور مسلسل جاتے رہیں اور آپکو ایسے ہی کرتے رہنا چاہیے۔ خدا سے اپنی کمزور جگہوں کیلئے مکاشفات اور رہائی کی درخواست کریں۔ یاد رکھیں کہ خدا کبھی آپکو اپنے فضل کے تخت کے پاس بار بار آتا دیکھ کر بیزار نہیں ہو گا تاکہ آپ اسکی مدد حاصل کرسکیں۔

مَیں آپکو نہیں بتا سکتی کہ مَیں یہ کام اپنی زندگی میں کتنی مرتبہ کرچکی ہوں! خدا ہر بار مجھے مکاشفہ دیتا اور میں کچھ اور آگے بڑھ جاتی۔ اور پھر کافی لمبے عرصے تک ابلیس مجھے احساس جرم اور سزا کے لائق ٹھہرانے سے قاصر رہتا۔ اور پھر مَیں دوبارہ پرانے طرز پر زندگی گزارنا شروع کرتی اور پھر مجھے دوبارہ خدا کے پاس جانے اور کلام کا مطالعہ کرنے کی ضرورت پیش آتی۔ مَیں نے یہ بار بار کیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ کئی سالوں میں خدا سے تازہ مکاشفات لینے کی وجہ سے مَیں آج اس آزادی اور رہائی کا لطف اٹھا رہی ہوں۔

اگر آپکو بار بار ایک بات سیکھنی پڑتی ہے تو آپ ہمت نہ ہاریں۔ پاک روح صابر اور تحمل مزاج ہے۔ اور وہ آپکی مکمل آزادی تک آپکی مدد کرنے کیلئے تیار ہے۔ چاہے اسکے لئے کتنا ہی وقت کیوں نہ لگ جائے۔ اس لئے خدا پر مکمل طور بھروسہ اور انحصار کریں تاکہ خدا آپ پر وہ ظاہر کرے جو آپکے لئے دیکھنا ضروری ہے۔ یہ مت

سوچیں کہ خدا انسانوں کی طرح توقعات رکھتا ہے۔ خدا جانتا ہے کہ ہم سب کمزور ہیں۔ تقریباً تین سال پہلے خدا نے مجھے کمزوری کے تعلق سے مکاشفہ دیا اور یہ کہ کسطرح لوگ اپنے اندر کمزوری رکھتے ہیں۔ خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ جب تک مَیں جسمانی بدن رکھتی ہوں تب تک مجھ سے کوئی نہ کوئی غلطی سرزد ہوتی رہے گی!

ہر کوئی غلطی کرتا ہے! جب مَیں نے یہ بات سمجھ لی تو مَیں اس دباؤ سے آزاد ہو گئی کہ نہ تو خود کامل پسند بننے کی کوشش کروں اور نہ ہی دوسروں کو ایسا کرنے کیلئے دباؤ ڈالوں۔ بائبل مقدس میں یہ بات بار بار دہرائی گئی ہے کہ، ”تمہیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے“، نوٹ کریں کہ فضل اطمینان سے پہلے آتا ہے۔ مجھے یہ سیکھنے کی ضرورت تھی کہ اس سے پیشتر کہ میَں خدا کے اطمینا کو حاصل کروں مجھے خدا کے فضل کو لینے کی ضرورت ہے۔ خدا کا فضل وہ قابلیت ہے جو میری مدد کرتا ہے تاکہ میَں وہ کرسکوں جو مَیں خدا کے بغیر نہیں کرسکتی۔ خدا ہمیں ایسے مقام پر لاتا ہے جہاں ہم صرف اور صرف اُسی پر بھروسہ اور انحصار کریں۔ 1 کرنتھیوں 10:13 کے مطابق،

”لیکن جب کامل آئے گا تو ناقص جاتا رہے گا“

جب یسوع ہمیں لینے آئے گا تو ناقص اور دھندلا پن ختم ہو جائے گا۔ لیکن تب تک مجھے یہ اعزاز حاصل رہے گا کہ مَیں اس پر بھروسہ کرتی رہوں۔ اور آپکے لئے بھی ایسا ہی ہے۔ لیکن ان سب باتوں کا رد کیے جانے سے کیا تعلق ہے؟ جی ہاں، ہر ایک بات کا اسکے ساتھ تعلق ہے! لوگ کاملیت کیلئے قیمت ادا کرتے ہیں تاکہ لوگ انھیں رد نہ کریں۔ لوگ کامل بننے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ خدا انھیں رد نہ کرے۔ حالانکہ اس نے اپنے کلام میں اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ ہم سے پیار کرتا ہے۔ اور ہمیں کبھی بھی رد نہیں کرے گا۔ لیکن یہ ہمارے احساسات ہیں جو ہمارے راستے کی دیوار بن جاتے ہیں۔ ہم محسوس کرتے ہیں! اور محسوس کرتے ہی رہتے ہیں! ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں خدا کے حضور اپنی قبولیت کو خریدنے کی ضرورت ہے۔ اور اسکی قیمت! ہماری اپنی کاملیت ہے!

کیا آپ اس بات کو سمجھ رہے ہیں کہ رد کیے جانے اور کامل بننے کی کوشش کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

یاد رکھیں یسوع نے کہا،

”مَیں اس لئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت کی زندگی پائیں“

(یوحنا 10:10)

اگر آپ اس کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں تو یقیناً آپکی آنکھیں کھل چکی ہوں گی۔ اور اب آپ کاملیت کے ذریعے دوسروں سے بچنے کی کوشش نہیں کریں گے! میرا ایمان ہے کہ آپ خدا میں خوش رہنے کیلئے ایک نئے دور میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور آپ پہلے سے بڑھ کر زندگی سے لطف اندوز ہونے کیلئے نئے دن کا آغاذ کر چکے ہیں۔ خدا پر بھروسہ کریں۔ اور اب شریعت پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیں۔

”کیونکہ جتنے شریعت کے اعمال پر تکیہ کرتے ہیں وہ سب لعنت کے ماتحت ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جو کوئی ان سب باتوں کے کرنے پر قائم نہیں رہتا جو شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں وہ لعنتی ہے“(گلتیوں 10:3)

مَیں نہیں چاہتی کہ آپ دوبارہ اسی طرح زندگی گزارنا شروع کر دیں۔ خدا نہیں چاہتا کہ آپ دوبارہ بوجھ تلے دب جائیں۔ اور یقیناً آپ بھی نہیں چاہیں گے کہ آپکے ساتھ ایسا ہو۔ اعمال۔۔۔اعمال۔۔۔اعمال۔۔۔اور اسکا نتیجہ ہمیشہ مایوسی ہو گا۔ اگرچہ آپ نے بہت محنت کی لیکن آپکو متوقع نتائج حاصل نہیں ہوئے۔ آپ خود کو اپنی ذاتی کوشش سے بہتر نہیں بنا سکتے۔ یہ صرف خدا پر ایمان اور بھروسے کے ذریعے ممکن ہے۔ خدا ہمیں کوشش کرنے دیتا ہے۔ لیکن آپکی یہ کوشش خدا پر بھروسے کے ساتھ ہے نہ کہ خدا سے جدا ہو کر۔ آئیں ایک مشہور حوالے پر دوبارہ نظر دوڑائیں:

”مَیں انگور کا درخت ہوں اور تم ڈالیاں۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور مَیں اس میں وہی بہت پھل لاتا ہے۔ کیونکہ مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے“

(یوحنا 5:15)

اب ہمیں مزید مایوسی کی لعنت کے ماتحت زندگی گزارنے کی ضرورت نہیں۔ ہر بار جب آپ ناکام ہو جائیں اور مایوسی کو محسوس کریں تو کامل یسوع پر نگاہ کریں! لیکن دوسروں سے رد کیے جانے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ یسوع نے کہا، ''اسکے بارے میں فکر مند نہ ہوں۔ اگر لوگ تمہیں رد کرتے ہیں تو در حقیقت مجھے رد کرتے ہیں!'' یہ بات یسوع نے ان ستر شاگردوں کو بتائی جنکو اس نے بھیجا تھا۔ لگتا ہے کہ وہ اس بات کیلئے فکر مند تھے کہ آیا انھیں قبول کیا جائے گا یا نہیں۔ یسوع نے کہا، اگر کوئی تمہیں قبول نہیں کرتا تو وہ مجھے قبول نہیں کرتا!'' آپ یسوع کو تکتے رہیں! اسے بھی رد کر دیا گیا تھا! کلام مقدس میں لکھا ہے:

''جس پتھر کو معماروں نے رد کیا، وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا''

(متی 42:21)

اگر آپکی آنکھیں یسوع پر لگی ہیں تو ایک دن آئے گا کہ وہ آپکو اُٹھا کھڑا کرے گا اور سر فراز کرے گا۔ اور وہ لوگ جو آپکو رد کرتے ہیں اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھیں گے! جو آپکو رد کرتے ہیں وہی آپکو دیکھ کر کہیں گے، ''مجھے یقین نہیں آرہا!'' اور آپ کہیں گے، ''مجھے بھی نہیں!''

کلام مقدس میں مرقوم ہے:

''یہ آدمیوں سے تو نہیں ہو سکتا لیکن خدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے''

(متی 26:19)

مَیں پریشان رہا کرتی تھی کہ میری زندگی الجھی اور بکھری ہوئی ہے۔ لیکن جس دن مَیں نے یہ مکاشفہ حاصل کر لیا کہ خدا نے سب چیزوں کو بغیر کسی چیز کے خلق کیا۔ مَیں نے سوچا، ''اگر خدا سب چیزوں کو بغیر کسی چیز

کے پیدا کر سکتا ہے تو وہ میری بکھری زندگی سے کچھ بہتر ہی تخلیق کر سکتا ہے !اس لئے اے خدا مَیں اپنی بکھری زندگی کو تیرے سپرد کرتی ہوں!" میرا مطلب ہے کہ اگر خدا سورج،چاند،ستاروں، آسمان، سمندر اور پہاڑوں کو بغیر کچھ استعمال کیے بنا سکتا ہے تو سوچیں کہ وہ میری بکھری ذات سے کیا کچھ تخلیق نہیں کر سکتا! مَیں نہیں جانتی کہ آپکا اسکے بارے میں کیا خیال ہے۔ لیکن مجھے اس بات سے کافی حوصلہ اور امید ملی ہے!

"اس لئے جو اسکے وسیلہ سے خدا کے پاس آتے ہیں وہ انھیں پوری پوری نجات دے سکتا ہے کیونکہ وہ انکی شفاعت کے لئے ہمیشہ زندہ ہے"

(عبرانیوں 25:7)

یہ کس قدر شاندار آیت ہے !وہ مجھے پوری پوری نجات دے سکتا ہے۔ میرے ساتھ جو بھی مسئلہ ہو،یسوع مجھے بچانے کی قدرت رکھتا ہے !مَیں خود کو بچا نہیں سکتی اور نہ آپ خود کو بچا سکتے ہیں! لیکن اگر یسوع مجھے بچا سکتا ہے تو وہ آپکو بھی بچا سکتا ہے! خدا نے میری زندگی میں کچھ ایسا کیا ہے جسکے باعث مَیں نے رہائی کو پالیا ہے۔ جب میں غلطی کرتی ہوں تو مَیں اب اس غلطی کو فوراً یسوع کے پاس لے جاتی ہوں۔ اب مَیں گھنٹوں خود کو مجرم ٹھہرا کر پریشان نہیں کرتی۔ مَیں اب فوراً یسوع کے پاس جاتی ہوں اور کہتی ہوں،"یسوع تو کامل ہے تیرا لہو اب بھی پاکترین مقام میں موجود ہے۔ اور یہی پکارتا ہے، رحم، رحم، رحم، جوئیس مائر پر رحم کیا جائے! یسوع تو اس وقت بھی باپ کی دہنی طرف بیٹھا میری شفاعت کر رہا ہے! مَیں تجھ پر بھروسہ رکھتی ہوں۔

مَیں ایک مثال کے ذریعے اس بات کو سمجھانا چاہوں گی۔ مثال کے طور پر اگر مَیں کسی تھیٹر میں جاؤں اور میرے پاس بوسیدہ اور نامکمل ٹکٹ ہو اور دربان میرے ٹکٹ کو دیکھ کر کہے گا،"محترمہ آپ اندر نہیں جا سکتیں۔ آپکا ٹکٹ ٹھیک نہیں ہے! یہ نامکمل ہے۔ اس پر حروف گھسے اور کنارے پھٹے ہوئے ہیں۔ مَیں آپکو اندر جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔" لیکن اگر میری تھیٹر کے مینیجر سے واقفیت ہو اور وہ قریب ہی کھڑا ہو اور وہ

میرے پاس آئے اور کہے، ''یہ میری بہت قریبی دوست ہیں، انھیں اندر جانے دد۔'' تو دربان اپنا فیصلہ بدل لے گا اور کہے گا، ''یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں! آپ فوراً! اندر جائیں!''

مجھے دلیر ہو کر یہ کہنا ہے، ''مَیں یسوع کی قریبی دوست ہوں! وہ میرا قریبی دوست ہے! اور اگر میرے ٹکٹ کے ساتھ کوئی مسئلہ ہوا تو وہ اس کو خود ہی ٹھیک کرلے گا! مَیں تو بس اس پر بھروسہ کرتی رہوں گی۔

باب ہشتم

انسانوں کا خوف

انسانوں کا ڈر ہمیں خدا کو خوش کرنے کی بجائے لوگوں کو خوش کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ ایسا شخص جسکی زندگی میں رد کیے جانے کی جڑ ہے وہ انسانوں کو خوش کرنے کے پھندے میں آسانی سے پھنس جاتا ہے۔ ہم انسانوں کو خوش کرنا چاہتے ہیں کیونکہ اسطرح وہ ہمیں رد نہیں کر سکیں گے۔ کیا یہ بات درست نہیں!

یہ کس قدر پُر فریب اور خطرناک بات ہے۔ اگر اس طریقے کو استعمال کرتے ہوئے دوست بنائے جاتے ہیں تو اسی اصول اور طریقے پر تعلقات کو قائم بھی رکھنا پڑے گا۔ یعنی عمر بھر لوگوں کو خوش کرنے کی کوشش میں لگے رہنا پڑے گا۔ یہ انسانوں سے خوف کا نتیجہ ہے۔ اس لئے رد کیے جانے کا خوف نہایت ہولناک جوا ہے۔ اس بات میں مَیں آپکی مدد کروں گی تا کہ آپ یہ جان لیں کہ خدا کی نسبت انسان کو خوش کرنا گناہ ہے! شاید آپ نے اس سے پہلے ایسا سوچا نہیں ہو گا۔ رومیوں 23:14 کے مطابق،

"جو کچھ اعتقاد کے ساتھ نہیں وہ گناہ ہے"

جب مَیں انسانوں کو خوش کرنے والی تھی تو مَیں یہ کام ایمان سے نہیں کرتی تھی۔ کیونکہ مَیں انسانوں کے خوف کے تابع تھی نہ کہ خدا کے تابع۔ گناہ کیا ہے؟ اگر آپ لفظ گناہ کا مطالعہ کریں تو آپ یہ جان سکیں گے کہ اسکا لفظی مطلب (اسٹرانگ کی نیئے عہد نامہ کی یونان لغت کے مطابق) نشان سے ہٹ جانا، خدا کی مرضی کو پورا نہ کر پانا۔ یہ خدا کی مرضی ہے کہ ہم پاک روح کی راہنمائی میں چلیں نہ کہ لوگوں کی خواہشات کے مطابق۔ اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم کبھی دوسروں کیلئے کچھ نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن اسکا مطلب یہ ضرور ہے کہ ہماری زندگی میں اول درجہ خدا کو ملنا چاہیے۔

ہمیں لوگوں کیلئے اس لئے کام نہیں کرنا کہ کہیں وہ ہم سے ناراض نہ ہو جائیں یا ہمیں رد نہ کر دیں۔ اور اس لئے بھی نہیں تاکہ ہم خدا کی مرضی سے پیچھے ہٹ جائیں۔ ہمیں ہمیشہ اس بات کا انتخاب کرنا ہے کہ ہم خدا کو خوش کرنے والے ہوں نہ کہ لوگوں کو خوش کرنے والے۔ اس کتاب کو لکھتے ہوئے مَیں نے کافی حصہ اس بات کیلئے مختص کیا ہے کہ اگر یہ واقعی آپکی زندگی کا مسئلہ رہا ہے تو آپکی مدد کروں تاکہ آپ الزام اور احساس جرم سے رہائی پاسکیں۔ لیکن میرا مقصد یہ ہر گز نہیں کہ مَیں آپکی زندگی میں دشمن کیلئے راستہ بناؤں۔ مَیں یہ بات اچھی طرح سمجھتی ہوں۔ جیسا کہ مَیں یہ بات کتاب لکھ رہی ہوں اور اُن لوگوں سے مخاطب ہوں جو انسانوں کو خوش کرنے کے پھندے میں جکڑے ہوئے ہیں تو جب مَیں یہ کہتی ہوں کہ ایسا کرنا گناہ ہے تو میرا مقصد صرف آپکی آنکھیں کھولنا ہے۔ تاکہ آپ جانیں کہ یہ ایک سنگین مسئلہ ہے۔ میرا مقصد آپکو مجرم ٹھہرانا بھی نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں مجرم ٹھہرانے اور قائل کرنے کے درمیان فرق کو بھی سمجھنا چاہیے۔ خدا مجھے اکثر استعمال کرتا ہے تاکہ لوگوں کو قائلیت دے سکے۔ وہ اپنے کلام اور پاک روح کو استعمال کر کے ہمیں مزید آگے بڑھاتا ہے۔

مَیں یہ کتاب پاک روح کی قائلیت سے لکھ رہی ہوں۔ کیونکہ وہی لوگوں کو گناہ کے تعلق سے قائلیت بخشتا ہے۔ لیکن وہ لوگوں کو مجرم نہیں ٹھہراتا۔ خدا ہمیں قائل کرتا ہے تاکہ ہم اپنی غلطی اور گناہ کو دیکھ سکیں۔ اور اسکا قرار کریں۔ یعنی حقیقت میں گہرے افسوس کا اظہار کریں۔ اور توبہ کریں۔ اس طرح ہم خدا کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ ہمیں اس قابل کرے تاکہ اس بات سے جو ہماری زندگی میں گناہ تھی ہم آزاد ہو کر رہائی میں چل سکیں۔ عبرانیوں 15:4 میں لکھا ہے کہ یسوع ہماری کمزوریوں سے واقف ہے۔ یقیناً وہ واقف ہے! لیکن اسکا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ ہمیں اس بات کی چھوٹ مل گئی ہے کہ ہم گناہ کرتے رہیں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے ہم گناہ کے بندھن میں جکڑے جاتے ہیں۔

انسانوں کے ڈر اور انہیں خوش کرنے کی روح سے رہائی پانا آسان نہیں ہے۔ اسکے لئے اس بات کا مکاشفہ ملنا ضروری ہے کہ یہ کسقدر تباہ کن ہو سکتا ہے۔ اسکے لئے سنجیدگی اور مضبوط ارادے کی ضرورت ہے۔ اس معاملے میں

کنٹرول کرنے اور دوسروں پر ناجائز طور پر قبضہ جمانے والی روحیں شامل ہیں۔ اس لئے وہ آسانی سے اپنی جگہ چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہوں گی۔

میَں کئی سالوں تک اپنے لئے بہانے تراشتی رہی اور بہت ہی کم یا بالکل بھی ترقی نہ کر سکی۔ کیونکہ میَں نے خود سے کہا، ''میَں ان کے بارے میں کچھ نہیں کر سکتی۔ میَں بے بس ہوں۔ میرے ساتھ بدسلوکی کی جاتی رہی ہے۔ بس میرے اندر یہ خوف ہے اور میَں اسکے بارے میں کچھ نہیں کر سکتی''۔ اسی طرح کے بہانے لوگوں کو غلامی میں جکڑے رکھتے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ ان بہانوں کی بنیاد حقیقی واقعات ہوں۔ لیکن خدا کے کلام کی سچائی ہماری زندگی کے حقائق پر غالب آتی ہے۔

ہاں، یسوع ہماری کمزوریوں سے واقف ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں چاہتا کہ آپ انسانوں کے خوف کی غلامی میں رہیں۔ میرا ایمان ہے کہ خدا نے آپکو یہ کتاب دی ہے تاکہ آپ کو اِس خوف سے رہائی دے۔ یا پھر اس لئے تاکہ آپ اُن روحوں کو پہچان سکیں جو آپ پر حملہ آور ہوتی ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ آپ خدا سے پیار کرتے ہیں۔ اور آپ اسکی مرضی میں قائم رہنا چاہتے ہیں۔ اور آپ دشمن کو اجازت نہیں دیتے کہ وہ آپکی زندگی پر بری روحوں کے ذریعے کنٹرول یا قبضہ حاصل کرے۔ اس طرح آپ انسانوں کو خوش کرنے کے گناہ پر دلیری سے حملہ کر سکتے ہیں۔

خدا نے ہمیں آزاد مرضی دی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم خدا اور اسکی راہوں کا انتخاب کریں۔ لیکن وہ کبھی بھی ہمیں مجبور نہیں کرے گا۔ لیکن ابلیس کو زبردستی کرنے، قبضہ اور کنٹرول کرکے آپکو رہائی پانے سے روکنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ابلیس لوگوں میں رد کیے جانے کی جڑ کو استعمال کرتا ہے۔ انسانوں کا خوف یا رد کیے جانے کا خوف ایک ہی بات ہے۔ انسانوں کا خوف کیا ہے؟ دوسروں کی رضامندی کھونے کا ڈر، اکیلے ہونے کا ڈر، لوگوں کے تمسخر اور باتیں بنانے کا ڈر، لوگوں کی ہمارے بارے میں رائے اور سوچ کا ڈر اور اسی طرح کے اور بہت سے ڈر ہیں جو پاک روح کی راہنمائی میں چلنے سے روکتے ہیں۔ ابلیس جانتا ہے کہ خدا ہماری زندگی کیلئے اچھا منصوبہ رکھتا ہے۔ اور اسکا مقصد ہے کہ وہ ہمیں اُس منصوبے کو حاصل کرنے سے روک دے۔

اگر آپ ایسی روحوں سے آزاد ہونا چاہتے ہیں جن کی مَیں نے نشاندہی کی ہے تو آپکو انکا سامنے کرنے اور انکے سامنے ڈٹ جانے کے لئے رضامند ہونے کی ضرورت ہے۔ آپ بھاگنے، کترانے اور ٹالنے سے ان روحوں سے آزاد نہیں ہو سکیں گے۔ ہمیں حالات کا سامنا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ یسوع ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے تا کہ ہماری مدد کرے اور ہمیں قوت دے۔ مسائل سے نپٹنے اور انکی قدرت پر غلبہ پانے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ آپ انکا سامنا کریں اور ڈٹ جائیں۔ اور پاک روح کو کام کرنے دیں تا کہ وہ آپکی راہنمائی کر سکے تا کہ ان مسائل میں سے فتح مند ہو کر نکل سکیں۔ لیکن اگر ہر بار میرے لئے کوئی معجزانہ رہائی کا بندوبست کر دیا جائے تو مَیں شخصی فتح کو کبھی بھی حاصل نہیں کر پاؤں گی۔ خدا کبھی کبھار ہمیں معجزانہ فتوحات بخشتا ہے۔ لیکن تمام تر فتوحات ایسے نہیں ملیں گی۔ وہ دشمن کا سامنا کرنے کیلئے ہمیں قوت عطا کرتا ہے (اسکی قوت کی قدرت) تا کہ ہم شخصی فتح حاصل کر سکیں۔

خوف نہ کھا!

ہم جانتے ہے کہ کلام خدا کہتا ہے کہ "خوف نہ کھا"۔ لیکن بعض وجوہات کی بنا پر ہم نے یہ سوچ لیا ہے کہ خدا کہہ رہا ہے، "خوف محسوس نہ کر!" ایک وقت تھا کہ مَیں سوچا کرتی تھی کہ خوف محسوس کرنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ مَیں بزدل ہوں۔ جب مَیں خوف محسوس کرتی تو مجھے اپنا آپ برا لگتا۔ کئی بار جب مَیں کسی بات میں آگے بڑھنے کے لئے تیار ہوتی تو مَیں اچانک سے خوف محسوس کرتی۔ مَیں اس دن کیلئے دعا کرتی کہ جس دن میرا خوف ختم ہو جائے گا! اور مَیں دوسرے لوگوں سے بھی دعا کرواتی تا کہ مَیں خوف سے آزاد ہو جاؤں! لیکن کئی سال پہلے خدا نے زندگی تبدیل کر دینے والا مکاشفہ عطا کیا۔ اور کبھی کبھار مَیں خود کو صرف اس مکاشفے کی سچائی کے بارے میں یاد دلاتی ہوں۔ بائبل مقدس میں جا بجا لکھا ہے، "خوف نہ کر۔۔۔ خوف نہ کر۔۔۔ خوف نہ کر!" خدا خوف کی روح کے

بارے میں وارننگ دے چکا ہے۔ خدا ہمیں بتانا چاہتا ہے کہ خوف کی روح ہم پر حملہ آور ہو سکتی ہے۔ تا کہ آپکو آگے بڑھنے سے روکے۔

یشوع کے پہلے باب میں لکھا ہے کہ خدا نے یشوع کو حکم دیا کہ وہ اس کام کو پورا کرے جسکا آغاز موسیٰ نے کیا تھا۔

”سو مضبوط ہو جا اور حوصلہ رکھ۔ خوف نہ کھا اور بیدل نہ ہو کیونکہ خداوند تیرا خدا جہاں جہاں تو جائے تیرے ساتھ رہے گا“ (یشوع 9:1)

کیا اگر خوف یشوع پر حملہ نہ کر رہا ہوتا تو خدا اسے انتباہ کرتا؟ در حقیقت خدا یشوع کو کہہ رہا تھا کہ، ”مَیں تجھے ایک خاص کام کرنے کیلئے بھیج رہا ہوں۔ لیکن یشوع مَیں جانتا ہوں کہ خوف تمہارا وہ دشمن ہے جو تمہیں وہ کام کرنے سے روکے گا جسکا مَیں تمہیں حکم دے رہا ہوں!“ کیا خدا یشوع کو خوف محسوس کرنے سے منع کر رہا تھا؟ ہر گز نہیں!

انگریزی لفظ (fear) خوف کا مطلب ہے فرار یا بھاگ جانا، اس لئے اگر ہم اسکا ترجمہ کچھ اسطرح کریں کہ خدا یشوع کو کہہ رہا ہے کہ، ”یشوع، جب تو خوف محسوس کرے تو بھاگنا مت!“ کیا آپ فرق کو سمجھ رہے؟ خدا کہہ رہا ہے، ”جب تم خوف محسوس کرو تو اپنی جگہ پر مضبوطی سے کھڑے رہو اور جان لو کے مَیں تمہارے ساتھ ہوں۔ میری تابعداری کرتے رہو اور وہ کرو جو مَیں نے تمہیں کرنے کا حکم دیا ہے!“ آپ فرق دیکھیں۔ خدا یہ نہیں کہہ رہا کہ خوف محسوس نہ کرو اور اگر تم ایسا کرو گے تو تم ایک بزدل شخص ہو گے!

خوف کا جسمانی رد عمل کیا ہے؟ کپکپانا، دل کی دھڑکن کا تیز ہو جانا، منہ خشک ہو جانا اور پسینہ آنا۔ مجھے بائبل مقدس میں ایسی کوئی آیت نظر نہیں آتی جس میں خدا یہ کہہ رہا ہو کہ، ”جوئیس، تمہیں پسینہ نہ آئے، تم کپکپانا مت، جب تم کسی نئی صورتحال کا سامنا کرو تو تمہارا دل زور زور سے نہ دھڑکے!“ کیا آپ یہ جانتے ہیں کہ جب آپ

کسی نئی چیز کا سامنا کرتے ہیں تو خوف کی روح حملہ آور ہوتی ہے۔ جب آپ اپنی زندگی میں رہائی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو خوف کی روح ہمیں غلامی میں جکڑے رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ جب خدا کا وقت آتا ہے کہ وہ آپکو رہا کرے تو آپ کیلئے موقع ہوتا ہے کہ آپ اس شخص یا صورتحال کا سامنا کریں جس سے آپ خوفزدہ ہیں۔ یہ وقت ہے کہ آپ اپنے بارے میں فرق طرح سے سوچنا شروع کریں۔ خوف آپکو بندھن میں جکڑے رکھے گا۔ اس سے جان چھڑانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ سنجیدگی اور ٹھوس انداز میں کہیں کہ، "مَیں جانتا ہوں کہ خدا نے مجھ سے کلام کیا ہے اور اب مَیں آگے ہی بڑھوں گا!"

لوگ کیا سوچیں گے اور کیسا ردعمل ظاہر کریں گے

جب ہم انسانوں سے خوف کے بارے میں بات کرتے ہیں تو وہ کیا بات ہے جس کی وجہ سے ہم خوف کا شکار ہو جاتے ہیں؟ ہم اس بات کا خوف کرتے ہیں کہ لوگ کیا سوچیں گے! اس پر غور کریں: دوسرے لوگوں کے خیالات ہمارے ساتھ کیا کر سکتے ہیں؟ اسکے باوجود ہم دشمن کے آگے گھٹنے ٹیک دیتے ہیں۔ اور وہ اس لئے کہ ہم سوچتے ہیں کہ لوگ ہمارے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔ لیکن ہم اکثر نہیں جانتے کہ لوگ ہمارے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔ لیکن رد کیے جانے کی جڑ ہمیں ہمیشہ بدترین خیالات سوچنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

ہم ابلیس کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ کہے، "اگر تم ایسا کرو گے تو لوگ کیا سوچیں گے؟ اگر تم نے یہ قدم اٹھایا تو پھر ناکام ہو جاؤ گے۔ اور پھر لوگ کیا سوچیں گے؟ وہ یہ سوچیں گے کہ تم نے خدا سے اچھی طرح راہنمائی نہیں لی تھی! وہ سوچیں گے کہ تم تو بس ناکام ہی رہتے ہو۔ وہ یہ سوچیں گے یا فلاں بات سوچیں گے اور نا جانے کیا کیا سوچیں گے۔" ہم اپنی زندگی کی باگ دوڑ دوسرے لوگوں کے خیالات اور سوچ کے تابع کیوں کریں؟ اگر انھیں کوئی مسئلہ ہے تو آپ چاہے جو بھی کریں وہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ آپکے بارے میں سوچیں گے!

انسان کا خوف یہ ہے کہ لوگ کیا سوچیں گے۔ لیکن یہ خوف اس بات کا بھی ہے کہ لوگ کیا کہیں گے اور کیا کریں گے۔ مَیں سمجھتی ہوں کہ ہم اس بات کیلئے بھی خوف محسوس کرتے ہیں کہ لوگ کیا نہیں کہیں گے اور کیا نہیں کریں گے! اگر میَں کچھ کرتی ہوں اور آپ اسے پسند نہیں کرتے تو آپ مجھے رد کرتے ہیں۔ اور اسطرح میرا اور آپکا تعلق اور دوستی ختم ہو جائے گی۔ آپ مجھ سے بات بھی کرنا پسند نہیں کریں گے اور کوئی توجہ بھی نہیں دیں گے۔ اور اسطرح مجھے رد کیے جانے کے دکھ سے نپٹنا پڑے گا۔ میَں کئی حوالہ جات سے یہ ثابت کر سکتی ہوں کہ ابلیس رد کیے جانے کے خوف کو استعمال کر کے لوگوں کو خدا کی مرضی پر چلنے سے روک دیتا ہے۔ آئیے پڑھتے ہیں کہ پولس گلتیوں 10:1 میں کیا کہتا ہے:

’’اب مَیں آدمیوں کو دوست بناتا ہوں یا خدا کو؟ کیا آدمیوں کو خوش کرنا چاہتا ہوں؟ اگر اب تک آدمیوں کو خوش کرتا رہتا تو مسیح کا بندہ نہ ہوتا‘‘

ہم سب مشہور و مقبول ہونا چاہتے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں؟ میَں اپنے سکول کے زمانہ میں کبھی بھی شہرت حاصل نہ کر سکی۔ لیکن میری خواہش تھی کہ میرے بچے مشہور ہوں۔ لیکن ایسا بھی نہ ہو سکا! ہم اکثر غلط مقاصد کیلئے خواہش کرتے ہیں۔ مَیں چاہتی تھی کہ میری بیٹیاں سکول میں شہزادیاں اور گروپ لیڈرز بنیں اور میرے بیٹے شہزادے، جن پر لڑکیاں اور لڑکے فدا ہو جائیں اور وہ کھیلوں میں بھی سب سے نمایاں اور ہیرو ٹائپ بنیں۔ مجھے بہت دکھ ہوتا جب میرے بچے بہت سے محبوب یا محبوبائیں حاصل کرنے میں ناکام رہتے۔ لیکن ایک دن خدا نے مجھ پر یہ ظاہر کیا کہ، ’’جوئیس، تم یہ سب کچھ اپنے بچوں کیلئے چاہتی ہو۔ کیونکہ تم خود یہ کبھی حاصل نہیں کر سکی۔ لیکن میَں تمہارے بچوں کو مصیبت سے بچا رہا ہوں۔ کیونکہ میَں انکی زندگی کیلئے منصوبہ رکھتا ہوں!‘‘

جب کبھی نوجوان لوگ مشہور ہو جاتے ہیں تو انکے ساتھیوں کی جانب سے ان پر دباؤ ہوتا ہے کہ تمام تعلقات کو قائم رکھیں۔ اور اس طرح وہ غلط سمت کی طرف بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر خدا میری یہ دعا قبول کر لیتا کہ میرے بچے سکول میں مشہور ترین ہوں تو اسکا نتیجہ بہت برا نکلتا۔ لیکن اب میرے تمام بچے میرے ساتھ خدا کی

خدمت کرتے ہیں۔ میرے تینوں بچے خداپرست ازدواجی بندھن میں ہیں۔ اور خداہمارے سب سے چھوٹے بیٹے کو جو ابھی سکول میں ہے،اس کیلئے بھی ایک خداپرست ساتھی کامنصوبہ رکھتاہے۔ سوچیں کہ اگر خدامیری مقبول ہونے کی دعاسن لیتا تو میرے بچوں کاانجام کیا ہوتا؟اس لئے آئیں،انسانوں کی نسبت خدا کی نظر میں مقبول ہونے کی آرزو کریں۔

اس بات کیلئے اداس اور پریشان نہ ہوں کہ بیس یا پچیس لوگ ہر وقت آپکو فون نہیں کرتے یا آپکے گھر کے گرد نہیں منڈلاتے۔ خداکو تلاش کریں اور دعاکریں۔ خداکی حضوری میں جائیں تاکہ وہ درست لوگ آپکی زندگی میں لائے۔ چونکہ جب ایک بار آپ کسی تعلق اور رشتے میں بندھ جاتے ہیں تو پھر آپکو وہ قائم رکھناپڑتا ہے۔ اور ایک مشہور شخصیت ہونے کے طور پر ایسے تعلقات کو قائم رکھنا بہت دباؤ میں لے جاتا۔

خدمت کے آغاز سے کئی سال پہلے میرا تعلق ایک مسیحی تنظیم سے تھا۔ وہاں لوگوں کاایک گروپ تھاجس میں مَیں شامل ہوناچاہتی تھی۔ اور جب تک مَیں اس گروپ میں شامل نہ ہو گئی، مَیں نے بہت محنت کی اور قائل کرتی رہی۔ اور مزید محنت کرتی رہی اور لوگوں پر ہوشیاری سے کنٹرول حاصل کرتی گئی۔ لوگوں کیلئے خاص کام اور مہربانیاں کیں۔ اور انھیں متاثر کرتی رہی۔ لیکن مَیں نے یہ جان لیا کہ جب ایک شخص ان طریقوں کو استعمال کرکے تعلقات بناتاہے تو ان تعلقات کو قائم رکھنے کاصرف ایک ہی راستہ رہ جاتاہے اور وہ ہے لوگوں کےہاتھوں میں اپنی زندگی کاریموٹ کنٹرول تھمادینا!

آپ جانتے ہیں کہ میرے ساتھ کیا ہوا؟ جب مجھے پاک روح کابپتسمہ ملااور خدانے مجھے منادی کیلئے بلاہٹ دی تو مَیں نے ان باتوں پر ایمان رکھناشروع کیااور ان باتوں میں (جنکو مَیں اب اچھی طرح سمجھ چکی ہوں) بڑھناشروع کیا۔ اسی گروپ کے لوگ میرے پاس آئے اور کہا، "تم ان باتوں پر ایمان رکھتی ہو جو تم کہتی ہو تو پھر ہمارااور تمہاراساتھ اب ممکن نہیں رہا! یاہمیں اپناؤیااپنے عقائد کو!" اور یہ مسیحی لوگوں کا گروپ تھا! یہ مت

سوچیں کہ ابلیس آپکے بہترین دوستوں کو خدا کی مرضی پوری نہ کرنے کیلئے آپکے خلاف استعمال نہیں کرے گا! اس لئے آپکو یہ اچھی طرح معلوم ہونا چاہیے کہ خدا نے آپ سے کیا کلام کر رہا ہے۔

خدا کا کلام ہمیں سکھاتا ہے کہ یسوع نے اپنے آپکو خالی اور پست کر لیا اور پھر خدا نے اسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے (فلپیوں 2:7-11)۔ اگر ہم اپنی ساکھ کے بارے میں فکر مند ہیں تو بہتر ہو گا کہ یسوع کی طرح ہم بھی اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس فکر سے جان چھڑا لیں۔ اور اگر ہم مسلسل اس کوشش میں رہیں گے کہ کسطرح اپنی ساکھ بنائیں اور مشہور ہو جائیں تو آپ ابلیس کیلئے موقع فراہم کر رہے ہیں۔ اسے صرف اِتنا ہی کرنا ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کا بندوبست کرے جو آپکو رد کر دے۔ اور آپ ٹوٹ کر بکھر جائیں گے!

آگے بڑھنے کا مطلب مقابلہء شہرت میں حصہ لینا نہیں ہے!

کیا آپ نے غور کیا کہ پولس نے گلتیوں 1:10 میں کیا کہا؟

"اگر اب تک آدمیوں کو خوش کرتا رہتا تو مسیح کا بندہ نہ ہوتا!"

کیا آپ جانتے ہیں کہ کتنے ہی لوگ خدا کی مرضی کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کرتے؟ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جس دن وہ ایسا کرنا شروع کر دیں گے تو لوگوں میں مقبولیت کو کھو دیں گے! ہر بار جب خدا اس بات کیلئے تیار ہوتا کہ میری خدمت کو مزید آگے بڑھائے اور اگلے درجہ میں داخل کرے تو مجھ پر ابلیس کی جانب سے رد کیے جانے کا بہت بڑا حملہ ہوتا۔ اور ہر بار حملہ کرنے والے وہ لوگ تھے جو میرے بہت قریبی تھے۔ یہ مت سوچیں کہ ابلیس صرف ان لوگوں کو استعمال کرے گا جن کو آپ کچھ نہیں سمجھتے یا بالکل پرواہ نہیں کرتے! جو لوگ آپکے قریب ہیں وہ آپکو بتا دیں گے کہ، "اگر تم ہماری طرح نہیں کرو گے تو ہم یہ تصور کریں گے کہ تم عجیب اور غیر معقول ہو!"

ایسے لوگ جو اپنی زندگی میں رد کیے جانے کی جڑ رکھتے ہیں اپنے گھٹنے اس دباؤ کے آگے ٹیک دیتے ہیں اور وہ اس بات سے واقف بھی نہیں ہوتے کہ وہ ایسا کر رہے ہیں۔ وہ ہر ممکن طریقہ اختیار کریں گے تاکہ خود کو لوگوں کی نظر میں پسندیدہ بنائیں اور لوگوں سے یہ کہلوائیں کہ ہم کس قدر اچھے ہیں۔ اس لئے جو لوگ رد کیے جانے کی جڑ رکھتے ہیں وہ خود کو اسطرح کی باتوں میں مصروف رکھتے ہیں۔

مَیں بغاوت کرنا نہیں سیکھا رہی۔ مَیں یہ نہیں سیکھا رہی کہ آپ ہر وقت وہ کرتے رہیں جو آپ کرنا چاہتے ہیں۔ میرا کہنے کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے۔ اگر آپ باقاعدہ کسی کے اختیار کے نیچے ہیں تو اسکی حکمت اور اصلاح پر کان لگائیں۔ مَیں بتانا یہ چاہ رہی ہوں کہ ایسے لوگوں کو جنکا آپ سے دور کا بھی واسطہ نہیں انھیں اپنی زندگی کو روندنے نہ دیں۔ بعض اوقات وہ لوگ جن کے اختیار کے نیچے آپ ہیں وہ بھی اختیار کا غلط استعمال کرتے ہوئے آپکو کنٹرول کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن اگر ایسے لوگ خدا کے دیے ہوئے اختیار کے مطابق آپکو چلاتے ہیں تو وہ آپکی مدد کر سکیں گے کہ کسطرح اپنی زندگی میں خدا کی کامل مرضی کو حاصل اور پورا کریں۔ وہ اپنے اختیار کو اس لئے استعمال نہیں کریں گے تاکہ وہ اپنی مرضی اور خوشی کو پورا کریں۔

یوحنا 42:12 پر غور کریں:

"تو بھی سرداروں میں سے بھی بہتیرے اُس پر ایمان لائے مگر فریسیوں کے سبب سے اقرار نہ کرتے تھے تا ایسا نہ ہو کہ عبادت خانہ سے خارج کیے جائیں"

جب مجھے پاک روح کا بپتسمہ ملا اور انجیل کی بشارت کی بلاہٹ ملی تو جس کلیسیاء سے میرا تعلق تھا مَیں وہاں سے نکال دی گئی۔ کلیسیاء کی لیڈرشپ نے مجھے چلے جانے کو کہا۔ میرے لئے یہ بہت مشکل تھا کیونکہ میری تمام تر زندگی اس کلیسیاء میں گزری تھی۔ اور اس لئے بھی کیونکہ مَیں نے اس گروپ میں شامل ہونے کیلئے بہت محنت کی تھی! کاش آپ اس وقت یہ دیکھ سکتے کہ مَیں نے کس قدر محنت کی تاکہ میرا شوہر کلیسیاء میں ایلڈر کے عہدے کو حاصل کر سکے! مَیں چاہتی تھی کہ میرا شوہر ایک اہم شخص ہو!

ایسے لوگ جو اپنی قدر و مقام کی بنیاد مسیح کو نہیں بناتے وہ ہمیشہ ان چیزوں کی تلاش میں رہتے ہیں جو انھیں انکے اہم ہونے کا احساس دلا سکیں۔ اس لئے انکے سب دوست انکی مرضی کے عین مطابق ہونے چاہیے۔ انکے دوستوں کو اعلیٰ ترین اور با اختیار مقام پر ہونا چاہیے تا کہ وہ بھی خود کو اہم محسوس کر سکیں۔ اس لئے وہ لوگوں کو قائل کرنے اور کنٹرول کرنے کی کوشش کریں گے اور اسی طرح کے اور بہت سے کام کریں گے تا کہ وہ بھی اس مقام پر پہنچ سکیں۔

اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اعلیٰ ترین مقامات تک پہنچنا مشکل ہے تو پھر آپ انتظار کریں اور دیکھیں کہ ان مقامات پر قائم رہنا بھی کس قدر مشکل ہے!

43 آیت میں لکھا ہے:

"کیونکہ وہ خدا سے عزت حاصل کرنے کی نسبت انسان سے عزت حاصل کرنا زیادہ چاہتے ہیں"

کیا یہ شاندار آیت نہیں ہے؟

خدا کو خوش کرنے کا فیصلہ کریں!

ہمیں ہر قیمت پر یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ہم انسان کی نسبت خدا کو خوش کریں گے۔ چاہے اسکے لئے ہمیں اپنی ساکھ اور دوستوں کو ہی کیوں نہ کھونا پڑے۔ ضرور ہے کہ ہم خدا کو خوش کرنے کا فیصلہ کریں۔ اسکے لئے ہمیں دوستوں کی قیمت ادا کرنا پڑے گی۔ لیکن خدا ہمیں نئے دوست عطا کریگا۔ اس وقت میں اور ڈیو بہت سے قیمتی دوست رکھتے ہیں! یہ وہ لوگ ہیں جو ہمارے ساتھ کام کرتے ہیں۔ ہم سے پیار کرتے ہیں اور ہمارے ساتھ ملکر دعا کرتے ہیں۔ جب ہم منادی کیلئے جاتے ہیں تو وہ ہمارے لئے شفاعت کرتے ہیں۔ اب ہم جان گئے ہیں کہ حقیقی

دوست ہونا کیا ہے۔ دوست کا مطلب یہ نہیں جو آپکے پاس آئے اور کہے، ”اگر تم میری طرح کام نہیں کرو گے تو ہماری دوستی ختم!“ یہ وہ لوگ ہیں جو آپ پر کنٹرول حاصل کرنا اور ناجائز قبضہ کرنا چاہتے ہیں!

جن لوگوں کو مَیں بطور دوست جانتی ہوں وہ میری مدد کرتے ہیں تاکہ مَیں مسیح کی مانند بنتی جاؤں۔ یہ سچے اور حقیقی دوست ہیں۔ ایسے دوست جو مجھ سے حسد نہیں کرتے۔ وہ آگے بڑھنے میں میرے مددگار ہیں۔ وہ مجھے پیچھے کرنے کی کوشش نہیں کرتے تاکہ خود آگے ہو سکیں۔

اکثر جب لوگ آپ سے یہ کہیں کہ، ”تم مجھے خوش کرو یا پھر مجھ سے دور ہو جاؤ!“ تو یہ آپکے لئے حق میں بہتر ہے۔ کم از کم آپ یہ تو جان لیتے ہیں کہ انکی اصلیت کیا ہے۔ لیکن زیادہ تر کنٹرول کرنے کا منصوبہ اور طریقہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ شاید انکے چہرے کے تاثرات ایسے ہوں کہ ”جو کچھ آپ کر رہے ہیں وہ اس بات سے خوش نہیں“۔ اور انکے چہرے کے وہ تاثرات شاید آپکو اپنا ارادہ بدلنے پر مجبور کر دیں یا پھر شاید آپ کوئی اور راستہ اختیار کر لیں۔

کیونکہ میں آزاد ہونا چاہتی ہوں اس لئے مَیں خدا کے ساتھ ملکر ایسی باتوں کی نشاندہی کروں گی! اور مَیں دوبارہ کہوں گی، ”مَیں بغاوت کرنا نہیں سیکھا رہی۔“ ”مَیں اپنے شوہر کے تابع ہوں۔ اور ہم دونوں اپنے مقامی پاسبان کے تابع ہیں۔ اگر ہمارا پاسبان میرے اور ڈیو کے پاس آ کر یہ کہے کہ، ”میرا خیال ہے کہ آپ جو بھی کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں تو آپ غلطی پر ہیں“۔ تب ہم خدا کے حضور دعا میں خدا کی مرضی کو دریافت کرنا شروع کریں گے۔ مجھے دوبارہ کہنے دیں: آپکو درست اور خدا پرست اختیار کے نیچے رہنے کی ضرورت ہے۔ مَیں بغاوت نہیں سیکھا رہی۔ بعض اوقات کنٹرول اور دوسروں پر ناجائز طور پر قبضہ کرنے اور انسانوں کے خوف کے تعلق سے سیکھانا مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ اکثر لوگ اسکا غلط مطلب اخذ کر لیتے ہیں۔ مَیں جو بات سکھانا چاہ رہی ہوں وہ یہ ہے کہ خدا آپ سے کیا کہنا چاہ رہا ہے۔ اور پھر اسکی مرضی کو پورا کرنے کیلئے آپکو جو بھی کرنا پڑے وہ آپ کریں۔ مَیں دعوے سے کہہ سکتی ہوں کہ ایسے لوگوں کی تعداد زیادہ ہے جو انسانوں کے خوف کے باعث خدا کی مرضی کو پورا نہیں کر پا رہے ہے

نسبت ان لوگوں کہ جو کبھی بھی اس بات کی کوشش نہیں کریں گے کہ وہ دشمن کے حملہ کے برخلاف آگے بڑھیں اور خدا کی کامل مرضی کو پورا کریں۔

خدا کے لوگوں کیلئے بے حد ضروری ہے کہ وہ تابعداری میں چلیں۔ پولس کہتا کہ اگر ہم آدمیوں کو خوش کرنے والے ہیں تو پھر ہم خدا کو کبھی بھی خوش نہیں کر سکتے۔ آپ مسیح کے خادم اور غلام نہیں ہو سکتے (گلتیوں 10:1)۔ غلام اور خادم وہ ہے جو کہے، "ٹھیک ہے یسوع، میَں اپنی مرضی سے تیری خدمت اور غلامی میں آتا ہوں۔ میَں وہ کرنا چاہتا ہوں جو تو چاہتا ہے۔ چاہے اسکے لئے مجھے کتنی ہی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔ اب میَں صرف تیرا ہوں! اپنی مرضی کو میری زندگی میں پورا کر!" جب میَں نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ میَں یسوع کی خادمہ بنوں گی تو میَں نے دوست کھودیے۔ میرے خاندان کے کچھ لوگ مجھ سے بہت ناراض ہوگئے۔ کافی عرصہ تک میَں نے خود کو برادری سے خارج کیا ہوا محسوس کیا۔ لیکن اب میَں اتنی خوش ہوں کہ بیان نہیں کر سکتی۔

پاک روح کے بپتسمہ سے پہلے میَں بہت خستہ حال اور مفلس تھی! میَں نے درست دوستوں کے انتخاب کیلئے بہت محنت کی اور اس بات کو یقینی بنایا کہ ڈیو کلیسیاء کا ایلڈر بن جائے۔ ایسی کوئی دعوت نہیں ہو سکتی تھی جس میں ہمارا خاندان مدعو نہ ہو! اور اگر کوئی ایسی دعوت کرتا جس میں ہمیں مدعو نہ کیا گیا ہوتا تو میَں اس بات کی بھر پور کوشش کرتی کہ مجھے بھی دعوت نامہ مل جائے!

کیا آپکو یاد ہے کہ آپ کو کب ناراض کیا گیا؟ یا دکھ پہنچایا گیا اور آپ بہت پریشان اور فکرمند ہوئے ہوں جب آپکو کسی نے دعوت نامہ نہ بھیجا ہو؟ کیا آپ نے اس وقت خود کو رد کیا ہوا اور بے وقعت محسوس کیا؟

آپ آزاد ہو سکتے ہیں! خدا پر بھروسہ کریں۔ اگر آپکو وہاں ہونا چاہیے تو دعوت نامہ ضرور ملے گا۔ اگر آپکو دعوت نہیں ملتی تو پھر آپ کو خدا میں خوشی منانے کی ضرورت ہے!

باب نہم

ناجائز قبضہ اور کنٹرول

انگریزی لغت ویبسٹر کے مطابق لفظ (manipulation) کا مطلب ہے، دھوکے اور عیاری سے دوسروں پر اثر انداز ہونا، دوسروں کو مہارت سے اپنے مقاصد کیلئے کنٹرول کرنا۔

دوسروں کو قابو میں کرنا گناہ ہے۔ یہ ایک قسم کی جادوگری ہے! میرا کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ اگر آپ دوسروں کو اپنے قابو اور کنٹرول میں کرنے والوں میں سے ہیں تو آپ جادوگر یا بدروح گرفتہ ہیں۔ لیکن حقیقت میں دوسروں پر کنٹرول اور قبضہ حاصل کرنا جادوگری کا اصول ہے۔ ابلیس اسی اصول کے تحت کام کرتا ہے۔

خدا آپکی مدد اور راہنمائی کرنا چاہتا ہے۔ خدا آپکو اس وقت کنٹرول کرے گا جب آپ اسے اس بات کی اجازت دیں گے۔ ہر بار جب خدا مجھ سے کہتا ہے کہ، "جوئیس، میں چاہتا ہوں کہ تم یہ کرو"۔ تو میں کہتی ہوں، "خداوند جو تو چاہتا ہے وہ میں بھی چاہتی ہوں۔ میں خود کو تیرے حوالے کرتی ہوں۔ اگر یہ تیری مرضی ہے تو میری بھی مرضی ہے"۔ لیکن اگر آپکی مرضی نہیں تو خدا آپکو مجبور نہیں کریگا۔

دوسری طرف ابلیس کو اس بات کی پرواہ نہیں کہ آپکو کسطرح کنٹرول کرے۔ اسکو بس اس بات سے غرض ہے کہ وہ اپنے مقاصد کو پورا کرے۔ وہ بدروحوں کی مدد سے آپکے ذہن پر قبضہ اور کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ ایسا کرنے کے لئے وہ دوسرے لوگوں کو استعمال کرے گا۔ شاید ان لوگوں کو بھی جو آپ سے پیار کرتے ہیں۔ اور وہ بھی یہ نہیں جان پائیں گے کہ انھیں آپکے خلاف استعمال کیا جارہا ہے۔ کیونکہ آپ انکا سامنا نہیں کرتے۔ اسلئے وہ مسلسل آپکو کنٹرول کرتے رہتے ہیں! ایسا شخص جو آپکو کنٹرول کررہا ہے اس بات کو جان لیتا ہے کہ آپ اسکا سامنا نہیں کررہے اور چاہتے ہیں کہ حالات یونہی رہیں!

اگر آپ کافی لمبے عرصے تک کسی تعلق یا رشتے کو اسی ڈگر پر چلاتے رہیں تو وہ شخص جو آپکو کنٹرول کر رہا ہے اس بات کا عادی ہو جائے گا۔ چونکہ آپکا تعلق غلط اصول پر قائم ہے، اس لئے جب آپ اس سے جان چھڑانا چاہتے ہیں تو اسکا نتیجہ صرف جنگ ہے! چونکہ آپ نے کچھ ایسے طور طریقے اپنائے ہوئے تھے اس لئے وہ جو آپکو کنٹرول کرتا ہے ان باتوں سے دستبردار ہونے کو تیار نہیں۔ اس لئے اب آپکو مضبوطی سے اپنے قدم جمانے ہوں گے۔ اور اپنے لئے کھڑا ہونا پڑے گا۔ اگر آپ لمبے عرصے تک کسی کے کنٹرول کی غلامی میں ہیں تو بہتر ہے کہ اب آپ اپنے لئے مضبوط ارادے کے ساتھ کھڑے ہوں۔ کیونکہ اب ابلیس کو دورہ پڑے گا!

لفظ کنٹرول کی تعریف سُنیں: اسکا مطلب ہے، اثر انداز ہونا، روکنا، ضبط میں لانا، پابند کرنا، اختیار استعمال کرنا یا منع کرنے کی کوشش کرنا۔ اسکا ایک اور مطلب بھی ہے: دوہرے رجسٹر کے ذریعے پڑتال کرنا۔ جب میَں نے یہ پڑھا تو مجھے یہ بات بہت زوردار لگی! یعنی اسکا مطلب ہے کسی بات کا دو فرق کتابوں میَں لکھا جانا!

مثال کے طور پر اگر میَں اپنی کسی دوست کے ساتھ خرید و فروخت کرنے جاتی ہوں اور اس سے کہتی ہوں کہ میَں آج بہت سی خریداری کرنے جا رہی ہوں اسلئے میَں چاہوں گی کہ اپنے پیسوں کا حساب رکھوں۔ اسلئے میَں ہر خرچ کی جانے والی رقم کا حساب لکھوں گی اور تم پڑتال کیلئے دوسری فہرست بناتی رہنا۔ خریداری کے اختتام پر ہم دونوں اپنی اپنی فہرست کا موازنہ کرتی ہیں تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ میَں نے خرچ کا درست ریکارڈ ترتیب دیا ہے۔ لیکن اگر ایسا ہو کہ پڑتال کے دوران میَں دیکھوں کہ میری دوست نے کچھ ایسا لکھا ہے جو میرے ریکارڈ میں نہیں تو مجھے معلوم ہو جائے گا کہ کچھ گڑبڑ ہے۔

میری ایک بیٹی اکثر میرے اور ڈیو کے ساتھ خدمت کیلئے سفر کرتی ہے۔ اسطرح وہ خریداری کے وقت میرے ساتھ ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم دونوں کی جسامت اور ناپ ایک جیسا ہے اس لئے جو کپڑے میَں استعمال نہیں کرتی وہ میری بیٹی کے زیرِ تن ہوتے ہیں۔ اس لئے میَں جو کچھ بھی خریدتی ہوں وہ اسکے لئے مضبوط رائے رکھتی ہے۔ اکثر جب ہم خریداری کرتے ہیں تو میَں کوئی لباس پہن کر دیکھتی ہوں تو وہ کہتی ہے کہ یہ اچھا نہیں ہے۔ آپ

اسے خرید نا پسند نہیں کریں گی۔ اور پھر میَں کوئی اور لباس پہن کر دیکھتی ہوں تو وہ کہے گی مجھے یہ پسند نہیں آیا! اور اسطرح سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ لیکن جب میَں نے رد کیے جانے پر کلام سنانا شروع کیا تو خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ در حقیقت میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ اسکی وجہ تھی میری پرورش۔ میَں نے باپ کی بدسلوکی برداشت کی تھی جو کہ مضبوط، حاوی، کنٹرول اور قبضہ کرنے کرنے والی شخصیت تھے۔ قدرتی طور پر میرے اندر رد کیے جانے کی بہت گہری اور مضبوط جڑ تھی۔ اگر میرا باپ مرغی کا گوشت کھانا چاہتا تو سب کو کھانا پڑتا۔ اگر سبزیاں کھانے کو دل نہ کرتا تو کوئی بھی نہیں کھا سکتا تھا۔ گھر میں ہر چیز پر انکا کنٹرول تھا۔ وہ ایسی شخصیت تھے جو غصے میں آکر طوفان کھڑا کرلیتے۔ اس لئے میَں اپنا زیادہ وقت انکو ٹھنڈا رکھنے میں گزارتی تاکہ وہ ٹھیک رہیں۔ میرا زیادہ وقت خود کو خوف، رد کیے جانے اور ناخوشگوار حالات سے بچنے میں گزرتا۔

ہم ایسی زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ ہم ایسا کیوں کر رہے ہیں۔ ابلیس کو اس بات کی ضرورت نہیں پڑتی کہ وہ خود ہمیں کنٹرول کرے۔ بلکہ اس کام کیلئے وہ کسی شخص کو استعمال کر سکتا ہے۔ شاید ایسا شخص جسکے ذہن میں ایسا کرنے کی سوچ بھی نہیں ہو گی۔ میری بیٹی مجھے کنٹرول کرنے کی کوشش نہیں کر رہی تھی۔ وہ بس اپنی رائے دے رہی تھی۔ اور میَں اسکی رائے کو اجازت دے رہی تھی کہ وہ مجھے کنٹرول کرے کیونکہ اسکی وجہ رد کیے جانے کا خوف تھا۔

بعض اوقات ابلیس آپکو ایسے شخص کے ذریعے کنٹرول کرنے کی کوشش کرے گا جسکا مزاج دوسروں کو کنٹرول کرنے والا ہوتا ہے۔ اور یہ ایک فرق نوعیت کا مسئلہ ہے۔ میَں یہ کہنا نہیں چاہ رہی ہوں کہ ابلیس ایسے لوگوں کو آپکی زندگی میں مقرر نہیں کریگا۔ لیکن یاد رکھیں وہ ایسا ہی کریگا۔ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جو لوگ رد کیے جانے کا شدید خوف رکھتے ہیں وہ ایسے شخص سے شادی کر لیتے ہیں جو بہت مضبوط ارادے کا مالک ہو۔ میرا ایمان ہے کہ خدا ایسا ہونے دیتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ کیوں؟ کیونکہ آپ انسان کے خوف سے اس وقت تک جان نہیں چھڑا سکیں گے جب تک آپکو مجبور نہیں کر دیا جاتا کہ آپ ایسے لوگوں کا سامنا کریں۔ اگر آپ ہر وقت ایسے لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں جو آپکو رد نہ کریں تو اسکا مطلب ہے کہ آپ یہ کہنا چاہ رہے ہیں: "میرے ساتھ ایسا نہ کرو! میرے ساتھ ایسا نہ کرو!" یا آپ یہ کہہ رہے ہوتے ہیں "میَں مشکل کا سامنا نہیں کرنا چاہتا۔ اب میَں مزید ایسا نہیں کر سکتا۔ اس لئے میَں اب ایسے لوگوں کہ گرد رہوں گا جو حلم، لطیف، مہربان اور پیار کرنے والے ہیں جو مجھے کبھی کسی مشکل میں نہیں ڈالیں گے! لیکن یہ طریقہ کار گر ثابت نہیں ہوتا! جلد یا بدیر آپکو خوف سے چھٹکارا پانے کیلئے کسی شخص یا حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ شاید یہ آپکا باس، دوست، شوہر، بیوی یا آپکی اولاد میں سے کوئی بھی ہو سکتا ہے۔ بہت سے لوگ جو رد کیے جانے کی جڑ رکھتے ہیں انکے بچے عموماً مضبوط ارادے کے مالک ہوتے ہیں۔ اور جب تک والدین اپنے خوف سے چھٹکارا حاصل نہیں کر لیتے انکے بچے انھیں کنٹرول کرتے رہیں گے!

میرے اندر بہت زیادہ خوف تھا کہ دوسروں کو خوش کرتی رہوں اور انھیں ناراض نہ ہونے دوں۔ اس طرح میَں سب کو "ٹھنڈا" رکھتی۔ میَں سب کو خوش کرنا چاہتی تھی۔ میَں نہیں چاہتی تھی کہ کوئی مجھ سے مایوس ہو جائے۔ میَں نے کامل بننے کی بھرپور کوشش کی تا کہ کسی کو میرے اندر کوئی غلطی اور خامی نظر نہ آسکے۔ تا کہ اسطرح میَں رد کیے جانے سے بچ سکوں اور مجھے درد برداشت نہ کرنا پڑے۔

لیکن خدا سے اس تعلیم کو حاصل کرنے کے بعد میری آنکھیں کھل گئیں۔ جب میَں نے سچ جان لیا تو میَں نے اپنے علم کو اپنی بیٹی کے ساتھ خریداری کے دوران استعمال کرنا شروع کر دیا۔ میَں نے جان لیا کہ اسے اس بات کی پرواہ نہیں کہ میَں کیا خرید رہی رہوں۔ وہ بہت اچھی اور تابعدار بیٹی ہے۔ مجھے صرف اتنا ہی کہنا ہوتا ہے کہ مجھے یہ پسند ہے اور میَں یہ خریدوں گی۔ اور میری بیٹی کا جواب مثبت ہوتا ہے۔ اور یہ معاملہ اس طرح ختم ہو جاتا ہے۔ وہ صرف مجھے اپنی رائے دیتی تھی لیکن چونکہ میرے اندر لوگوں کو خوش نہ کر پانے کا خوف تھا اس لئے میَں اسکی رائے کے کنٹرول میَں آ گئی اور اپنی مرضی سے خریداری نہ کر پاتی۔

تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ بعض اوقات میں اپنی بیٹی کے ساتھ خریداری کرتے وقت کوئی بھی لباس منتخب کرتی اور میں نہیں جانتی کہ مجھے یہ لباس اچھا لگے گا یا نہیں۔ تو میں اپنی بیٹی سے پوچھتی ہوں،"کیا تمہیں یہ پسند ہے"،اور بعض اوقات وہ کہہ دیتی ہے،"نہیں، میرا خیال ہے یہ مجھے اتنا زیادہ پسند نہیں ہے۔" یہ بات میرے لئے اشارہ ہوتی ہے کہ مجھے یہ لباس اتنا پسند نہیں آئے گا۔ اس لئے سب باتوں میں توازن کی ضرورت ہے۔ آپکو لوگوں کو یہ بتانے کی بالکل بھی ضرورت نہیں کہ،"مجھے بتانے کی کوشش نہ کرو کہ مجھے کیا کرنا ہے! میں وہ کروں گا جو میں چاہتا ہوں۔ تم اپنے کام سے کام رکھو"۔

مناسب توازن برقرار رکھیں

میں نے یہ سیکھا ہے کہ آپکو توازن کی ضرورت ہے۔ اسکے بغیر ہماری حالت جھولے کی طرح ہوگی جو کبھی ایک طرف اور کبھی دوسری جانب جھک جاتا ہے۔ یعنی ہم ایک غیر متوازن حالت سے نکل کر دوسری غیر متوازن حالت میں اِدھر اُدھر جھولتے رہتے ہیں!اور کبھی توازن کی حالت میں نہیں آپاتے۔ میں زندگی کے مناسب توازن پر یقین رکھتی ہوں۔

اس لئے میں بار بار زور دے رہی ہوں کہ میں بغاوت کرنے کا سبق نہیں پڑھا رہی۔ اور میں یہ بھی کہنا نہیں چاہ رہی کہ ہم بالکل بھی ایک دوسرے کی بات نہ سنیں۔ یقیناً اگر ہم چاہیں تو لوگوں کو خوش کر سکتے ہیں۔

میں اکثر سوچتی ہوں کہ اپنے شوہر کو خوش کروں۔ کیونکہ میں اس سے پیار کرتی ہوں۔ لیکن اگر میں ایسا اس لئے کرتی ہوں کہ اس پر قبضہ یا کنٹرول کروں۔ اور جو کچھ اپنے شوہر کیلئے کر رہی ہوں وہ کام کرنے سے میں اپنے دل میں نفرت بھی رکھتی ہوں اور پھر یہ بھی محسوس کروں کہ یہ خدا کی مرضی نہیں ہے اور پوشیدگی میں سب باتوں پر افسوس کرتی رہوں تو میں خدا کو ناراض کرنے والی ہوں گی۔ اگر میں ڈیو کو خوش کرنے کی کوشش کروں لیکن میرے اندر پوشیدہ جنگ ہو رہی ہو تو یہ بالآخر میری ذاتی زندگی اور ازدواجی زندگی میں مشکلات کا باعث ہوگی۔

مَیں نے اپنی زندگی میں زیادہ تر دوسروں کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ وہ میرے لئے دوہرا رجسٹر رکھیں! یعنی اگر مَیں کچھ کرنے کا آغاز کرتی ہوں تو مَیں فوراً سے دوسروں کی حمایت اور رضامندی کا انتظار کرنے لگوں گی۔ یعنی مَیں دل میں کہہ رہی ہوں گی، ''کیا یہ ٹھیک ہے؟''۔

کبھی کبھار دوسروں کو رضامندی کا اشارہ دینا یا ان سے رائے لینا کوئی بری بات نہیں ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپکو رضامندی نہ ملے تو آپ ٹوٹ کر بکھر نہ جائیں کیونکہ یہ بہت بری بات ہو گی۔

مَیں آپکو چیلنج کرتی ہوں کہ آپ اُن باتوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں جنکے آگے آپ آج تک جھکتے آئے ہیں۔ کیونکہ دوسروں کے آگے جھکنا آپکو اس وقت تک برا ہی لگتا رہے گا جب تک آپ صرف خدا کے آگے نہیں جھکنا شروع کرتے۔ رومیوں 2:8 میں لکھا ہے،

''کیونکہ زندگی کی روح کی شریعت نے مسیح یسوع میں مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا''

مجھے کئی سالوں تک اس آیت پر غور کرنا پڑا تا کہ مَیں اسے سمجھ سکوں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ آیت مجھے کیا سکھاتی ہے؟ اگر مَیں آپکی رائے کو اپنے لئے قانون بنا لوں تو مَیں گناہ اور موت کی شریعت کے ماتحت ہوں۔ یہ میرے لئے گناہ ہے۔ کیونکہ مَیں روح کی ہدایت سے نہیں چل رہی۔ گناہ میرے لئے موت پیدا کرتا ہے۔ اسکا مطلب یہ نہیں کہ مَیں نیچے گر کر مر جاؤں گی۔ بلکہ مَیں ان باتوں سے دکھ اٹھاؤں گی جنکا تعلق موت سے ہے۔ اور اس طرح میری خوشی ختم ہو جائے گی۔

''چور نہیں آتا مگر چرانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو۔ مَیں اس لئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں'' (یوحنا 10:10)

زندگی کے روح کی شریعت نے مسیح یسوع مَیں مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کیا ہے! اب مَیں پاک روح کی راہنمائی میں چلنے کیلئے آزاد ہوں۔

رد کیے جانے کی جڑ رکھنے والوں کی مدد کرنا

اگر آپ شادی شدہ ہیں، آپکا کوئی دوست ہے، آپکے گھر میں کوئی بچہ یا آپ کے دفتر میں کوئی ایسا شخص ہے جو رد کیے جانے کی جڑ رکھتا ہے تو آپ کس طرح اسکی مدد کر سکتے ہیں تاکہ وہ رہائی کی جانب قدم بڑھا سکیں؟ اگر آپ خدا سے پیار کرتے ہیں تو آپ دوسروں کی مدد کرنا چاہیں گے تاکہ وہ رد کیے جانے کی جڑ اور اسکے جوئے سے آزاد ہو جائیں۔ لیکن آپ ایسے لوگوں کیلئے کیا کر سکتے ہیں؟

یقیناً آپ خاموشی سے انکے ارد گرد زندگی نہیں گزاریں گے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے آپ بندھن میں جکڑے جائیں گے۔ لیکن آپ انکی تعریف اور حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں۔ جب وہ کوئی اچھا کام کریں تو اسے نظر انداز نہ کریں۔ انکی تعریف کریں کیونکہ انھیں کافی زیادہ حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے۔ اگر وہ کچھ ایسا کرتے ہیں جو قدرے ٹھیک ہو اور تھوڑی بہت غلطی بھی ہو تو آپ نا تو انکی غلطی کو نمایاں کریں اور نہ ہی انکے اچھے کام کو نظر انداز کریں۔ جیسے جیسے آپ انکی حوصلہ افزائی کرنا جاری رکھیں گے تو آپ جان لیں گے کہ کچھ عرصے کے بعد انکی تعریف وصول کرنے کی ضرورت کم ہوتی جائے گی۔ اور اگر کوئی ایسا شخص آپکے ماتحت یا اختیار کے نیچے ہے اور آپ اسکی اصلاح بھی کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ گلتیوں 6:1 کو اپنی راہنمائی کیلئے استعمال کرنا یاد رکھیں:

"اے بھائیو! اگر کوئی آدمی کسی قصور میں پکڑا بھی جائے تو تم جو روحانی ہو اسکو حلم مزاجی سے بحال کرو اور اپنا بھی خیال رکھ کہیں تو بھی آزمائش میں نہ پڑ جائے"

اصلاح کرتے وقت آپکا انداز اور رویہ 'برتر' یہ 'بہتر' ہونے کا نہیں ہونا چاہیے۔ آپ یہ کام حلیمی اور نرم مزاجی سے کریں۔ خدا نے مجھے مضبوط شخصیت عطا کی ہے۔ اس لئے میَں خود کو دوسروں کے سامنے بہت کھرے انداز میں پیش کرتی ہوں۔ لیکن مجھے یہ سیکھنا تھا کہ میَں ایسے لوگوں کیلئے جو میری شخصیت سے خوفزدہ ہیں کیسے خود کو

نرم مزاج اور مہربان بناؤں۔ چونکہ میرا زیادہ تر کام اختیارات استعمال کرنا اور لوگوں کی اصلاح کرنا ہے اس لئے مَیں انکو بتاتی ہوں کہ مَیں نے کس طرح غلطی کی اور پھر کسطرح اس پر قابو پایا۔ ہم سب غلطیاں کرتے ہیں۔

اس لئے ایسے تمام لوگوں کو یہ جان لینا چاہیے کہ وہ کوئی فرق مخلوق نہیں ہیں جن سے غلطیاں ہوتی ہیں۔ مَیں انھیں بتاتی ہوں کہ، ''تم بہت اعلیٰ ہو''، ''تم بہت شاندار ہو، میرا مقصد یہ ہرگز نہیں کہ مَیں تمہارا دل توڑوں یا تمھیں احساس دلاؤں کہ تم اچھے نہیں ہو''۔

آپ لوگوں کی اصلاح کرنے سے خود کو صرف اس لئے نہیں روک سکتے کہ انکی زندگی میں رد کیے جانے کی جڑ ہے۔ لیکن ہم محبت کی روح سے ان تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور یہ خیال رکھیں کہ انکی کمزوری کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کریں گے۔ مناسب توازن ضروری ہے۔

اس لئے کہ خدا کے پاس ہر بات کا جواب اور حل ہے۔ ایسے لوگوں کیلئے آپ ایک اور کام بھی کر سکتے ہیں۔ وہ یہ کہ انکی مدد کریں تاکہ وہ خود فیصلہ کرنے کے قابل ہو سکیں۔ اور انکی رائے کا احترام کریں۔ چاہے انکے فیصلے آپکے فیصلوں کے کتنے ہی مختلف کیوں نہ ہوں۔ آپ انکی مدد کر سکتے ہیں تاکہ وہ خدا کی آواز سن سکیں۔

اس طرح کے مسائل میں الجھے لوگ بار بار آپکے پاس آکر پوچھیں گے کہ، ''آپکے خیال میں مجھے کیا کرنا چاہیے''۔ آپ ان سے کہیں، ''میرا خیال ہے آپکو خدا کی آواز سننی چاہیے۔ اور میرا ایمان ہے کہ آپ ایسا کر سکتے ہیں!'' اگر وہ دوبارہ آپ سے پوچھیں کہ انھیں کیا کرنا چاہیے تو آپ کہیں، ''آپ مجھے بتائیں کہ آپکے خیال میں خدا آپ سے کیا کہنا چاہ رہا ہے اور پھر مَیں آپکو بتاؤں گا کہ میرا اس بارے میں کیا خیال ہے!'' اگر وہ کہیں کہ خدا یہ کہہ رہا ہے یا وہ کہہ رہا تو عموماً یہ انکے لئے بہتر بات ہو سکتی ہے۔ شاید یہ بالکل ویسا نہیں جیسا آپ خود کرنا چاہیں گے۔ لیکن آپ انکی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں اور یہ کہہ سکتے ہیں، ''شاید میں یہ اس طرح نہ کرتا لیکن میرا خیال ہے کہ یہی آپ کیلئے بہتر رہے گا! آپ ایک شخصیت ہیں اور آپ خدا کی آواز سن سکتے ہیں اور اسکی راہنمائی میں چل سکتے ہیں!''

آپ نے دیکھا کہ کسطرح آپ مختلف طریقوں سے رد کیے جانے کی جڑ رکھنے والے لوگوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ اگر آپ سچ مچ انکی مدد کرنا چاہتے ہیں تو خدا کا روح آپکی مدد کریگا۔

کنٹرول کرنے کی خواہش کو رد کرنا

مَیں اس کتاب کو ختم کرنے سے پیشتر ایسے لوگوں سے کچھ کہنا چاہتی ہوں جو دوسروں پر کنٹرول یا قابو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن لوگ دوسروں کو کنٹرول کیوں کرنا چاہتے ہیں؟ دکھ اور تکلیف اٹھانے کا خوف اسکی ایک وجہ ہے۔ مَیں نے اپنی زندگی اس قدر دکھ اٹھایا کہ مَیں اس نتیجے پر پہنچی کہ اگر مَیں سب کچھ اپنے کنٹرول میں کر لوں تو پھر کوئی بھی مجھے تکلیف نہیں پہنچا سکے گا۔ مَیں اس مسئلے کی دونوں صورتوں سے متاثر تھی: یعنی رد کیے جانے کے خوف سے: مَیں اکثر لوگوں کو اجازت دیتی کہ وہ مجھے کنٹرول کریں۔ اور تکلیف اٹھانے کے خوف سے: مَیں دوسروں کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتی۔ در حقیقت میں الجھن کا شکار تھی۔ لیکن صرف خدا کا ترس، فضل، اسکی قدرت اور اسکے کلام کی راہنمائی ہی مجھے رہائی دلا سکتی تھی۔

اس بات کی خواہش کرنا آسان ہے کہ آپ خود کو دوسروں کے کنٹرول سے باہر نکالیں۔ لیکن یہ قدرے مشکل ہے کہ ہم اس بات کو ترک کر دیں کہ دوسروں کو کنٹرول کرنے سے باز آجائیں۔ در حقیقت ایسے لوگ جو دوسروں کو کنٹرول کرنا یا ان پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں مصیبت کے مارے اور غیر محفوظ شخصیت کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ بظاہر مضبوط نظر آتے ہیں لیکن اندرونی طور پر خوف کے ماتحت زندگی بسر کرتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگ جو حقیقت میں مضبوط ہوتے ہیں وہی دوسروں کو آزاد کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ میرا یقین ہے کہ جو لوگ دوسروں کو کنٹرول کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے فیصلوں اور خود کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں۔ اس لئے اگر وہ اس بات میں کامیاب ہو جائیں کہ سب لوگ ویسا ہی کریں جیسا کہ وہ کرتے ہیں تو پھر وہ اپنے بارے میں بہتر محسوس کرتے ہیں۔

خوف اور غیر محفوظ ہونا کنٹرول کرنے کی وجوہات ہیں لیکن اسکے علاوہ ہمیں اس بات کو نمایاں کرنے کی ضرورت ہے کہ ابلیس مضبوط شخصیات کے مالک افراد کو بھی استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسے لوگ زیادہ تر مسائل کا شکار نہیں ہوتے۔ وہ بس مضبوط شخصیت کے مالک اور لیڈر بننے کیلئے پیدا ہوئے ہیں۔ انکا کام لوگوں کو قائل کرنا اور انھیں خاص سمت میں متحرک رکھنا ہوتا ہے۔ یہاں تک تو یہ بات ٹھیک ہے۔ سوائے اس کے کہ ابلیس ہمیں دھوکہ دینے کی کوشش کرتا ہے۔ اور ہماری خداداد صلاحیتوں کو ہمارے اور دوسروں کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور ابلیس یہ کام ہمارے مناسب توازن کو بگاڑ کر کرتا ہے۔

اگرچہ میری زندگی کا کافی حصہ بدسلوکی برداشت کرنے میں گزرا لیکن میرے پاس خداداد مضبوط شخصیت بھی ہے۔ خدا نے مجھے لیڈر ہونے کیلئے مخصوص کیا ہے۔ تاہم مجھے لیڈرشپ، کنٹرول اور قبضہ میں فرق کو سمجھنا ضروری تھا۔ مجھے یہ بھی سیکھنا تھا کہ لوگوں کی راہنمائی کروں تاکہ وہ وہاں پہنچ سکیں جہاں خدا انھیں دیکھنا چاہتا ہے۔ اور جہاں وہ جانے کیلئے تیار ہوں۔ نا کہ مَیں انھیں وہاں لے جانے کی کوشش کروں جہاں مَیں چاہتی ہوں۔ یا ان سے وہ کام کروانے کی کوشش کرو جو مَیں چاہتی ہوں کہ انھیں کرنا چاہیے۔ میرے مسائل کی ایک وجہ میرا خوف اور غیر محفوظ پن تھا۔ جسکی وجہ رد کیا جانا اور بدسلوکی تھا۔ اور اسکی دوسری وجہ میری اپنی شخصیت تھی۔

لوگوں کو اور باقی سب چیزوں کو کنٹرول کرنا ایک بری عادت ہے۔ جسکا سامنا کرنا اور اس جوئے کا توڑا جانا ضروری ہے۔ وجہ کوئی بھی ہو۔ اسکا سامنا کیا جانا ضروری ہے۔ یہ خدا کی مرضی نہیں ہے کہ لوگ دوسروں پر کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کریں! مجھے یہ سیکھنا تھا کہ ایسا کرنا گناہ ہے۔ اور یہ خدا کو بالکل بھی پسند نہیں ہے کہ مَیں لوگوں پر کنٹرول حاصل کروں یا ان پر ناجائز طور پر قبضہ جماؤں یا پھر انھیں اپنے اشاروں اور طریقوں پر چلانے کی کوشش کروں۔

اگر آپ ایسی روحوں کا شکار بن گئے ہیں۔ جنکو آپ نے اجازت دی کہ آپ کو دوسروں پر کنٹرول حاصل کرنے کیلئے استعمال کرے تو ضروری ہے کہ فوری طور پر آپ لوگوں کو آزاد کریں اور اس آزمائش کی مزاحمت

کریں۔ اگر کوئی شخص دوسروں پر کنٹرول حاصل کرتا ہے یا کنٹرول کیا جارہا ہے تو ایسی روحیں جو اس عمل میں کارفرما ہیں جنگ شروع کردیں گی۔

لیکن آپکی پاکیزگی اور خدا کی مرضی پر چلنے کی خواہش ان قوتوں پر غالب آئے گی۔ یسوع کے نام اور خون کی قدرت کے وسیلہ سے ابلیس کی مزاحمت کریں۔ خدا کے کلام میں قوت ہے۔ دودھاری تیز تلوار کی مانند ہے جس سے ہم دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اس میں یسوع کی تمام تر قدرت شامل ہے۔ یسوع کے نام میں ہم آسمانی باپ سے دعا اور منت کرتے ہیں اور مسلسل دشمن کی مزاحمت یسوع کے قادر نام میں کرتے ہیں۔ برہ کے لہو میں قدرت ہے۔ ہم خود پر اور حالات پر یسوع کے لہو کو مانگ سکتے ہیں اور رہائی کا تجربہ کرسکتے ہیں۔

''اور وہ برہ کے خون اور اپنی گواہی کے کلام کے باعث اس پر غالب آئے''

(مکاشفہ 11:12)

آپ کی کبھی بھی یہ خواہش نہیں تھی کہ آپ دوسروں پر کنٹرول حاصل کریں یا دوسرے آپ کو کنٹرول کرنے کی کوشش کریں۔ دونوں باتیں پریشانی اور دکھ کا باعث بنتی ہیں۔ دوسروں کی زندگی کو کنٹرول کرنا ایک مشکل کام ہے۔ میَں محسوس کرتی ہوں کہ مجھے دوسرے لوگوں کے تعلق سے خدا کے ساتھ تعاون کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ میَں دوسروں کی زندگی کی باگ دوڑ نہیں سنبھالنا چاہتی۔ میَں کسی کے کام میں ٹانگ اڑکانا نہیں چاہتی۔ کیونکہ میرے اپنے پاس اتنا کام ہے جو مجھے کرنا ہے۔ اگر ان تمام باتوں میں سے کسی ایک بات میں بھی آپکا توازن درست نہیں تو اسے درست کرنے کی ضرورت ہے۔ اسکا مطلب ہے کہ اس سے پہلے کہ ابلیس دھوکا دینے کیلئے آموجود ہو۔ آپ چیزوں کو واپس اسی حالت میں لائیں جہاں انھیں ہونا چاہیے۔ میَں ایک عظیم آیت سے اس بات کا اختتام کروں گی:

”اور اسکے خون کے سبب سے جو صلیب پر بہا صلح کر کے سب چیزوں کا اسی کے وسیلہ سے اپنے ساتھ میل کر لے۔ خواہ زمین کی ہوں خواہ آسمان کی“(کلسیوں20:1)

آپکی زندگی میں وہ تمام باتیں جو توازن کے بغیر ہیں یسوع کے صلیبی کفارہ کے باعث درست کی جا سکتی ہیں۔ ایمان رکھنا شروع کریں! غلامی کے لئے خود کو تیار نہ کریں بلکہ رہائی پانے کیلئے مضبوط ارادہ کریں!

نتیجہ

آپ رد کیے جانے کی جڑ سے آزادی حاصل کر سکتے ہیں! آئیے چند حوالہ جات پر غور کرتے ہیں۔

”اور اس جہان کے ہمشکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤ تا کہ خدا کی نیک اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہے“

(رومیوں 2:12)

میَں نے اس آیت کا تفصیلی مطالعہ کیا ہے اور میَں نے اسکا مطلب کچھ اسطرح سمجھا ہے کہ: اگر آپ چاہتے ہیں کہ یسوع آپکو تبدیل کرے اور آپکی زندگی میں کام کرے تا کہ آپ پھل لا سکیں تو پھر آپکو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ آپ اس دنیا کے طور طریقوں کے مطابق زندگی بسر نہیں کریں گے۔ آپ یا تو ایک تبدیل شدہ انسان ہیں یا پھر اس جہان کے ہمشکل۔

”لیکن جس چیز کی قید میں تھا اسکے اعتبار سے مر کر اب ہم شریعت سے ایسے چھوٹ گئے کہ روح کے نئے طور پر نہ کہ لفظوں کے پرانے طور پر خدمت کرتے ہیں“ (رومیوں 6:7)

”تا کہ شریعت کا تقاضا ہم میں پورا ہو جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں۔ اس لئے کہ جتنے خدا کے روح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹے ہیں۔ کیونکہ تم کو غلامی کی روح نہیں ملی جس سے پھر ڈر پیدا ہو بلکہ لے پالک ہونے کی روح ملی ہے جس سے ہم ابا یعنی باپ کہہ کر پکارتے ہیں“ (رومیوں 15,14,4:8)

”مگر مَیں یہ کہتا ہوں کہ روح کے موافق چلو تو جسم کی خواہش کو ہر گز پورا نہ کرو گے۔ کیونکہ جسم روح کے خلاف خواہش کرتا ہے اور روح جسم کے خلاف اور یہ ایک دوسرے کے مخالف ہیں تا کہ جو تم چاہتے ہو وہ نہ کرو“

(گلتیوں 5:16،17)

کیا آپ خدا کی مہیا کی گئی آزادی میں قائم رہنے کیلئے تیار ہیں؟ رد کیے جانے کی جڑ سے رہائی پانے کیلئے پہلا قدم یسوع کو بطور شخصی نجات دہندہ قبول کرنا ہے۔ اپنی شفاء کو حاصل کرنے کے سفر کے دوران میَں اس دکھ بھری دنیا میں بہت سے طریقوں کو آزما چکی ہوں۔ لیکن میَں نے یہ دریافت کر لیا ہے کہ رد کیے جانے کی جڑ کا علاج یسوع مسیح کے ساتھ شخصی تعلق ہونے سے ہی ممکن ہے۔ اور یہ ابدی ہے۔ اس نے ہمارے رد کیے جانے کو اپنے اوپر لے لیا۔ اسکی موت اور جی اٹھنے کی قدرت نے اُس دکھ سے رہائی کو حاصل کیا جو میری زندگی میں موجود رد کیے جانے کے مختلف رویوں کا نتیجہ تھا۔

اگر آپ نے ابھی تک یسوع مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول نہیں کیا تو کیا آپ میرے ساتھ ملکر یہ دعا کرنا پسند کریں گے؟

نجات کے لیے دُعا

خدا آپ سے محبت کرتا ہے اور ذاتی تعلق قائم کرنا چاہتا ہے۔ اگر آپ نے ابھی تک خداوند یسوع مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول نہیں کیا تو آپ اسی وقت ایسا کر سکتے ہیں۔ اپنا دل خداوند کے لیے کھولیں اور یہ دُعا کریں۔

آسمان باپ میں جانتا ہوں کہ میں نے تیرے خلاف گناہ کیا ہے۔ مجھے معاف فرما اور دھو کر صاف کر۔ میں تیرے بیٹے یسوع مسیح پر ایمان لانے کا وعدہ کرتا ہوں، میں ایمان رکھتا ہوں کہ وہ میرے لیے مر گیا۔ وہ میرے گناہوں کو لے کر صلیب پر مصلوب ہو گیا۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا۔ میں اسی وقت اپنی زندگی خداوند یسوع مسیح کو دیتا ہوں۔

آسمانی باپ میں معافی اور ابدی زندگی کے لیے تیری شکر گزاری کرتا ہوں۔ میری مدد فرما تا کہ میں

تیرے لیے زندگی بسر کروں۔ یسوع کے نام میں آمین۔

جیسا کہ آپ نے اپنے دل سے دُعا کی ہے۔ خدا نے آپ کو قبول فرما کر پاک صاف کر کے ابدی موت سے آزادی بخش دی ہے۔ مندرجہ ذیل حوالہ جات کو پڑھنے میں وقت گزاریں اور اپنی نئی زندگی کے سفر میں خدا کے ساتھ چلتے ہوئے خدا سے ہمکلام ہونے کی دُعا کریں۔

یوحنا3/16،1 کرنتھیوں15/3-4،افسیوں4/1،افسیوں2/2-8,9،1یوحنا1/9،1یوحنا4/14-15،1یوحنا5/1،
1یوحنا5/12-13۔

یسوع مسیح کے ساتھ بڑھنے کے لیے انجیلی تعلیمات کو ماننے والی کلیسیاء میں شمولیت کے لیے دُعا کریں ۔ خدا ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے۔ وہ ہر روز بکثرت زندگی گزارنے کے لیے آپکی رہنمائی کریگا۔

رد کیئے جانے کی اصل وجہ کے اثرات سے
آپ آزاد ہو سکتے ہیں۔

کوئی بھی رد کیئے جانے سے فرار حاصل نہیں کر سکتا۔ لیکن ضروری نہیں کہ تمام لوگ اس کے باعث نقصان اٹھائیں۔ اس سنسنی خیز اور موثر کتاب میں جوئیس مائیر آپکی راہنمائی کرینگی کہ کسطرح خدا کی قدرت کسی کو بھی رد کیے جانے کے نقصانات سے رہائی بخش سکتی ہے۔ کیونکہ ہمارے آسمانی باپ نے ایسے ذرائع بنا رکھیں ہیں جنکے ذریعے ہم جو اسکے بچے ہیں چھٹکارا حاصل

آپ سیکھیں گے کہ!

رد کیے جانے کی اصل وجہ کی نشاندہی کیسے کریں رد کیے جانے کی وجوہات اور نتائج کیا ہیں رد کیے جانے کے آپ کی اپنی ذات اور آپکے گرد دوسرے لوگوں کے متعلق آپکی سوچ پر اسکے اثرات ان خود ساختہ دیواروں کو گرانا جو آپ نے رد کیے جانے کے باعث اپنی زندگی میں کھڑی کر رکھی ہیں۔ کمال پرستی کی غیر حقیقت پسندانہ توقعات سے بچنا کلام مقدس سے حوالہ جات کی روشنی